اور حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کی رضا کیلیے (بقرۃ:196)

فہم حج وعمرہ کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

1 روح حج، عمرہ

2 عمرہ

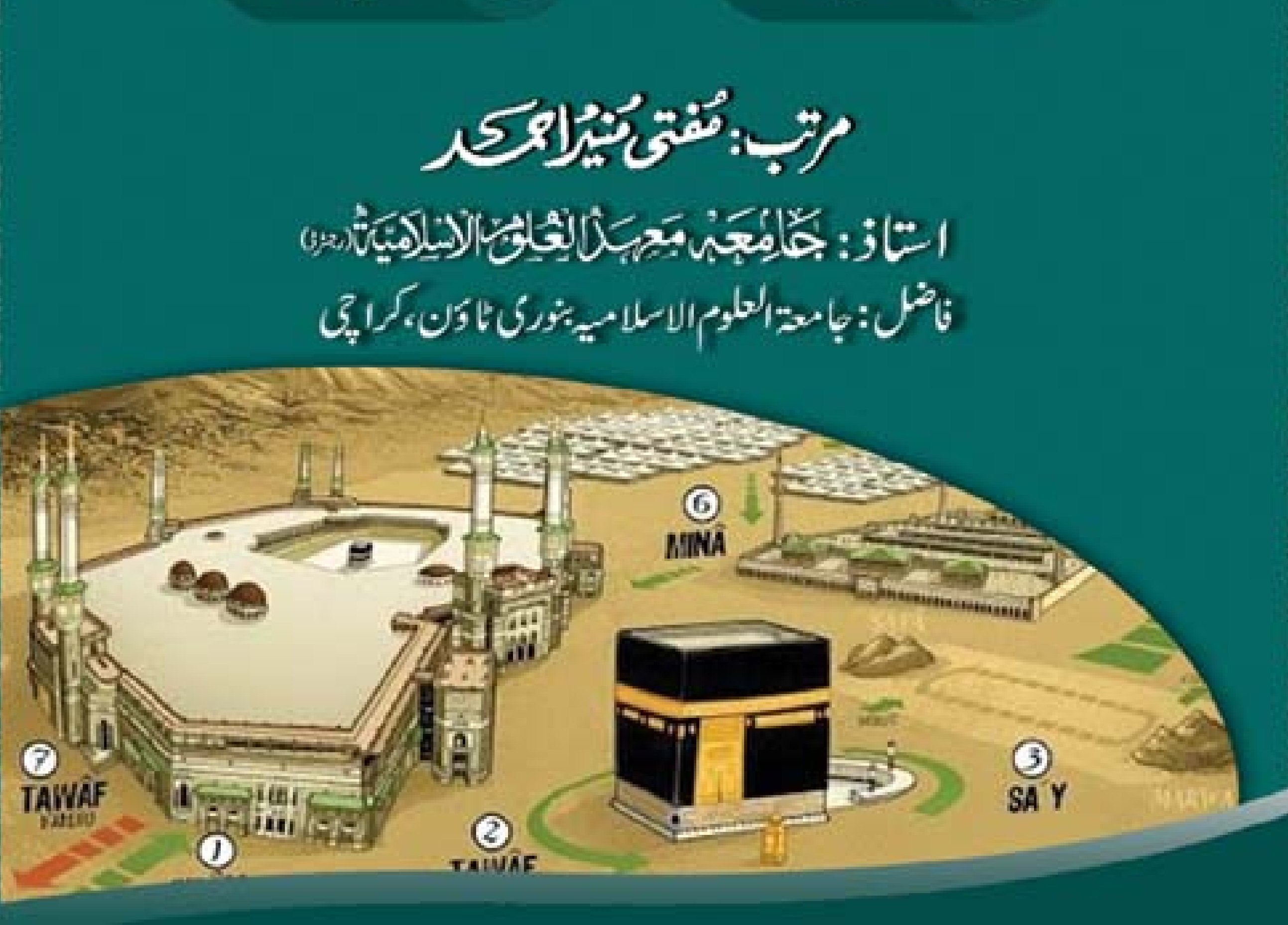
3 حج

4 زیارات

مرتب: مفتی منیر احمد

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی



اور حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کی رضا کیلئے (بقرۃ:196)

فہم حج و عمرہ کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

1 روح حج، عمرہ

2 عمرہ

3 حج

4 زیارات

مرتب: مفتی منیر احمد

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

- کتاب کا نام : فہم حج وعمرہ کورس
- مرتب : مفتی منیر احمد
- تاریخ طباعت : ذوالقعدہ 1438/اگست 2017
- مطبع : ادارہ احیاءِ علومِ نبوت
- ناشر : [redacted]
- ای میل : maahdpc@gmail.com
- ویب سائٹ : muftimuneer.blogspot.com
- فیس بک : MuftiMuneerAhmadOfficial
- ٹیلی گرام : Mufti Muneer@alfalah

ملنے کا پتہ

دار الکتب

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

- مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب فرماتے ہیں: مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ مساجد میں درس قرآن کے ساتھ عوام الناس کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے کروائے جانے والے چار مختلف کورسز۔ ائمہ مساجد وخطباء حضرات اپنے ماحول اور دستیاب مواقع کے لحاظ سے ان میں سے کسی کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں۔ خصوصاً گرمیوں کی چھٹیوں میں سمر کورس کے لیے یہ نصاب مجرب وآزمودہ ہیں

(ضرب مؤمن 25 تا 31 مئی 2012)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	فہرست	2
2	کچھ سوالات کورس کے بارے میں	6
	پہلی کلاس روح حج وعمرہ	
3	حج وعمرہ کا خلاصہ	17
4	پہلا مطالبہ: اخلاص	18
5	حج وعمرہ میں کرنے اور نہ کرنے کی نیتیں	19
6	فضائل حج وعمرہ	20
7	دوسرا مطالبہ اہتمام	29
8	اہتمام کی حقیقت	29
9	اہتمام کا طریقہ	30
10	حج وعمرہ کرنے سے پہلے کے 9 آداب	31
11	1) استخارہ	31
12	2) مشورہ	31
13	3) اچھے رفیق سفر کا انتخاب	31
14	4) استعانت/ استعاذہ	32
15	5) تدبیر	37
16	ضروریات سفرِ حج کی فہرست	39
17	6) توکل	42
18	7) تعلیم وتعلم	43
19	(1) مسائل باقاعدہ سیکھیں	43
20	(2) معتبر کتابوں کا بار بار مطالعہ کریں/سمجھیں	43
21	(3) سفر میں کتابیں ساتھ رکھیں	44
22	(4) مستند مفتی حضرات کے فون نمبر بھی ساتھ رکھیں	44
23	مسائل کے ساتھ آداب ذوق وشوق بھی سیکھیں	45
24	8) توبہ	50
25	9) عبادت کا مزاج بنا کر جائیں	51
26	دوران حج وعمر کرنے نہ کرنے کے 6 کام	51
27	1۔ سفر حج میں کثرت سے ذکر، دعا ومناجات کریں	51

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
28	2۔سفر حج میں کثرت سے تلبیہ پڑھیں	54
29	3۔سفر حج میں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں	54
30	4۔سفر حج میں تمام اعمال سکون ووقار سے کریں، جلد بازی سے اجتناب کریں	58
31	5۔سفر حج میں حرمین، مقامات مقدسہ اور تمام شعائر کی تعظیم وادب کا اہتمام کریں	61
32	حرمین شریفین کے خصوصی آداب واحکام	62
33	سفر حرمین اور کوتاہیاں	67
34	6۔سفر حج میں ہر عمل سنت کے مطابق کرنے کا اہتمام	68
35	حاجی اور معتمر کے لیے دستور العمل (برائے مکہ مکرمہ)	71
36	(1)تحیۃ الوضو کی فضیلت	71
37	(2)تحیۃ المسجد	72
38	(3)قیامِ لیل یا تہجد اور اس کی فضیلت	72
39	(4)فجر کی نماز کے بعد حضور ﷺ کا معمول	73
40	(5)اشراق کی نماز	74
41	(6)چاشت کی نماز	74
42	(7)صلوٰۃ التسبیح	75
43	(8)سننِ زوال	78
44	(9)اوابین کی نماز	79
45	(10)صلوٰۃ التوبۃ	79
46	(11)قضا نمازیں	80
47	(12)حرم کا اہتمام	82
48	(13)طواف، تلاوت، دعا، صدقہ کا اہتمام	82
49	(14)زمزم، زیارات کا اہتمام کریں	84
50	(15)تنقید/ بلاضرورت بازاروں میں گھومنے سے پرہیز کریں	84
51	حاجی اور معتمر کے لیے دستور العمل (برائے مدینہ منورہ)	85
52	(1)معمولاتِ مکہ مکرمہ کا اہتمام کریں	85
53	(2)تلاوت، گناہوں سے بچنے، درود ودُعا کا اہتمام کریں	85
54	(3)سنتوں کا خصوصی اہتمام کریں	86

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
55	(4) محبت میں اضافہ کے لیے سیرت، فضائلِ حج کا مطالعہ کریں	86
56	(5) مسجد نبوی ﷺ کی حاضری، 40 نمازیں، آداب کا اہتمام کریں	87
57	(6) روضۂ اقدس پر سلام پیش کریں کثرت سے ریاض الجنہ میں عبادت کریں	89
58	(7) اہلِ مدینہ سے حسن سلوک کریں	95
59	(8) مدینہ کی حاضری، تکلیف پر صبر ودعا کریں	96
60	(9) زیاراتِ مدینہ کا اہتمام کریں	96
61	**حج وعمرہ کرنے کے بعد کرنے نہ کرنے کے 6 کام**	97
62	(1) سفر سے واپسی کی جو سنتیں ہیں ان کا اہتمام کریں	97
63	(2) حج وعمرہ کے بعد بھی اعمال صالحہ کی پابندی کرے	98
64	(3) بے فائدہ، شہرت، نام ونمود کیلئے اپنے حج وعمرہ کے تذکرے نہ کریں	99
65	(4) بظاہر جو تذکرہ مفید ہو وہ بھی ہر ایک سے نہ کریں	99

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
66	(5) سفر حج وعمر کی مشقتوں کو بیان نہ کریں	100
67	(6) حج وعمرہ کے اثرات کے حفاظت کے لیے ماحول میں جڑیں	101
68	مشق (پہلی کلاس روح حج وعمرہ)	102
	دوسری کلاس: عمرہ	
69	حج کی تین قسمیں	108
70	سفر حج کی دو صورتیں	109
71	1. عمرہ کا خلاصہ	111
72	2. عمرہ کے اعمال کی وضاحت	111
73	(1) احرام کی وضاحت	111
74	(2) طواف کی وضاحت	133
75	(3) سعی کی وضاحت	140
76	(4) حلق وقصر کی وضاحت	142
77	3. ترتیب عمرہ:	143
78	مشق (دوسری کلاس: عمرہ)	151
	تیسری کلاس: حج	
79	1. حج کا خلاصہ	160
80	2. حج کے اعمال کی وضاحت	161

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
81	(1)احرام	161
82	(2)طواف	162
83	(3)سعی (واجب)	164
84	(4)حلق/قصر	164
85	(5)وقوف عرفہ	165
86	(6)رمی	170
87	(7)قربانی	174
88	3.اعمال حج کی اجمالی ترتیب	176
89	اعمال حج کی تفصیلی ترتیب	177
90	**حج کا طریقہ**	186
91	8ذی الحجہ (حج کا پہلا دن)	186
92	9ذی الحجہ (حج کا دوسرا دن)	188
93	10ذی الحجہ (حج کا تیسرا دن)	190
94	11ذی الحجہ (حج کا چوتھا دن)	191
95	12ذی الحجہ (حج کا پانچواں دن)	192
96	مدینہ طیبہ کی حاضری	193
97	**حج بدل**	197
98	حج بدل کی پہلی قسم (فرض حجِ بدل)	197
99	حج بدل کی دوسری قسم (نفلی حجِ بدل)	198
100	مشق: تیسری کلاس حج	200
101	**چوتھی کلاس: زیارات**	203

یہ کورس 4 کلاسوں پر مشتمل ہے

پہلی کلاس: روح حج وعمرہ ______ 16

دوسری کلاس: عمرہ ______ 107

تیسری کلاس: حج ______ 159

چوتھی کلاس: زیارات (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) ______ 200

پہلی کلاس: روح حج وعمرہ

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (بقرہ:196)

حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا پورا ادا کرو

دو مطالبے

- **اخلاص** (حج وعمرہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو)
- **اتمام** (حج وعمرہ کامل ہو، ناقص نہ ہو)

اب اس کورس میں یہی دو بنیادی چیزیں سیکھیں گے

پہلی کلاس: روح حج وعمرہ کا خلاصہ

- (1) اخلاص
- (2) اتمام
  - اتمام کی حقیقت
  - آدابِ حج وعمرہ
  - اتمام کا طریقہ ← آدابِ حج وعمرہ

حج وعمرہ کرنے سے پہلے کے 9 آداب

(1) استخارہ
(2) مشورہ
(3) اچھے رفیق سفر کا انتخاب
(4) استعانت
(5) تدبیر
(6) توکل
(7) تعلیم وتعلم
(8) توبہ
(9) عبادت کا مزاج بنا کر جائیں

دورانِ حج وعمرہ کرنے نہ کرنے کے 6 کام

1. سفرحج وعمرہ میں کثرت سے ذکر، دعاومناجات کریں
2. سفرحج وعمرہ میں کثرت سے تلبیہ پڑھیں
3. سفرحج وعمرہ میں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں (کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا، تواضع ، خادم بن کررہنا، امیر کی اطاعت، ساتھیوں کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرنا، فتنہ وفساد سے بچنا)
4. سفرحج وعمرہ میں تمام اعمال سکون ووقار سے کریں، جلد بازی سے اجتناب کریں
5. سفرحج وعمرہ میں حرمین، مقامات مقدسہ اور تمام شعائر کی تعظیم وادب کا اہتمام کریں
6. سفرحج وعمرہ میں ہرعمل سنت کے مطابق کرنے کا اہتمام کریں۔

حج وعمرہ کرنے کے بعد کرنے نہ کرنے کے 6 کام

(1) سفر سے واپسی پر جو سنتیں ہیں ان کا اہتمام کریں
(2) حج وعمرہ کے بعد اعمال صالحہ کا مزید اہتمام کریں
(3) بے فائدہ یا فخر، شہرت، نام ونمود کیلئے اپنے حج کے تذکرے نہ کریں
(4) بظاہر مفید تذکرے بھی ہر ایک سے نہ کریں
(5) سفر حج وعمرہ کی مشقتوں کو بیان نہ کریں
(6) حج وعمرہ کے اثرات کی حفاظت کیلئے ماحول میں جڑیں

پہلا مطالبہ: اخلاص (حج وعمرہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو)

❑ **ابن العربی فرماتے ہیں اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ حج وعمرہ کا سفر میلا ٹھیلا سمجھ کر تفریحی سفر نہ ہو، فخر نام ونمود کے لیے نہ ہو، تجارت کے لیے نہ ہو، صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو** (احکام القرآن لابن العربی/تفسیر ماجدی: 371/1)

❑ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ''سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی (اور خدا اور رسول کی رضا جوئی واطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہ تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ ورسول ہی کی طرف ہوئی (اور بے شک وہ اللہ ورسول کا سچا مہاجر ہے اور اس کو اس ھجرت الی اللہ والرسول کا مقرر اجر ملے گا) اور جو کسی دنیاوی غرض کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ''مہاجر'' بنا تو (اس کی ہجرت اللہ ورسول کے لیے نہ ہوگی بلکہ) فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت اختیار کی ہے عند اللہ بس اسی کی طرف اس کی ہجرت مانی جائے گی۔ (صحیح البخاری: رقم 6195)

❑ حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لیے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز

ہیں۔(الترمذی: رقم الحدیث ۳۱۵۴)

- ❑ جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے (کہ یہ شخص ریا کار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (مجمع الزوائد: ۱۰/۳۸۱)
- ❑ جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 116/3)
- ❑ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں سے مالدار لوگ صرف سیر و سیاحت اور تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے اور فقراء سوال کرنے کے لیے اور قراء و علماء نام و نمود کے لیے۔ (الدیلمی عن انس" کنز العمال: 26:2، معلم الحجاج: 38)
- ❑ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے پرانے کجاوے پر حج فرمایا اور کجاوے پر ایک چادر تھی جس کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی اس کے باوجود آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی اے اللہ مجھے ایسے حج کی توفیق عطا فرما جس میں نہ ریا ہو اور نہ شہرت (حیاۃ الصحابہ: 744/2)

حج وعمرہ میں کرنے اور نہ کرنے کی نیتیں

- اللہ تعالیٰ کی خوشنودی
- تعلق مع اللہ میں اضافہ
- حج/عمرہ کی فضیلت حاصل کرنے کی نیت ہو (دیکھیں: فضائل حج وعمرہ: ص20)
- سیر و سیاحت، تفریح، آب و ہوا کی تبدیلی اور حاجی صاحب کہلانے کی نیت نہ ہو اور نہ ہی اس نیت سے عمروں، حجر اسود کے بوسوں اور یومیہ طواف کی تعداد میں اضافہ کیا جائے کہ لوگ پوچھیں گے کہ کتنے عمرے کیے تو کم بتاتے ہوئے شرم آئے گی۔

فضائلِ حج وعمرہ

● حاجی پیدائشی بچہ کی طرح

1) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔
(رواہ البخاری ومسلم)(معارف الحدیث:401/4)

● فقروفاقہ ختم، گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف

2) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: پے درپے کیا کرو حج اور عمرہ کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقرومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح لوہا اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اور ''حج مبرور'' کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (رواہ الترمذی والنسائی)(معارف الحدیث:402/4)

● دربارِ خدا کا وفد

3) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (رواہ ابن ماجہ)(معارف الحدیث:402/4)

● حج مبرور افضل عمل/اس کا بدلہ جنت ہے

4) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا بہترین عمل کیا

ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا کہ پھر کونسا عمل؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پوچھا گیا کہ پھر کونسا؟ فرمایا حج مقبول (رواہ البخاری ومسلم)

5) اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں کوئی شک نہ ہواور ایسا غزوہ جس میں کوئی چوری یا خیانت (مالِ غنیمت میں) نہ ہواور ایسا حج جو مقبول ہو، ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مقبول حج ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ (ورواہ ابن حبان فی صحیحہ)

6) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوجاتا ہے اس کے درمیان کے گناہوں کا اور ''حج مبرور'' (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم)(البشیر والنذیر:427/2)

● ہر قدم پر حرم کی 700 نیکیاں

7) حضرت زاذانؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ (ایک مرتبہ) سخت بیمار ہوئے تو اپنی اولاد کو جمع کیا اور ارشادفرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے سنا: جوشخص مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ کی طرف لوٹے اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لیے سات سونیکیاں لکھتا ہے، ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے، پوچھا گیا حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ ارشادفرمایا ہر نیکی کے بدلہ ایک لاکھ نیکی۔ (صحیح ابن خزیمہ، حاکم)(البشیر والنذیر:433/2)

● ایک کے بدلہ 700 کا اجر

8) حضرت بُریدہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں حج میں خرچ کرنا (اجروثواب کے لحاظ سے) اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی طرح سے ایک (روپیہ) کا بدلہ سات سو (روپیہ) ہے۔ (البشیر والنذیر:438/2)(احمد، طبرانی فی الاوسط، بیہقی)

• ہر حاجی کے لیے 400 کا کوٹا

9) حضرت ابوموسیٰؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حاجی اپنے گھرانے میں سے چارسو آدمیوں کی یا چارسو گھرانوں کی شفاعت کرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہوکر نکلتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔ (رواہ البزار)(البشیر والنذیر:432/2)

• حاجی دربارِ الٰہی میں بہترین سفارشی

10) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لیے کہو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے (اس لیے اس کی دعا کے قبول ہونے کی خاص توقع ہے)

(رواہ احمد)(معارف الحدیث:402/4)

11) حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں حاجی کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کی بھی جس کے لیے حاجی مغفرت مانگے۔

12) اور صحیح ابن خزیمہ و حاکم کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما اور اس کی بھی جس کے لیے حاجی مغفرت مانگے۔

(البشیر والنذیر:433/2)(بزار، طبرانی، فی الصغیر)

• حاجی کے ساتھ مخلوق کا تلبیہ

13) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا مومن و مسلم بندہ جب حج یا عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے (اور کہتا ہے: لبیک اللھم لبیک الخ) تو اس کے داہنی

طرف اور بائیں طرف اللہ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے، خواہ وہ بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہی ہوں، وہ بھی اس بندے کے ساتھ لبیک کہتی ہیں، یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اس طرف سے تمام ہو جاتی ہے۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ) (معارف الحدیث:409/4) (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

● طواف کرنے والوں پر 60 رحمتیں/ایک جان آزاد کرنے کا ثواب

14) حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس رحمتیں روزانہ اس گھر (بیت اللہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر اور چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔

(رواہ البیہقی باسناد حسن، البشیر والنذیر:446/2)

15) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: جس نے اللہ کے اس گھر کا سات بار طواف کیا اور اہتمام اور فکر کے ساتھ کیا (یعنی سنن وآداب کی رعایت کے ساتھ کیا) تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور میں نے آپ ﷺ سے یہ بھی سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گا اور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ ایک گناہ معاف کرے گا اور ایک نیکی کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

(جامع ترمذی، معارف الحدیث:433/4)

13) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو ہر اس بندے کی دعا پر آمین کہتے ہیں جو اس کے پاس یہ دعا کرے کہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مانگتا ہوں۔ اے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا!) (رواہ ابن ماجہ) (معارف الحدیث:434/4)

● حجرِ اسود کا استلام خطاؤں کو مٹاتا ہے / گواہی دیتا ہے

14) حضرت عبید بن عمیرؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا: کہ یہ کیا بات ہے کہ میں دیکھتا ہوں آپ ہمیشہ انہی دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں حجرِ اسود اور رکن یمانی؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس میں تعجب کی کون سی بات ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ان دونوں کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(البشیر والنذیر:445/2) (احمد، ترمذی)

15) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا: خدا کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو نئی زندگی دے کر اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور جن بندوں نے اس کا استلام کیا ہو گا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا۔

(معارف الحدیث:433/4) (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

● عرفہ کا دن اور شیطان کی رسوائی / فرشتوں سے فخر

16) طلحہ بن عبیداللہ بن کریز (تابعی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان کسی دن بھی اتنا ذلیل وخوار، اتنا دھتکارا اور پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا ہوا نہیں دیکھا گیا جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ذلیل وخوار روسیاہ اور جلا بھنا دیکھا جاتا ہے اور یہ صرف اس لیے

کہ وہ اس دن کی رحمت کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے (اور یہ اس لعین کے لیے ناقابل برداشت ہے)

(معارف الحدیث:436/4)(مؤطاامام مالک مرسلا)

17) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی سے ایام بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک (شروع) ذی الحجہ کے دس دنوں سے افضل نہیں ہیں، کسی نے سوال کیا اے اللہ کے رسولؐ! یہ دن افضل ہیں یا انہی کے بقدر جو دن اللہ کی راہ میں جہاد میں لگائے جائیں؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے اتنے دنوں سے بھی یہ دن افضل ہے اور (خاص طور پر) عرفہ کے دن سے بڑھ کر تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن ہے ہی نہیں، اس دن اللہ تعالیٰ سب سے نیچے کے آسمان پر اتر کر آسمان والوں (فرشتوں) سے زمین والوں کا ذکر کر کے فخر کے طور پر فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس ایسی حالت میں آئے ہیں کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، بدن اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے، دھوپ میں سنکتے ہوئے ہیں، یہ دور دراز راستوں سے میری رحمت کی امید لے کر آئے ہیں حالانکہ انہوں نے (نہ میری رحمت دیکھی ہے اور نہ) میرا عذاب دیکھا ہے (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) کوئی دن ایسا نہیں دیکھا گیا جس میں یوم عرفہ کے برابر لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں۔

اور بیہقی کی روایت میں اس کا اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی، فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان میں فلاں نہایت درجے کا بدی و برائی کرنے والا اور فلاں (دوسرے ایسے ویسے) لوگ بھی تھے؟ ارشاد ہوتا ہے ان کو بھی بخش دیا۔ (رواہ ابویعلی والبزار وابن خزیمۃ، وابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ والبیہقی ولفظہ)

● ہر رمی پر کبیرہ گناہ کی معافی

18) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک طویل حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب حاجی جمرات کی رمی کرتا ہے (کنکریاں مارتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے جو اجر و انعام اس کو ملنے والا ہے تم اس کا ادراک اور صحیح اندازہ اس وقت تک کر ہی نہیں سکتے جب تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو پورا پورا عطا نہ فرما دے اور تم اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لو۔(الترغیب والترھیب)

اور بزار کی روایت میں ہے کہ تمہارے کنکریاں مارنے پر ہر کنکری کے بدلے ایک ہلاکت خیز بڑا گناہ معاف ہوتا ہے۔

اور حضرت عبادہ بن صامتؓ کی طویل حدیث میں ہے کہ کنکریاں مارنے کے ثواب کے بارے میں وہی ہے جو اللہ جل شانہ نے بیان فرمایا۔

"کوئی نہیں جان سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا ثواب چھپا رکھا ہے ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔" (الترغیب والترھیب)

19) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ رمی جمرات پر ہمیں کیا ملنے والا ہے؟ ارشاد ہوا: تم (آخرت میں) دیکھو گے کہ تمہارے رب کے پاس یہ ایسی چیز (پہنچی ہوئی) ہے جس کی تمہیں بہت زیادہ ضرورت تھی۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر من روایۃ الحجاج بن ارطاۃ)

20) اور دوسری روایت میں حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمہارا یہ کنکریاں مارنا تمہارے پروردگار کے یہاں ایسا قیمتی ذخیرہ ہے کہ جس کی تمہیں سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔(الترغیب والترھیب)

21) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ تمہارا یہ کنکریاں مارنا قیامت کے دن نور کا باعث ہوگا۔(رواہ البزار)

● ہر بال کے بدلے ایک نیکی / حضور ﷺ کی دعائیں

22) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) دعا کی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے پھر کہا اور اے اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کی بھی، آپ نے پھر دعا کی، اے اللہ سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے پھر کہا، اور اے اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کی بھی، آپ نے پھر دعا کی، اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے (پھر تیسری بار بھی) کہا اور اے اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔ (رواہ البخاری ومسلم وغیرہما) (البشیر والنذیر: 456/2)

● ایک جامع حدیث

23) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں منیٰ کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دل چاہے تو تم دریافت کرلو اور تم کہو تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمادیں، ثقفی شخص نے انصاری کو کہا تم پوچھو، اس نے عرض کیا یارسول اللہ ارشاد فرمایئے (کیا دریافت کرنا چاہتا ہوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا فائدہ اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کا کیا ثواب ہے اور

عرفات پر ٹھہرنے اور شیطان کے کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے کا اور طواف زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اس پاک ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہی سوالات ہمارے ذہن میں تھے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو ایک قدم رکھتی ہے یا اٹھاتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ ایک عربی غلام کو آزاد کیا ہو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے اور عرفات کے میدان میں وقوف (کا ثواب یہ ہے کہ) حق تعالیٰ شانہ دنیا کے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں، یا سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے معاف کر دیے۔

میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ، تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کروان کے بھی گناہ معاف ہیں، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطانوں کے کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کر دینے والا ہو معاف ہوتا ہے اور قربانی کا بدلہ اللہ کے یہاں تمہارے لیے ذخیرہ ہے اور (احرام کے کھولنے کے وقت) سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اس کے بعد آدمی جب طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اور ایک فرشتہ مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر تیرے پچھلے سب گناہ تو معاف ہو چکے۔ (مسند البزار:267/2)

دوسرا مطالبہ: اتمام (یعنی حج وعمرہ کامل ہو، ناقص نہ ہو)

● اتمام کی حقیقت

❑ یعنی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے، اصول، ضابطے، اعمال وآداب کا خیال رکھتے ہوئے تمام ممنوع کاموں سے بچتے ہوئے حج وعمرہ کرو۔ دورانِ حج وعمرہ ایسی بات یا کام نہ ہو جو اس عبادت کے شایانِ شان نہ ہو۔

(تفسیرِ کبیر، ابن کثیر، مدارک، قرطبی، ماجدی، بقرہ:196)

● اتمام کا طریقہ

اتمام کے لیے یہ جاننا ضروری ہے

- آدابِ حج وعمرہ
  - حج وعمرہ کرنے سے پہلے کے 9 آداب
    1) استخارہ
    2) مشورہ
    3) اچھے رفیقِ سفر کا انتخاب
    4) استعانت
    5) تدبیر
    6) توکل
    7) تعلیم وتعلم
    8) توبہ
    9) عبادت کا مزاج بنا کر جائیں
  - دورانِ حج وعمرہ کرنے نہ کرنے کے 6 کام (دیکھیں:51)
  - حج وعمرہ کرنے کے بعد کرنے نہ کرنے کے 6 کام (دیکھیں:97)
- حج وعمرہ (دیکھیں: کلاس 2 اور 3)

حج وعمرہ کرنے سے پہلے کے 9 آداب

1) استخارہ

❑ عمرہ کا استخارہ

● عمرہ کب کرنا بہتر ہے ابھی یا بعد میں، کس گروپ کے ساتھ بہتر ہے، وغیرہ کے لیے استخارہ کریں۔

❑ حج کا استخارہ

● اگر حج فرض ہے تو حج کروں یا نہ کروں اس کے لیے استخارہ نہیں کیا جائے گا ہاں دیگر امور (کس گروپ سے کروں وغیرہ) کے لیے ضرور استخارہ کریں۔

● نفلی حج میں حج کروں نہ کروں اس کے لیے بھی استخارہ کریں پرائیویٹ کروں یا حکومت کے ذریعہ پھر پرائیویٹ کس گروپ سے کروں وغیرہ امور کے لیے بھی استخارہ کریں۔(معلم الحجاج:40،فضائل حج:91) (موسوعہ فقہیہ کویتیہ: حج: آداب الاستعداد للحج:131)

2) مشورہ

● جن باتوں کے لیے استخارہ کیا جاتا ہے انہی کے لیے کسی سمجھدار، تجربہ کار، دیندار سے مشورہ بھی کر لیں(موسوعہ فقہیہ کویتیہ: استخارہ:11،معلم الحجاج:40)

3) اچھے رفیقِ سفر کا انتخاب

❑ دین دار رفیق سفر

● اس مبارک سفر میں رفاقت کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب کیجیے جو دین دار ہوں، دین

کے کاموں میں دلچسپی اورشوق رکھنے والے نیک کاموں کی ترغیب دینے والے ہوں تا کہ اس سفر کو قیمتی بنانے میں، ان کی صحبت معین اور مددگار بنے، کچھ بھول ہوجائے تو وہ یاد دلائیں، سستی ہوتو ہمت باندھیں، پریشانی ہوتو صبر دلائیں۔

❑ عالم دین

- کوئی عالم دین ساتھ ہوتو بہت ہی بہتر ہے، عمرہ وحج کی صحیح ادائیگی اور پیش آنے والے مسائل میں رہنمائی آسان ہوگی۔

❑ رشتہ دار

- رشتہ داروں کے ساتھ جانے میں اگر قطع رحمی کا اندیشہ ہوتو اجنبیوں کے ساتھ جائیں (فضائل حج:92)

4) استعانت/استعاذہ

❑ استعانت

- وہ مسنون اعمال جن کے ذریعہ بندہ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد شامل ہوجاتی ہے، اس سفر کی کامیابی، آسانی، پریشانیوں سے حفاظت کے لیے ابھی سے وہ اعمال شروع کردیجیے، دورانِ سفر بھی ان کا خصوصی اہتمام کیجیے۔

❑ طریقہ

(1) سورۂ یٰس: جو بندہ دن کے ابتدائی حصے میں یعنی علی الصبح سورۂ یٰس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ (رواہ الدارمی مرسلا، معارف الحدیث:80/5)

(2) اشراق: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اے فرزندِ آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار

رکعتیں میرے لیے پڑھا کریں دن کے آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا۔

(رواہ الترمذی، معارف الحدیث:218/3)

تشریح: اللہ کا جو بندہ رب کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ چار رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھے گا، ان شاء اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔ (معارف الحدیث:218/3)

(3) صلوٰۃ الحاجت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثناء کرے اور اس کے بعد نبی ﷺ پر دُرود پڑھے، پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

''اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے، پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ان اعمال اور ان اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اُٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا، خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کردے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرمادے۔ اے ارحم الراحمین سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔'' (رواہ الترمذی وابن ماجہ، معارف الحدیث:221/3)

(4) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ

نے ارشادفرمایا: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَ لَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ یعنی (ضرر ونقصان کو دفع کرنے کی) قدرت اور (نفع حاصل کرنے کی) طاقت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی قدرت کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات اسی (کی رضا ورحمت کی توجہ) پر منحصر ہے! تو اللہ تعالیٰ اس سے ضرر ونقصان کی ستر قسمیں دور کر دیتا ہے جس میں ادنیٰ قسم فقر و (محتاجگی) ہے۔ (البشیر والنذیر)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے یہ ننانوے (دنیاوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے جن سے ادنیٰ بیماری (دنیاوی واخروی) غم ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط، والحاکم)

حضرت محمد ابن اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت مالک اشجعیؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا بیٹا عوف کافروں کی طرف سے قید کر دیا گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ وہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کثرت سے پڑھیں یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام ہے۔

چنانچہ قاصد نے آ کر یہ پیغام ان کو سنایا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پوری لگن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، کافروں نے ان کو چمڑے کے تسموں سے خوب مضبوط جکڑ رکھا تھا، خود بخود ایک دن وہ تسمے ٹوٹ گئے، یہ ان کی قید سے چھوٹ کر باہر نکلے تو دیکھا ایک اونٹنی کھڑی ہے اس پر سوار ہو کر آنے لگے تو دیکھا کہ ان لوگوں کے جانور (اونٹ وغیرہ) موجود ہیں آواز لگائی تو وہ سب ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے، دروازے پر آواز دی تو ان کے والد نے (آواز کو پہنچان کر) کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عوف آ گیا، ان کی ماں نے کہا کہ ہائے! عوف (کیسے آ سکتا ہے) وہ تو قید میں جکڑا ہوا مصیبت میں

گرفتار ہے، چنانچہ ان کے والد اور خادم دروازہ کی طرف گئے تو دیکھا کہ گھر کے باہر کا سارا صحن اونٹوں سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے اپنا اور ان اونٹوں کے ساتھ لانے کا سارا واقعہ ذکر کیا، ان کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عوف کے آنے کی اور اونٹوں کو ساتھ ہنکا کر لانے کی ساری تفصیل بتائی، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا ان اونٹوں سے جیسے چاہو فائدہ اٹھاؤ۔ اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (طلاق:2)
جو اللہ سے ڈرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے لیے راستے کھول
دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے اس کو روزی پہنچاتے ہیں جہاں
سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ
اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں۔ (الطلاق:2) (رواہ آدم بن ابی الیاس فی تفسیرہ)

● طریقہ:

☆ اول 100 مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ یا جو بھی یاد ہو وہ پڑھیں۔

☆ 500 مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھیں۔

(جو پریشانی ہو اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے پڑھیں کہ میری یہ پریشانی دور کرنے والا اور میرا یہ کام بنانے والا اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے)

☆ 100 مرتبہ حسبِ سابق دُرود شریف پڑھیں۔

☆ اس کے بعد اپنی دینی، دنیاوی حاجتوں کے لیے دعا مانگیں تو بہت اچھا ہے۔

(5) سہولت حج وعمرہ کے مراقبات/ اعمال:

1. حج نام ہی تعب وتکلیف مشقت اور محنت برداشت کرنے کا ہے۔

2. ان شاءاللہ حج وعمرہ کی یہ عبادات دعائیں اور محنتیں پورے سال مفید اور کارآمد ثابت ہونگی۔

3. حج وعمرہ کے دوران بظاہر جتنی بھی تکالیف اور دشواریاں اور مشکلات اور جسمانی کلفت و مشقت پیش آتی ہیں حج سے فارغ ہونے کے بعد اس کی خوشی میں وہ تمام تکالیف ایسی محسوس ہوتی ہیں گویا ایک ذرہ بھی حاجی پر نہیں گزرا اور اس نے بالکل سہولت اور آسانی و عافیت وآرام کے ساتھ حج ادا کیا یہ اسلام اور اس کے اس عظیم رکن مقدس کا خاص اور نمایاں معجزہ اور کرشمہ قدرت خداوندی ہے۔ (فضائل حفاظ القرآن: للشیخ طاہر الرحیمی: ص74-1573)

4. ہر ایک کی خدمت کی نیت کر کے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کرانے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں حتیٰ کہ اولاد و بیوی سے بھی اور اپنا کام خود کریں کوئی دوسرا کر دے تو اس کا احسان سمجھیں۔ (حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب **158**)

5. حج سے پہلے مقاماتِ حج کی زیارت کریں تاکہ حج میں آسانی رہے (ایضاً)

6. صبر وشکر اور وقت کی اہمیت کے احساس کو ساتھ لے کر جائیں جبکہ غصہ، فکر، آرام اور گھر کی فکر یہیں چھوڑ کر جائیں

❑ **استعاذہ:**

بسا اوقات انسان نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے لیکن کچھ رکاوٹیں (جسمانی، مالی، کاروباری، سفری) ایسی پیدا ہو جاتی ہیں یا پیدا کر دی جاتی ہیں کہ اس کے دل میں جو نیکی کا خیال آیا تھا وہ کمزور پڑ جاتا ہے پھر اس نیکی پر عمل کی توفیق نہیں ملتی لہذا ارادوں کے بدل جانے، رکاوٹوں کے پیش آنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیے۔ (انفال: 24، اعراف: 16-17)

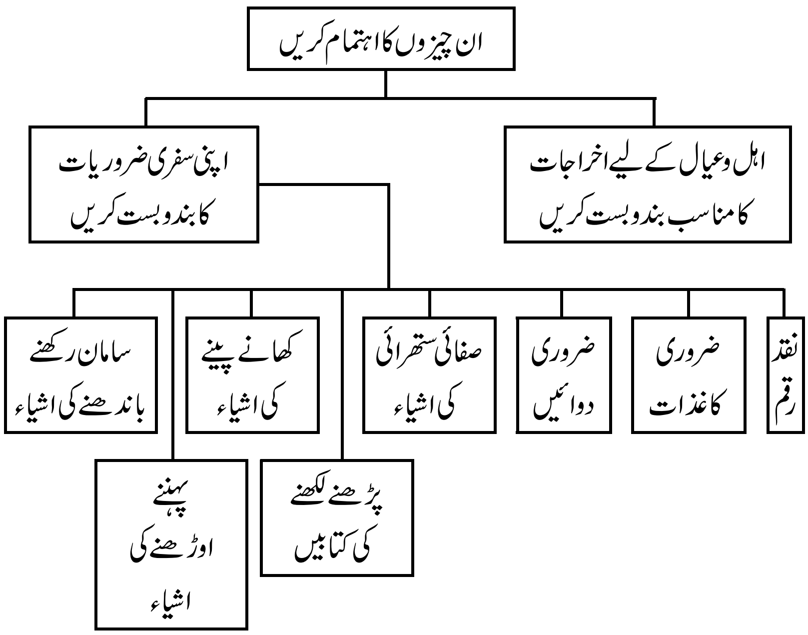
5) تدبیر

- **حکمِ تدبیر**

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (بقرہ:197)

اور (حج کے سفر میں) زادِ راہ ساتھ لے جایا کرو کیونکہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ (فضائلِ حج:79)

- **طریقۂ تدبیر**



اہل وعیال کے لیے اخراجات کا بندوبست کریں

1. واپس آنے تک ان کے تمام اخراجات وضروریات کا مناسب انتظام کیجیے۔

(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 10)

اپنی سفری ضروریات کا بندوبست کریں

1. نقد رقم:

☆ **مال کیسا ہو؟**

● مالِ حرام (ظلم، سود، رشوت وغیرہ) اور مالِ مشتبہ سے بچیے) معلم الحجاج: 41، فضائلِ حج: 92، کویتیہ حج رفقرہ: 131)

● جب حاجی حلال مال کے ساتھ حج کو نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر کہتا ہے: **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ** تو فرشتہ بھی آسمان سے (اس کی تائید اور تقویت میں) **لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ** کہتا ہے (یعنی تیرا لبیک کہنا مقبول ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے کہ تیرا توشہ بھی حلال ہے، تیری سواری بھی حلال ہے (کہ حلال مال سے حاصل ہوا ہے) اور تیرا حج مبرور ہے اور کوئی وبال تجھ پر نہیں اور جب آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے کہ نہ لبیک نہ سعدیک، یعنی تیری لبیک غیر مقبول ہے، تیرا توشہ حرام ہے، تیرا خرچہ حرام ہے، تیرا حج معصیت ہے، یہ حج مبرور نہیں۔ (فضائل حج: 82 بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

☆ **مال کتنا ہو؟**

● اتنی رقم ساتھ لیں جو آسانی سے پورے سفر کی ضروریات کے لیے کافی ہو، دوسروں پر بوجھ نہ بننا پڑے بلکہ بوقت ضرورت اپنے اور دوسروں کے کام آسکے۔ (فضائل حج: 93)

ضروریاتِ سفرِ حج کی فہرست

(یہ فہرست صرف ایک فرد کے اعتبار سے ہے)

نمبر شمار	ضروری کاغذات/ اشیاء	تعداد	سامان رکھ لیا	نمبر شمار	صفائی ستھرائی سے متعلق	تعداد	سامان رکھ لیا
1	ٹریولز چیک کی فوٹو کاپی			1	تیل		
2	ٹریولز چیک کا تفصیلی سرٹیفکیٹ جدا محفوظ کریں			2	کنگھا		
				3	سرمہ		
				4	قینچی		
3	پاسپورٹ صفحہ نمبر 13,14 کی فوٹو کاپی جدا محفوظ کریں			5	ناخن کٹر		
				6	مسواک		
4	شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی			7	ٹوتھ برش		
5	چشمے کے کارڈ کی فوٹو کاپی (اگر ہوتو)			8	ٹوتھ پیسٹ		
				9	شیشہ		
نمبر شمار	ضروری اور عمومی دوائیں	تعداد	سامان رکھ لیا	10	عطر		
				11	ٹشورول	3	
1	اپنی مستقل کھانے والی دوائیں			12	صابن (بغیر خوشبو والا)	2	
				13	خواتین کے ایام کا سامان		
2	سردرد کے لیے			14	ویسلین/کولڈ کریم		
3	بخار کے لیے			15	فولڈنگ کین (زم زم یا وضو وغیرہ کے لیے پانی رکھ سکتے ہیں)		
4	نزلہ، کھانسی کے لیے						
5	الرجی کے لیے			16	اسپرے گن		
6	تھرمامیٹر + گلوکومیٹر			17	ریزر		
7	سنی پلاسٹ + ایئر اسٹک + ٹوتھ پیک			نمبر شمار	پڑھنے لکھنے کی اشیاء/ کتابیں	تعداد	سامان رکھ لیا
8	ریشنل کریم اور بام			1	قرآن کریم (چھوٹا)		

2	فضائل حج (شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ)			14	نظر کا چشمہ+ڈوری 2عدد		
				15	بال پین	2	
3	حج وعمرہ/خواتین کا حج وعمرہ (حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ)			16	پرمنٹ مارکر (موٹا) بیگ وغیرہ پر نام لکھنے کے لیے	1	
				17	نوٹ بک	1	
4	حج کا طریقہ قدم بقدم (حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ)			**نمبر شمار**	**کھانے/پینے/پکانے کی اشیاء**	**تعداد**	**سامان رکھلیا**
5	دعائے عرفات (حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ)			1	چند ضروری برتن چھوٹی پتیلی/چمچے/چاقو وغیرہ		
6	سلام کا طریقہ (حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ)	تعداد	سامان رکھلیا	2	پلیٹ/گلاس		
				3	بسکٹ		
7	ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے (حضرت مولانا عاشق الٰہیؒ)			4	نمکو		
				5	پانی کی بوتل		
				6	مختصر مصالحہ جات		
8	علیکم بسنتی (حضرت مولانا مفتی عبدالحکیمؒ)			7	لیموں کا چورس/سفوف		
				8	ٹن پیک کٹر		
9	زاد الخلیل (حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ)			9	الیکٹرک کیتلی		
10	مناجات مقبول (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)			10	تیار کھانے (گھر کے پکے ہوئے کھانے پیک کرائیں، زیادہ اچھا ہے)		
11	فہم حج وعمرہ کورس (مفتی منیر احمد)			**نمبر شمار**	**پہننے اوڑھنے، بیٹھنے کی اشیاء**	**تعداد**	**سامان رکھلیا**
12	صبح وشام کی مسنون دعائیں	1		1	جوڑے	6	
13	تسبیح (ہلکی ہو)+طواف کی تسبیح			2	بنیانیں/انڈرویئر/ازار بند (بنیانیں جیب والی ہوں تو بہتر ہے)		

3	ٹوپیاں	3		4	سوئی دھاگہ		
4	لنگی (تہبند)	1		5	بیلٹ	1	
5	ازار بند دانی	1		6	چھوٹے تالے بیگ میں لگانے کے لیے		
6	تولیہ بڑا	1		7	موبائل فون		
7	تولیہ چھوٹا	1		8	موبائل چارجر		
8	دھوپ کا چشمہ	1		9	سیفٹی پن (چھوٹی + بڑی) دو سائز میں		
9	احرام (کاٹن یا تولیہ والا)	2		10	اپنے سوٹ کیس پر اپنا نام، پتہ (مقامی، پاکستانی) فون نمبر اور مکتب نمبر واضح طور پر جلی حروف میں ضرور تحریر کریں (مثلاً کالے سوٹ کیس پر سفید رنگ سے)		
10	چادریں بڑی	2		**نمبرشمار**	**منیٰ میں قیام کے لیے سامان**	**تعداد**	**سامان رکھ لیا**
11	ہاتھ کا پنکھا	1		منیٰ میں قیام کے لیے کم سے کم اور صرف ضروری نوعیت کا سامان ساتھ رکھیں، اس طرح نقل وحمل میں سہولت رہے گی مذکورہ سامان اصل فہرست میں شامل ہے، الگ سے لینے کی ضرورت نہیں			
نمبرشمار	**سامان رکھنے باندھنے کی اشیاء/متفرقات**	**تعداد**	**سامان رکھ لیا**	**ایک لٹکانے والا ایسا بیگ جس میں درج ذیل سامان آسانی سے آجائے**			
1	بیگ/سوٹ کیس			1	قرآن کریم (چھوٹا)		
2	چھوٹا بیگ (جہاز وغیرہ میں ساتھ رکھنے کے لیے)			2	حج کا طریقہ قدم بقدم (حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ)		
3	گلے میں لٹکانے والا بیگ			3	دعائے عرفات (حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ)		

4	مناجات مقبول (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)			17	تولیہ چھوٹا	1	
				18	احرام (اضافی)	1	
5	صبح وشام کی مسنون دعائیں (مکتبۃ الشیخ کراچی)			19	جوڑا (کرتا، شلوار) ایک	1	
6	تسبیح (ہلکی ہو) + طواف کی تسبیح			20	ٹوپی	1	
7	نظر کا چشمہ			21	تیار کھانے (بقدرِ ضرورت)		
8	چپل کی تھیلی			22	پلیٹ + چمچہ	1	
9	کنکری کی تھیلی			23	چائے کا کپ		
10	تکیہ ہوا بھرنے والا			24	گلاس	1	
11	سفری جانماز			25	الیکٹرک کیتلی	1	
12	چادر بڑی			26	فولڈنگ کین (زم زم یا وضو وغیرہ کے لیے پانی رکھ سکتے ہیں)		
13	ہاتھ کا پنکھا			27	اسپرے گن (وضو/منہ ہاتھ دھونے کے لیے)	1	
14	چھتری			28	کیپ والی نقاب	1	
15	سفری چٹائی	1		29	عبایا اور اسکارف	1	
16	قینچی + تالا	1		30	ٹشو رول	1	

6) توکل

- **توکل کے لیے ایک ضروری دستور العمل**

- جو کام کریں (کسی بھی چیز کا سبب اختیار کریں) کم از کم ایک ہی مرتبہ یہ ضرور سوچ لیا کریں کہ

''اے اللہ یہ کام آپ کے اختیار میں ہے اگر آپ چاہیں گے تو ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔''

یہ ایسی سہل اور آسان بات ہے کہ اس میں کچھ مشقت بھی نہیں اور نفع اس کا کثیر ہے، چند روز کر کے دیکھ لو کیا رنگ لاتی ہے۔ (خطبات حکیم الامت: تدبیر وتوکل 120/21)

- جو شخص صبح وشام سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سچے دل سے کہے یعنی فضیلت کے یقین کے ساتھ کہے یا یوں ہی فضیلت کے یقین کے بغیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دنیا وآخرت کی) تمام پریشانیوں/غموں سے حفاظت فرمائیں گے۔ (ابوداؤد رقم 5081)

7) تعلیم و تعلّم

(1) مسائل با قاعدہ سیکھیں

- حج وعمرہ کرنے والے کے لیے حج وعمرہ سے پہلے ان کے مسائل کا سیکھنا واجب ہے لہٰذا حج وعمرہ کے فرائض، سنن، ممنوعات ومکروہات کو کسی مستند مفتی صاحب یا عالم سے سیکھ لیں جیسے ضروریاتِ سفر کی تیاری کے لیے وقت نکالا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ حج وعمرہ کے مسائل کو سیکھنے کے لیے وقت نکالا جائے، حج وعمرہ کا سفر بار بار نہیں ہوتا، ایک بڑی رقم جو اس سفر میں خرچ ہوتی ہے جب سیکھ کے جائیں گے تو آداب کی رعایت کے ساتھ خرچہ ہونے کی وجہ سے بہترین مصرف میں خرچ ہوگی ورنہ نہ سیکھنے کی وجہ سے بسا اوقات حج و عمرہ فاسد ہو جاتا ہے یا حج مبرور نہیں رہتا۔ (فضائل حج 91-79، معلم 41 کویتیہ حج: 131)

(2) معتبر کتابوں کا بار بار مطالعہ کریں / سمجھیں

- معتبر اہل فتویٰ علماء نے مسائل حج پر جو کتابیں لکھی ہیں (دیکھیں: 39) سفر سے پہلے ہی دو چار مرتبہ اہتمام سے ان کا مطالعہ کرلیں اور جو بات سمجھ میں نہ آئے یا اور کوئی بات ذہن میں

آئے تو وہ کسی معتبر عالم ومفتی سے دریافت کرلیں۔ بار بار کے مطالعہ سے مضامین سے ایک مناسبت پیدا ہو جائے گی، موقع پر اکثر باتیں یاد آتی رہیں گی۔

- معتبر اہل فتویٰ علماء کے سوا دوسرے لوگوں کی حج وعمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے پرہیز کریں ان میں اکثر مسائل کی غلطیاں پائی جاتی ہیں نیز ٹی وی وغیرہ پر حج وعمرہ کی مووییز دیکھنے اور خواتین وحضرات کے مخلوط اجتماعات میں شرکت کرنے سے پرہیز کریں، سیکھنے کے یہ طریقے درست نہیں۔ (ایضاً)

(3) سفر میں کتابیں ساتھ رکھیں

- حج وعمرہ کی معتبر کتابوں کو سفر میں بھی ساتھ رکھیں ہر عمل سے پہلے کچھ وقت نکال کر اس عمل کا صحیح طریقہ، سنتیں وغیرہ ایک مرتبہ دہرالیں۔

(4) مستند مفتی حضرات کے فون نمبر بھی ساتھ رکھیں

وقت	نمبرات	
4am تا 10am (سعودی وقت)	0092-323-3357103	0092-323-3357104
10am تا 4pm (سعودی وقت)	0092-323-3357105	0092-323-3357107
4pm تا 10pm (سعودی وقت)	0092-323-3357108	0092-323-3357109
نام	**نمبرات**	

نام	وقت	نمبرات
مدرسہ صولتیہ (مکۃ المکرمہ)	صبح 7 تا دوپہر 1 بجے	0504778423
بنوری ٹاؤن (کراچی)	صبح 9 تا 1 بجے (پاکستانی وقت)	0092-21-34525352 0092-21-34123366
دارالعلوم کراچی (کراچی)	صبح 10 تا 1 بجے (پاکستانی وقت)	0092-21-35043885 0092-21-35042705
جامعۃ الرشید (کراچی)	دوپہر 12:30 تا 1:15 بجے (پاکستانی وقت) رات 10:00 تا 11:00 بجے (پاکستانی وقت)	0092-21-6880325 0092-21-3534248

● **مسائل کے ساتھ آداب ذوق وشوق بھی سیکھیں**

● اس مقصد کے لیے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ، حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب حفظہ اللہ، حضرت مولانا طارق جمیل صاحب حفظہ اللہ، حضرت واصف منظور صاحب رح وغیرہ کے بیانات بھی سنتے رہیں، فضائل حج (شیخ الحدیث زکریاؒ) کو پڑھتے رہیں بطور نمونہ ایک واقعہ پڑھ لیں۔

بیانات www.muftimuneer.blogspot.com سے Download کیے جاسکتے ہیں۔

شیخ المشائخ، قطبِ دوراں، شبلی قدس اللہ سرہ کے ایک مرید حج کر کے آئے تو شیخ نے ان سے سوالات فرمائے۔

وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ نے

دریافت فرمایا کہ: تم نے حج کا ارادہ اور عزم کیا تھا؟
میں نے عرض کیا کہ: جی حج کا پختہ قصد تھا۔

آپ نے فرمایا کہ: اس کے ساتھ ان تمام ارادوں کو ایک دم چھوڑنے کا عہد کرلیا تھا جو پیدا ہونے کے بعد سے آج تک حج کی شان کے خلاف کیے؟
میں نے کہا: یہ عہد تو نہیں کیا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ: پھر حج کا عہد ہی نہیں کیا۔

شیخ نے فرمایا کہ: احرام کے وقت بدن کے کپڑے نکال دیے تھے؟
میں نے عرض کیا: جی! بالکل نکال دیے تھے۔

آپ نے فرمایا: اس وقت اللہ جل شانہ کے سوا ہر چیز کو اپنے سے جدا کر دیا تھا؟
میں نے عرض کیا: ایسا تو نہیں ہوا۔

آپ نے فرمایا: پھر کپڑے ہی کیا نکالے؟

آپ نے فرمایا: وضو اور غسل سے طہارت حاصل کی تھی؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں! بالکل پاک صاف ہوگیا تھا۔

آپ نے فرمایا: اس وقت ہر قسم کی گندگی اور لغزش سے پاکی حاصل ہوگئی تھی؟
میں نے عرض کیا: یہ تو نہ ہوئی تھی۔

آپ نے فرمایا: پھر پاکی ہی کیا حاصل ہوئی!

آپ نے فرمایا: لبیک پڑھا تھا؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں! لبیک پڑھا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ: اللہ جل شانہ کی طرف سے لبیک کا جواب ملا؟
میں نے عرض کیا: مجھے تو کوئی جواب نہیں ملا؟

فرمایا کہ: پھر لبیک کیا کہا؟

فرمایا کہ: حرم محترم میں داخل ہوئے تھے؟
میں نے عرض کیا: داخل ہوا تھا؟

فرمایا: اس وقت ہر حرام چیز کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ترک کا عزم کرلیا تھا؟
میں نے کہا: یہ تو میں نے نہیں کیا۔

فرمایا کہ: پھر حرم میں بھی داخل نہیں ہوئے۔

فرمایا کہ: مکہ کی زیارت کی تھی؟
میں نے عرض کیا: جی! زیارت کی تھی۔

فرمایا: اس وقت دوسرے عالم کی زیارت نصیب ہوئی؟
میں نے عرض کیا: اس عالم کی تو کوئی چیز نظر نہیں آئی۔

فرمایا: پھر مکہ کی بھی زیارت نہیں ہوئی۔

فرمایا کہ: مسجد حرام میں داخل ہوئے تھے؟
میں نے عرض کیا کہ: داخل ہوا تھا۔

فرمایا کہ: اس وقت حق تعالیٰ شانہ کے قرب کا داخلہ محسوس ہوا؟

میں نے عرض کیا کہ: مجھے تو محسوس نہیں ہوا۔

فرمایا کہ: تب تو مسجد میں بھی داخلہ نہیں ہوا۔

فرمایا کہ: کعبہ شریف کی زیارت کی؟

میں نے عرض کیا کہ: زیارت کی۔

فرمایا کہ: وہ چیز نظر نہیں آئی جس کی وجہ سے کعبہ کا سفر اختیار کیا جاتا ہے؟

میں نے عرض کیا کہ: مجھے تو نظر نہیں آئی۔

فرمایا: پھر تو کعبہ شریف کو نہیں دیکھا۔

فرمایا کہ: طواف میں رمل کیا تھا؟ (خاص طرز سے دوڑنے کا نام ہے)

میں نے عرض کیا کہ: کیا تھا۔

فرمایا کہ: اس بھاگنے میں دنیا سے ایسے بھاگے تھے جس سے تم نے محسوس کیا ہو کہ تم دنیا سے بالکل یکسو ہو چکے ہو؟

میں نے عرض کیا کہ: نہیں محسوس ہوا۔

فرمایا کہ: پھر تم نے رمل بھی نہیں کیا۔

فرمایا کہ: حجر اسود پر ہاتھ رکھ کر اس کو بوسہ دیا تھا؟

میں نے عرض کیا: جی! ایسا کیا تھا تو انہوں نے خوف زدہ ہو کر ایک آہ کھینچی اور

فرمایا: تیرا ناس ہو! خبر بھی ہے کہ حجر اسود پر ہاتھ رکھے وہ گویا اللہ جل جلالہ سے مصافحہ کرتا ہے، اور جس سے حق سبحانہ و تقدس مصافحہ کریں وہ ہر طرح سے امن میں ہو جاتا ہے تو کیا تجھ پر امن کے آثار ظاہر ہوئے؟

میں نے عرض کیا کہ: مجھ پر تو امن کے آثار کچھ بھی ظاہر نہیں ہوئے۔

فرمایا کہ: تو نے حجر اسود پر ہاتھ ہی نہیں رکھا۔

فرمایا کہ: مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نفل پڑھی تھی؟

میں نے عرض کیا کہ: پڑھی تھی۔

فرمایا کہ: اس وقت اللہ جلالہ کے حضور ایک بڑے مرتبہ پر پہنچا تھا، کیا اس مرتبہ کا حق ادا کیا؟ اور جس مقصد سے وہاں کھڑا ہوا تھا وہ پورا کر دیا؟

میں نے عرض کیا کہ: میں نے تو کچھ نہیں کیا۔

فرمایا کہ: تو نے تو پھر مقام ابراہیمؑ پر نماز ہی نہیں پڑھی۔

فرمایا کہ: صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لیے صفا پر چڑھے تھے؟

میں نے عرض کیا: چڑھا تھا۔

فرمایا: وہاں کیا کیا؟	**میں نے عرض کیا کہ:** سات مرتبہ تکبیر کہی اور حج کے مقبول ہونے کی دعا کی۔
فرمایا: کیا تمہاری تکبیر کے ساتھ فرشتوں نے بھی تکبیر کہی تھی اور اپنی تکبیر کی حقیقت کا تمہیں احساس ہوا تھا؟	**میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔
فرمایا کہ: تم نے تکبیر ہی نہیں کہی۔	
فرمایا کہ: صفا سے نیچے اترے تھے؟	**میں نے عرض کیا کہ:** اترا تھا۔
فرمایا: اس وقت ہر قسم کی علّت (گندگی) دور ہوکر تم میں صفائی آ گئی تھی؟	**میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔
فرمایا کہ: نہ تم صفا پر چڑھے نہ اترے۔	
فرمایا کہ: صفا مروہ کے درمیان دوڑے تھے؟	**میں نے عرض کیا کہ:** دوڑا تھا۔
فرمایا کہ: اس وقت اللہ کے علاوہ ہر چیز سے بھاگ کر اس کی طرف پہنچ گئے تھے۔	**میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔
فرمایا کہ: تم دوڑے ہی نہیں؟	
فرمایا کہ: مروہ پر چڑھے تھے؟	**میں نے عرض کیا کہ:** چڑھا تھا۔
فرمایا کہ: تم پر وہاں سکینہ نازل ہوا؟ اور اس سے وافر حصہ حاصل کیا؟	**میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔
فرمایا کہ: مروہ پر چڑھے ہی نہیں۔	
فرمایا کہ: منیٰ گئے تھے؟	**میں نے عرض کیا:** گیا تھا۔
فرمایا: وہاں اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسی امیدیں بندھ گئی تھیں جو معاصی کے حال کے ساتھ نہ ہوں؟	**میں نے عرض کیا کہ:** نہ ہوسکیں۔
فرمایا کہ: منیٰ ہی نہیں گئے۔	
فرمایا کہ: مسجد خیف میں (جو منیٰ میں ہے) داخل ہوئے تھے؟	**میں نے عرض کیا کہ:** داخل ہوا تھا۔
فرمایا کہ: اس وقت اللہ جل شانہ کے خوف کا اس قدر غلبہ ہو گیا تھا جو اس وقت کے علاوہ نہ ہوا ہو؟	**میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔
فرمایا کہ: مسجد خیف میں داخل ہی نہیں ہوئے۔	
فرمایا کہ: عرفات کے میدان میں پہنچے تھے؟	**میں نے عرض کیا کہ:** حاضر ہوا تھا۔

فرمایا کہ: وہاں اس چیز کو پہچان لیا تھا کہ دنیا میں کیوں آئے تھے؟ اور کیا کر رہے ہو؟ اور کہاں اب جانا ہے؟ اور ان حالات پر متنبہ کرنے والی چیز کو پہچان لیا تھا؟ **میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔

فرمایا کہ: پھر تو عرفات پر بھی نہیں گئے۔

فرمایا کہ: مزدلفہ گئے تھے؟ **میں نے عرض کیا کہ:** گیا تھا۔

فرمایا کہ: وہاں اللہ جل شانہ کا ایسا ذکر کیا تھا جو اس کے ماسوا کو دل سے بھلا دے (جس کی طرف قرآن پاک کی آیت فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (بقرہ: 198) میں ارشاد ہے؟) **میں نے عرض کیا کہ:** ایسا تو نہیں ہوا۔

فرمایا: پھر تو مزدلفہ پہنچے ہی نہیں۔

فرمایا: منیٰ میں جا کر قربانی کی تھی؟ **میں نے عرض کیا کہ:** کی تھی۔

فرمایا کہ: اس وقت اپنے نفس کو ذبح کر دیا تھا؟ **میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔

فرمایا کہ: پھر تو قربانی ہی نہیں کی۔

فرمایا کہ: رمی کی تھی؟ (یعنی شیطان کو کنکریاں ماری تھیں)۔ **میں نے عرض کیا کہ:** کی تھی۔

فرمایا کہ: ہر کنکری کے ساتھ اپنے سابقہ ''جہل'' کو پھینک کر کچھ ''علم'' کی زیادتی محسوس ہوئی؟ **میں نے عرض کیا کہ:** نہیں۔

فرمایا کہ: رمی بھی نہیں کی۔

فرمایا کہ: طوافِ زیارت کیا تھا؟ **میں نے عرض کیا:** کیا تھا۔

فرمایا کہ: اس وقت کچھ حقائق منکشف ہوئے تھے اور اللہ جل شانہ کی طرف سے تم پر اعزاز و اکرام کی بارش ہوئی تھی؟ اس لیے کہ حضور ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ ''حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ جل شانہ کی زیارت کرنے والا ہے اور جس کی زیارت کو کوئی جائے اس پر حق ہے کہ اپنے زائرین کا اکرام کرے۔'' **میں نے عرض کیا کہ:** مجھ پر تو کچھ منکشف نہیں ہوا۔

فرمایا: تم نے طواف زیارت بھی نہیں کیا۔

فرمایا کہ: حلال ہوئے تھے؟ (احرام کھولنے کو حلال ہونا کہتے ہیں) **میں نے عرض کیا:** ہوا تھا۔

فرمایا کہ: ہمیشہ حلال کمائی کا اس وقت عہد کر لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔
فرمایا کہ: تم حلال بھی نہیں ہوئے۔
فرمایا کہ: الوداعی طواف کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: کیا تھا۔
فرمایا: اس وقت اپنے تن من کو کلیۃً الوداع کہہ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ: نہیں۔
فرمایا کہ: تم نے طوافِ وداع بھی نہیں کیا۔
فرمایا: دوبارہ حج کو جاؤ اور اس طرح حج کر کے آؤ جس طرح میں نے تم سے تفصیل بیان کی۔

یہ طویل قصہ اس لیے نقل کیا کہ تا کہ اندازہ ہو کہ اہلِ ذوق کا حج کس طرح ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف وکرم سے کچھ ذائقہ اس نوع کے حج کا اس محروم کو بھی عطا فرمائے۔ آمین (فضائل حج:73)

8) توبہ

- **حکمِ توبہ**
- سفر شروع کرنے سے پہلے سچے دل سے توبہ کریں۔ (معلم 38 کویتیہ سفر/حج:131)
- **طریقۂ توبہ**
- جن گناہوں میں مبتلا ہیں انہیں فوراً چھوڑ دیں۔
- گزشتہ پر ندامت، افسوس ہو اور آیندہ نہ کرنے کا پختہ، پکا عزم ہو بہتر ہے کہ غسل کر کے دو رکعت صلوٰۃ التوبہ بھی پڑھیں۔ (غنیۃ:34)
- حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائی کا اہتمام ابھی سے شروع کر دیں۔ (غنیۃ:34 کویتیہ:توبہ)
- عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ) میں جو کوتاہی ہوئی اس کی قضا وتلافی شروع کر دیں صرف زبانی توبہ واستغفار کافی نہیں۔ (معلم 38 کویتیہ/توبہ:17 قضاء الفوائت)
- کسی سے لڑائی جھگڑا ہو گیا ہو یا برا بھلا کہہ دیا ہو یا کوئی اور حق تلفی ہو گئی ہو تو ان سے اسی طرح جن سے اکثر سابقہ پڑتا رہتا ہے ان سے بھی معافی مانگیں، کہا سنا معاف کرائیں، صلح

صفائی کر کے دل صاف کریں، خصوصاً والدین، عزیز، رشتہ دار ناراض ہوں تو انہیں راضی کریں۔(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب93)

● کسی کا مالی حق ذمہ میں ہو تو جس قدر ممکن ہو اسے ادا کریں، اہلِ حق زندہ نہ ہوں تو ان کے ورثاء کو ادا کریں، ورثاء معلوم نہ ہوں تو حق والوں کی طرف سے اتنا مال صدقہ کریں۔

اگر فوری ادائیگی مشکل ہو تو مناسب انتظام کریں مثلاً وصیت لکھ دیں کہ فلاں فلاں کو اتنا اتنا دینا ہے اور اپنے لین دین کا سارا حساب کسی قابل اعتماد شخص کے سپرد کریں۔

(ایضاً،معلم 40-38 کویتیہ حج:131)

9) عبادت کا مزاج بنا کر جائیں

حج یا عمرہ پر جانے سے پہلے ہی عبادت کا مزاج بنائیں، تکبیر اولیٰ سے نمازیں، ذکر، تلاوت، تمام نوافل، جانے سے پہلے ہی ان کا اہتمام شروع کر دیں، یہ نہ سوچیں کہ وہاں جا کر عبادت شروع کریں گے، اگر پہلے سے یہ مزاج نہ بنایا تو وہاں کا قیمتی وقت بازاروں اور ہوٹلوں میں گزرے گا۔

دوران حج وعمر کرنے نہ کرنے کے 6 کام

1.سفرِ حج میں کثرت سے ذکر، دعا و مناجات کریں

● حج کے تمام اعمال ہے ہیں اللہ کی یاد کے لیے، ایام منیٰ کے بارے میں فرمایا: اللہ کو گنتی کے (ان چند) دنوں میں (جب تم منیٰ میں مقیم ہو) یاد کرتے رہو(بقرۃ:203)

● مزدلفہ کے بارے میں فرمایا: پھر جب تم عرفات سے روانہ ہو تو مشعر حرام کے پاس (جو

مزدلفہ میں واقع ہے) اللہ کا ذکر کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جس طرح اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔(بقرۃ:198)

● حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: ابوحفص! ذکر کرنے والے ساری خیر و بھلائی لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو۔(مسند احمد:483/3)

● حج کے بعد بھی اللہ کے ذکر کا حکم ہے، فرمایا: پھر جب تم اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا اس طرح ذکر کرو جیسے تم اپنے باپ داداؤں کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ ذکر کرو(بقرۃ:199)

● طواف کے بارے میں فرمایا کہ طواف نماز کی طرح کی عبادت ہے اور نماز اللہ کے ذکر اور یاد ہی کے لیے ہے(طہ:14)(معارف الحدیث:432/4، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن دارمی)

● رمی، صفا و مروہ کی سعی بھی اللہ کے ذکر کے لیے ہے، حدیث میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمرات پر کنکریاں پھینکنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اور پھیرے لگانا (لہو و لعب کی باتیں نہیں ہیں بلکہ) یہ ذکر اللہ کی گرم بازاری کے وسائل ہیں۔(معارف الحدیث سے 437/4: جامع ترمذی، سنن دارمی)

● پھر ذی الحجہ کا پہلا عشرہ اور ایام تشریق (11، 12، 13 ذی الحجہ) بھی اللہ کے ذکر کے

ایام ہیں، فرمایا: اور چند مقرر دنوں میں اللہ کا نام لیں (حج:28) کئی مفسرین کے نزدیک ان مقرر دنوں سے ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے جس میں اللہ کے ذکر کی خاص فضیلت و اہمیت ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔ (مسلم رقم:1141)

● پھر سفرِ حج میں آپ ﷺ نے بہت کثرت سے دعائیں کی ہیں چنانچہ طواف کے دوران آپ نے اپنے رب سے دعا کی، صفا و مروہ پر کھڑے ہونے کے وقت دعا کی اور عرفہ کے دن تو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر فقیروں کے کھانا مانگنے کی طرح دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر زوال کے بعد نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہو کر سورج غروب ہونے تک گڑگڑا کر روتے ہوئے بہت لمبی دعا کی اور مزدلفہ کے دن مشعر الحرام میں اول وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اچھی طرح روشنی ہونے تک رو رو کر دیر تک دعا کی اور ایام تشریق میں پہلے اور دوسرے شیطانوں کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بہت دیر تک دعا کی، ابن القیمؒ نے فرمایا کہ: ''سورۂ بقرہ کی تلاوت میں جتنا وقت لگتا ہے اتنے دیر تک کھڑے ہو کر دعا کی۔''

یہ تو آپ ﷺ کی سوالی دعاؤں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس کی ایک جھلک ہے۔ وگرنہ ثناء اور ذکر والی دعاؤں کا سلسلہ تو مدینہ منورہ سے نکلنے کے بعد سے لے کر واپس لوٹنے تک ختم نہیں ہوا اور سوار اور پیدل بلکہ ہر حال میں تلبیہ، تکبیر، تہلیل، تسبیح اور تحمید کے ساتھ کثرت سے تعریف کرتے۔ (حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار بعدانی:40)

لہٰذا سفر حج کے اوقات خوب کثرت سے اللہ کا ذکر، دعا، مناجات میں گزاریں، کوئی لمحہ غفلت کا نہ ہو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے خوب اللہ کا ذکر کریں موقع موقع کی مسنون دعائیں پڑھیں،

اعمالِ حج (طواف، سعی وغیرہ) ہیں جو دعائیں حضور ﷺ سے منقول ہیں وہ یاد ہوں تو ان کا بھی اہتمام کریں۔ (کیا کیا ذکر واذکار کرنے ہیں اس کے لیے دیکھیں: دستور العمل: 71)

2.سفرِ حج میں کثرت سے تلبیہ پڑھیں

● ایک صحابی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ حاجی کی کیا شان ہونی چاہیے؟ حضور ﷺ نے فرمایا بکھرے ہوئے بالوں والا، میلا کچیلا ہونا چاہیے

پھر دوسرے صحابیؓ نے سوال کیا کہ حج کون سا افضل ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جس میں خوب (لبیک کے ساتھ) چلانا ہو اور (قربانی کا) خون بہانا ہو۔

(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم مشکوٰۃ/مناسک: رقم 2527)

● خلاد بن سائب تابعی اپنے والد سائب بن خلاد انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔

(مئوطا امام مالک، معارف الحدیث: 409/4 جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن دارمی، ابن ماجہ، فضائل حج: 69)

● حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان بندہ جب (حج یا عمرہ کا) تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں جو پتھر، درخت، ڈھیلے وغیرہ (الغرض جو بھی مخلوق ہوتی ہے وہ بھی اس بندہ کے ساتھ لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح سلسلہ زمین کے منتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ، معارف الحدیث: 409/4، فضائل حج: 20)

3.سفرِ حج میں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں

● حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیکی والے حج کا

بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے، آپ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا اور اس کی نیکی کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (حج کی نیکی) لوگوں کو کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا ہے۔

(احمد، طبرانی، ترغیب:165، فضائل حج:16)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ حج کی نیکی کھانا کھلانا اور لوگوں کو کثرت سے سلا کرنا ہے۔(احمد، بیہقی)

- **کھانا کھلائیں**

آٹھویں ذی الحجہ کو آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے ہو کر نحر کیے اور حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ ان سب کے گوشت، کھال اور زینوں کو مساکین میں تقسیم کر دیا جائے۔ (حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار للبعدانی:57)

- دسویں ذی الحجہ (یوم النحر) کو حضور ﷺ نے بکریوں کا ایک ریوڑ لوگوں میں تقسیم کیا۔

(حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار للبعدانی:57)

- **نرم گفتگو کریں**

آپ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کی غلطی پر سخت کلامی اور سختی نہیں فرماتے تھے بلکہ اگر وہ ناواقف ہوتے تو سختی کی بجائے تعلیم دینے کی کوشش فرماتے اور غلطی کی اصلاح اور موقف اور طرز عمل کی تصحیح کرنے کا اہتمام فرماتے اور غلطی کرنے والے کو اس کی غلطی پر باقی نہیں رکھتے۔

سفر حج میں جب حضور ﷺ نے جن صحابہؓ کے پاس قربانی کے جانور نہیں تھے ان کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا (کہ ابھی احرام کھول دیں پھر حج کا احرام باندھیں، اس پر صحابہؓ نے فرمایا) پھر تو ہم بیوی سے قربت کے بعد عرفہ میں آئیں گے (یعنی اتنا آسان حج کہ 8 ذی الحج تک سب حلال) اس پر آپ ﷺ نے ان صحابہؓ سے بحث نہیں فرمائیبلکہ اس کے بدلہ میں آپ نے ان کی دل جوئی کی اور ان کے حقوق میں جو افضل اور بہتر تھا اس کی طرف ان

کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: تحقیق تم جانتے ہو کہ میں تم سب میں زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ تم میں سچ بولنے والا اور تم میں سب سے زیادہ نیک ہوں اگر میرے پاس قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا پس تم اپنے احرام کھول دو اگر میں وہ بات پہلے جان لیتا جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی تو میں اپنے ساتھ ہدی کے جانور نہ لاتا۔ (''بعدانی''از شیخ فضل بن علی: 157، حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

● ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت فضل ؓ کو سرزنش نہیں کی جب وہ خثیمہ عورت کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان کے بار بار دیکھنے کے باوجود آپ ﷺ نے صرف ان کے چہرے کو پھیرنے پر اکتفاء کیا۔ (''بعدانی''از شیخ فضل بن علی: 158، حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

● اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ان دو شخصوں پر سختی نہیں کی جن دونوں نے اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی تھی اور لوگوں کے ساتھ جماعت کی نماز میں شریک نہیں ہوئے تھے بلکہ آپ نے صرف ان دونوں کی ایسی تعلیم پر اکتفاء فرمایا جو (ان دونوں کے حق میں بہتر تھا اور اس سے ان کا تردد دور بھی ہوا)

(''بعدانی''از شیخ فضل بن علی: 158، حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

● اور ان میں سے یہ بھی کہ ایک دفعہ آپ ﷺ حج کے دوران صدقہ تقسیم کر رہے تھے کہ دو آدمی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور اس میں سے کچھ صدقہ مانگا آپ ﷺ نے سر تا پیر ان کا بغور جائزہ لیا اور جب دیکھا کہ یہ دونوں مضبوط جسم کے مالک اور جوان ہیں تو فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم کو دے دوں لیکن یہ سن لو کہ طاقتور آدمی کے لیے جو کما سکتا ہو اور مالدار شخص کے لیے لینا جائز نہیں ہے۔ (''بعدانی''از شیخ فضل بن علی: 58، حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

آپ نے ان کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ صدقہ کے مال سے نہ لینے کو پسند کرنے لگے، آپ کا

یہ فعل تحمل اور بردباری کی انتہاء اور حکمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا تھا۔ (البعدانی:58)

● **تواضع وعاجزی اختیار کریں**

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے پرانے کجاوے پر حج فرمایا اور کجاوے پر ایک چادر تھی جس کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی اس کے باوجود آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی اے اللہ مجھے ایسے حج کی توفیق عطا فرما جس میں نہ ریا ہو اور نہ شہرت (جامع ترمذی، حیاۃ الصحابہ:744/2)

● **خادم بن کر رہیں**

آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس ؓ کو لوگوں کو پانی پلانے کی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت دی اور جب آپ ﷺ حاجیوں کو پانی پلانے والوں کے پاس پانی پلاتے وقت تشریف لائے تو آپ نے فرمایا:

اعملوا فانکم علی عمل صالح

تم کام کرتے رہو کیونکہ بے شک تم ایک اچھے کام میں مصروف ہو۔ (البعدانی:154)

● حضرت سہل بن سعد ؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں جماعت (یعنی سفر کرنے والوں) کا امیر سردار ان کا خادم ہے لہٰذا جو شخص ان سفر کرنے والوں کی خدمت میں سبقت لے گیا اس کے مقابلہ میں کوئی شخص شہادت کے علاوہ اور کسی عمل کے ذریعہ سبقت نہیں لے جا سکتا۔ (مشکوۃ: رقم 3924، مظاہر:756/3)

● حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو اسے چاہیے کہ نفع پہنچائے۔ (مشکوۃ: رقم 4528 طب والرقی، فصل اول، مظاہر:247/4)

● سفر حج میں امیر کی اطاعت، ساتھیوں کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کریں، فتنہ وفساد سے بچیں

● حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جہاد دو طرح کا ہوتا ہے چنانچہ جس شخص نے اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیے جہاد میں شرکت کی امام (یعنی امیر، ذمہ دار) کی اطاعت کی اپنے پاک مال اور اپنی پاک جان کو اللہ کی راہ میں صرف کیا اور اپنے شریک کار سے اچھا معاملہ رکھا اور فتنہ وفساد کرنے سے بچتا رہا یعنی لوٹ مار کرنے ویرانی پھیلانے اور خیانت کرنے کے ذریعہ حدود شریعت سے تجاوز نہیں کیا تو اس کا سونا اور اس کا جاگنا سب کچھ اجر وثواب کا موجب ہے اور جس شخص نے بطریق فخر یعنی ناموری اور دکھانے سنانے کے لیے جہاد کیا، امام کی نافرمانی کی اور روئے زمین پر فتنہ وفساد پھیلایا تو وہ کوئی بدلہ لے کر واپس نہیں آئے گا یعنی اس طرح کے جہاد سے نہ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور نہ اس کو کوئی ثواب ملے گا۔ (رواہ مالک/ ابوداؤد/ نسائی، مظاہر حق: 721/3، مشکوۃ: رقم 3845، الجہاد/ الفصل الثانی)

4.سفر حج میں تمام اعمال سکون ووقار سے کریں، جلد بازی سے اجتناب کریں

● سفر حج کے تمام اعمال مکمل سکون، اطمینان اور وقار سے ادا کریں جلد بازی سے اجتناب کریں، افعال حج کو بوجھ سمجھنا، سر سے اتارنے کی فکر گویا ایک مشقت ہے ان سے نجات حاصل کرنا ہے ایسا نہ ہو بلکہ خشوع وخضوع، دھیان تضرع سے اعمال حج کو ادا کریں۔

● حضرت ابن عباسؓ کے بارہ میں منقول ہے کہ وہ عرفہ کے دن (عرفات سے منیٰ کی طرف) واپسی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے چنانچہ (ان کا بیان ہے کہ راستہ میں) آنحضرت ﷺ نے اپنے پیچھے (بلند آوازوں کے ساتھ جانوروں کو ہانکنے اور اونٹوں کے مارنے کا) شوروشغب سنا تو

آپ ﷺ نے اپنے کوڑے سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا (تاکہ لوگ متوجہ ہو جائیں اور آپ ﷺ کی بات سنیں) اور فرمایا: لوگو! آرام واطمینان کے ساتھ چلنا تمہارے لیے ضروری ہے کیونکہ دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ، حج/الدفع من عرفۃ والمزدلفۃ)

تشریح: ''دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔'' کا مطلب یہ ہے کہ نیکی صرف اپنی سواری کو دوڑانے ہی میں نہیں ہے بلکہ نیکی کا اصل تعلق افعال حج کی ادائیگی اور ممنوعات سے اجتناب و پرہیز سے ہے۔ حاصل یہ ہے کہ نیکیوں کی طرف جلدی ومسابقت اگرچہ پسندیدہ اور اچھی چیز ہے لیکن ایسی جلدی ومسابقت پسندیدہ نہیں ہے جو مکروہات تک پہنچا دے اور جس پر گناہ کا ترتب ہو۔ (مظاہر حق: 678/2)

● حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (منیٰ کے لیے) مزدلفہ سے چلے تو آپ ﷺ کی رفتار میں سکون ووقار تھا اور آپ ﷺ نے دوسرے لوگوں کو بھی سکون واطمینان کے ساتھ چلنے کا حکم دیا، ہاں میدانِ محسر میں آپ ﷺ نے اونٹنی کو تیز رفتاری کے ساتھ گزارا۔
(مشکوٰۃ، حج/الدفع من عرفۃ والمزدلفۃ)

● اعضاء اور جوارح کے سکون اور وقار سے دل میں عاجزی اور انکساری ہونا اور عبادت میں دل کا حاضر ہونا نظر آتا ہے کیونکہ ظاہر باطن کی خبر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے حج میں دونوں چیزوں کو جمع کیا ہے حضور نبی کریم ﷺ حاضر قلب تھے، حج کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول نہیں تھے، اپنے رب کے سامنے عاجزی کرنے والے اور اس کے سامنے جھکنے والے اور اشکبار آنکھوں سے روتے ہوئے لمبے قیام کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو دعاؤں کے لیے اٹھاتے ہوئے کثرت سے مناجات اور التجا کرنے والے تھے۔

● حضرت جابرؓ نے نبی کریم ﷺ کے طواف کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

حضور ﷺ نے حجرِ اسود سے طواف کی ابتداء کی اور اس کا استیلام کیا جبکہ آپ کی دونوں آنکھیں رونے کی وجہ سے آنسوؤں سے تر ہو گئیں تھیں۔

(''بعدانی''از شیخ فضل بن علی:47،حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

● حضرت سالمؒ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں: حضور ﷺ جمرہ اولیٰ کی رمی کر کے تھوڑا آگے بڑھ جاتے اور پہاڑ سے نیچے کی طرف اتر جاتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر کافی دیر تک اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پھر جمرہ وسطیٰ کی رمی کرتے اور اس کے بعد دائیں جانب وادی کی طرف ہو جاتے اور کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر رو بہ قبلہ ہو کر دعا مانگتے پھر بطن وادی سے جمرہ ذات عقبہ کی رمی کرتے اور اس کے پاس ٹھہرتے تھے۔

(''بعدانی''از شیخ فضل بن علی:47،حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

● حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے قربانی کے دن آخری حصہ میں اس وقت فرض طواف کیا جب کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، اس کے بعد منیٰ میں واپس آ گئے اور منیٰ میں ایام تشریق (یعنی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخوں) کی راتیں بسر کیں، ان ایام میں آپ ﷺ جمروں پر اس وقت کنکریاں مارتے جب دوپہر ڈھل جاتی، ہر جمرہ پر سات سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے اور پہلے دوسرے جمرہ (یعنی جمرۂ اولیٰ و جمرۂ وسطیٰ) پر دعا و اذکار کے لیے دیر تک ٹھہرتے اور اس وقت مختلف دعاؤں اور عرض حاجات کے لیے تضرع اختیار کرتے اور پھر (جب) تیسرے جمرہ (یعنی جمرہ عقبہ) پر کنکریاں مارتے تو اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔''

(ابوداؤد، مشکوۃ:2676،مظاہر حق:715/2)

5. سفرِ حج میں حرمین، مقامات مقدسہ اور تمام شعائر کی تعظیم وادب کا اہتمام کریں

● **شعائر کا تعارف:** شَعَائِر جمع ہے شَعِیرَۃٌ کی جس کے معنیٰ ہیں وہ علامات جن کو دیکھ کر کوئی دوسری چیز یاد آجائے۔

پس جو چیزیں کسی خاص مذہب یا جماعت کی خاص علامات سمجھی جاتی ہوں وہ اس کے شعائر کہلائیں گے۔ (معارف القرآن: 663/6)

اسلامی شعائر ان خاص اعمال، عبادتوں، احکام، مقامات (خاص طور سے جن مقامات پر حج کی عبادات ہوتی ہے) کو کہا جائے گا جو دینِ اسلام کی پہچان ہوں جن کو عرف میں اسلام یا مسلمان ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہو۔

(معارف القرآن: 663/6، آسان ترجمہ قرآن: حج 32، بقرۃ: 158، حج: 36)

● **شعائر کی تعظیم:** ہم مسلمانوں کو اسلامی شعائر کی تعظیم ادب واحترام کا حکم دیا گیا ہے اور بے ادبی اور بے حرمتی سے منع کیا گیا ہو۔

(1) وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (الحج: 32)

اور جو شخص اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ بات دلوں کے تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔

فائدہ: تقویٰ اور فجور کا منبع دل ہے۔ اعضاء و جوارح ان کے آثار کے مظہر ہیں دل میں جس درجہ کا تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت ہوگی اسی درجہ کی تعظیم اعضاء و جوارح سے سرزد ہوگی۔

(2) وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (حج:30)

اور جو شخص ان چیزوں کی تعظیم کرے گا جن کو اللہ نے حرمت دی ہے (یعنی کعبہ، مسجد حرام، حرم شریف، صفا و مروہ، منیٰ، عرفات وغیرہ) تو اس کے حق میں یہ عمل اس کے پروردگار کے نزدیک بہت بہتر ہے۔ (تفسیر عثمانی، ابو مسعود)

(3) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ (المائدۃ:2)

اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔

نوٹ: جن مقامات (کعبہ، صفا و مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات) پر حج کی عبادت مقرر کی گئی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے خصوصی شعائر میں داخل ہیں اور ان کی تعظیم ایمان کا تقاضا ہے۔

حرمین شریفین کے خصوصی آداب و احکام

(1) حرم کی تعظیم ہی میں امت کی حفاظت ہے:

- حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت جب تک اس حرم مقدس کا پورا احترام کرتی رہے گی اور اس کی حرمت و تعظیم کا حق ادا کرے گی خیریت سے رہے گی اور جب اس میں یہ بات باقی نہ رہے گی برباد ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ)

تشریح: گویا بیت اللہ اور بَلَدُ اللّٰهِ الْحَرَام (مکہ معظمہ) اور پورے علاقہ حرم کی تعظیم و حرمت اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندگی کے صحیح تعلق اور سچی وفاداری کی علامت اور نشانی ہے۔ جب تک یہ چیز اجتماعی حیثیت سے امت میں باقی رہے گی اللہ تعالیٰ اس امت کی نگہبانی فرمائے گا اور وہ دنیا میں سلامتی اور عزت کے ساتھ رہے گی اور جب امت کا رویہ بحیثیت مجموعی اس بارے

میں بدل جائے گا اور خانہ کعبہ اور حرم مقدس کی حرمت وتعظیم کے بارے میں تقصیر اور کوتاہی آجائے گی تو پھر یہ امت اللہ تعالیٰ کی حمایت ونگہبانی کا استحقاق کھودے گی اور اس کے نتیجہ میں تباہیاں اور بربادیاں اس پر مسلط ہوں گی۔ ہمارے اس زمانہ میں سفر کی سہولتوں کی وجہ سے اور بعض دوسری وجوہ سے بھی اگرچہ حج کرنے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے لیکن وہاں ساری دنیا کے جو مسلمان آتے ہیں ان کا طرز عمل بتاتا ہے کہ بیت اللہ اور حرم مقدس کے آداب واحترام کے لحاظ سے امت میں بحیثیت مجموعی بہت بڑی تقصیر آگئی ہے اور بلاشبہ یہ بھی ان اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے جن کی وجہ سے امت مشرق ومغرب میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نگہبانی سے محروم کردی گئی ہیں۔ (معارف الحدیث: کتاب الحج:445/4)

● حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل مکہ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک حرم کو حل نہ سمجھنے لگے۔ (اخبار مکہ للفاکہانی، باسناد حسن)

(2) حرم میں گناہ کے ارادہ پر بھی سزا ہے (کویتیۃ: حرم/21)

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (حج:25)

اور جو اس میں ٹیڑھی راہ چاہے، شرارت سے، اسے ہم ایک دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(3) حرم کے گناہوں کا وبال بھی دوسری جگہوں کے مقابلے میں زیادہ ہے

(کویتیۃ: حرم:24، فضائل حج:96، فصل 6)

(4) حدود حرم میں ہر شخص کو داخلہ کی/ٹھہرنے کی اجازت نہیں

● بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک کسی کافر، مشرک کو حرم میں رہائش کی اجازت دینا جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (توبہ:28،کویتیہ:7)

اے ایمان والو! مشرک لوگ تو سراپا ناپاکی ہیں لہٰذا وہ اس سال

کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔

- اور بہت سے علماء کے نزدیک تو کافر، مشرک کے لیے حرم میں داخلہ کی بھی گنجائش نہیں۔ (کویتیہ: حرم:7)

(5) حدود حرم میں بغیر یونیفارم (احرام) کے داخلہ کی اجازت نہیں جو آئے نہا دھو کر صاف ہو کر آئے

- جو حرم میں داخل ہو تو حرم کی تعظیم میں اس پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے، اگر میقات سے بغیر احرام باندھے آگے آئے گا تو گناہ گار ہوگا، جرمانہ بھی دینا ہوگا۔ (معلم:104،مسئلہ نمبر1،معلم:129،مسئلہ نمبر2)

(6) حدود حرم میں (یعنی شاہی محل کے آس پاس) کسی کو شکار کی، جنگ وقتال کی، درخت کاٹنے، درختوں کے پتے جھاڑنے کی اجازت نہیں۔ (معارف:446/4،کویتیہ: حرم:2)

- ان سب چیزوں کو ادب واحترام کے خلاف گناہ گارانہ جسارت قرار دیا گیا ہے اور ایسا کرنے پر جرمانہ بھی ہوگا۔ (معارف الحدیث:445/4،کویتیہ: حرم13-10)
- حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب تم حرم میں داخل ہو تو تم نہ کسی کو دھکا دو نہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ، نہ بھیڑ بھاڑ کرو۔ (اخبار مکہ للفاکہانی باسناد حسن)

(7) جو حرم کے حقوق وآداب بجا نہ لاسکے اس کے لیے وہاں رہائش اختیار کرنا مکروہ ہے۔ (کویتیہ: حرم23،فضائل حج:101،فصل)

- ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام اعظم ابوحنیفہؒ ان حالات (بے ادبیوں) کو دیکھتے جن کو ہم اپنے زمانہ (1014ھ) میں دیکھ رہے ہیں تو وہاں کی رہائش کے حرام ہونے کا فتویٰ دیتے۔ (فضائل حج:102)

(8) مدینہ منورہ کے حدود میں بھی شکار کرنا، جنگ وقتال کرنا، درختوں کو کاٹنا، پتوں کو جھاڑنا خلاف ادب ہے اگرچہ حرم مکی کی طرح حرام نہیں (معلم:333،فضائل حج:175،فصل 10)

● حضرت سعدؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسا پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

● مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا حق تعالیٰ شانہ اس کو آگ میں اس طرح پگھلا دیں گے جس طرح آگ میں راگ پگھلتا ہے یا پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

● حضرت جابرؓ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ وہ شخص برباد ہو جائے جو رسول اللہ ﷺ کو ڈراتا ہے ان کے صاحبزادے نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا وصال ہو چکا حضور ﷺ کو کوئی شخص کس طرح ڈرا سکتا ہے تو حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ اس چیز کو ڈراتا ہے جو میرے پہلو کے درمیان ہے (یعنی میرے دل کو)۔

● ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کو ڈرائے اللہ جل شانہ اس کو ڈرائے۔

● حضرت عبادہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ اے اللہ جو شخص مدینہ والوں پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے تو اس کو ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور ساری دنیا کی لعنت، نہ اس کی فرض عبادت مقبول، نہ نفل عبادت مقبول۔ (فضائل حج:182)

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مدینہ اپنے فاسد اور خراب عناصر کو اس طرح باہر نہ پھینک دے گا

جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔(صحیح مسلم)

● حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کے (حرم) ہونے کا اعلان کیا تھا (اور اس کے خاص آداب واحکام بتائے تھے) اور میں مدینہ کے (حرم) قرار دیئے جانے کا اعلان کرتا ہوں، اس کے دونوں طرف کے دروں کے درمیان پورا رقبہ واجب الاحترام ہے، اس میں خوں ریزی نہ کی جائے۔ کسی کے خلاف ہتھیار نہ اٹھایا جائے (یعنی اسلحہ کا استعمال نہ کیا جائے) اور جانوروں کے چارے کی ضرورت کے سوا درختوں کے پتے بھی نہ جھاڑے جائیں۔(صحیح مسلم)

● حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں حرم قرار دیتا ہوں مدینہ کے طرف کے سنگتانی کناروں کے درمیان کے علاقہ کو (یعنی اس واجب الاحترام ہونے کا اعلان کرتا ہوں، اور حکم دیتا ہوں کہ) اس کے خاردار درخت کاٹے نہ جائیں اور اس میں رہنے والے جانوروں کو شکار نہ کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔اسی سلسلے میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ (بعض اشیاء کی کمی اور بعض تکلیفوں کے باوجود) مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے، اگر وہ اس کی خیر وبرکت کو جانتے (تو کسی تنگی اور پریشانی کی وجہ سے اور کسی لالچ میں اسکو نہ چھوڑتے) جوکوئی اپنی پسند اور خواہش سے اسکو چھوڑ کے جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اپنے کسی ایسے بندے کو بھیج دیگا جو اس سے بہتر اور افضل ہوگا۔ (یعنی کسی کے اس طرح چلے جانے سے مدینہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی بلکہ وہ جانے والا ہی اس کی برکات سے محروم ہو کر جائے گا) اور جو بندہ مدینہ کی تکلیفوں، تنگیوں اور مشقتوں پر صبر کر کے وہاں پڑا رہے گا میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا یا اس کے حق میں شہادت دوں گا۔(صحیح مسلم)

● سفر حرمین اور کوتاہیاں

(1) گناہوں سے پرہیز نہ کرنا:

1) نگاہوں کی حفاظت نہ کرنا، برے خیالات جذبات میں مشغول ہوجانا

2) نامحرموں سے میل جول، خلوت وتنہائی، اختلاط، مستی مذاق کرنا، موویز، تصویریں بنانا، دیکھنا، عورتوں کا پردہ کا اہتمام نہ کرنا

3) فرائض وواجبات کوترک کردینا، نمازیں چھوڑنا، حج وعمرہ کے اعمال میں فرائض وواجبات ممنوعات کا خیال نہ رکھنا

4) بحث ومباحثہ، شکوے شکایتیں (خاص کر اہل حرمین کی) لڑائی جھگڑے کرنا، غیبتیں کرنا، غیبتیں سننا، اپنے عمل، رویوں، سوءِمعاشرت سے لوگوں کو اذیت وتکلیف پہنچانا

5) کثرتِ عبادت کی وجہ سے خود پسندی، عجب میں مبتلا ہوجانا، دوسروں کو حقیر سمجھنا

6) مسجد حرام، مسجد نبوی، روضہ اقدس کے آداب کا خیال نہ کرنا، چیخ وپکار، دھکم پیل، بھاگنا دوڑنا، ہنسی مذاق، فضول گپیں، بحث ومباحثہ کرنا، بجائے اعمال کے تصویریں، موویز بنانے میں لگنا دوسروں کو لگانا، کعبہ کی طرف پیر پھیلانا، محفلیں لگا کر اونچی آوازوں میں باتیں کرنا، ٹولیاں بنا کر اونچی اونچی آواز میں ذکر ومناجات کرنا، موبائل فون پر اونچی آواز سے گفتگو کر کے دوسروں کی عبادت میں، یکسوئی میں خلل ڈالنا۔

(2) عبادات اور اعمال کے بجائے دیگر چیزوں میں مشغول ہونا

1) حالاتِ حاضرہ ملکی یا بین الاقوامی خبریں دیکھنا، سننا، پوچھنا، تبصرے کرنا

2) فضول وبیکار بحث ومباحثہ، دنیاوی گفتگو میں لگنا

3) بجائے حرمین میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کے ہوٹلوں، بازاروں، مارکیٹوں میں

بے کار گھومنا یا اپنے ہوٹل میں پڑے رہنا، مردوں کا نمازوں کو چھوڑ دینا

4) اپنے یا رشتہ داروں کے لیے غیر ضروری خریداری کرنا جبکہ حرمین شریفین کی سوغات صرف کھجور، زمزم ہے

(3) عبادات میں غفلت، سستی ولا پروائی کرنا

1) عمرہ وطواف، ذکر وتلاوت، دعا ودرود، نوافل، جماعت کی نماز، تکبیر اولیٰ وغیرہ کا اہتمام نہ کرنا کہ کبھی کرلیا کبھی چھوڑ دیا

2) ان اعمال کو یکسوئی و دھیان، شوق ورغبت، خشوع وخضوع سے نہ کرنا، سنت طریقوں کا اہتمام نہ کرنا، فضائل وثواب کو سامنے نہ رکھنا، جلد بازی کرنا، بوجھ سمجھ کر کرنا، دوسروں کو بتانے کے لیے تعداد بڑھانا.

6.سفر حج میں ہر عمل سنت کے مطابق کرنے کا اہتمام

- حج وعمرہ کے تمام اعمال (طواف، سعی، وقوفِ عرفہ ومزدلفہ، رمی، قربانی وغیرہ) کو سنت کے مطابق کرنے کا اہتمام کریں۔ (کویتیہ حج:133)

جو شخص حضور ﷺ کے حج کے احوال پر اچھی طرح غور وفکر کرے گا تو اس پر یہ بات آشکارا ہوجائے گی کہ دورانِ حج آپ کی تمام تر توجہ اور سعی بلیغ یہ تھی کہ حج کے تمام افعال بطریقۂ اتم ادا کیے جائیں اور عزیمت کو چھوڑ کر رخصت پر عمل نہ کیا جائے الا یہ کہ کوئی مصلحت ایسی موجود ہو جو رخصت اور غیر افضل پر عمل کرنے کو راجح قرار دے تو اس صورت میں آپ ﷺ رخصت اور غیر افضل پر عمل پیرا ہوتے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی سوار ہوکر کرنا، حضور ﷺ یہ چاہتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھیں اور حج کے بارے میں

سوالات کریں اور حضور ﷺ سے حج کا طریقہ سیکھیں اور اس ہجوم کی وجہ سے چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرنا۔ (''بعدانی'' از شیخ فضل بن علی: 51، حج اور نبی کریم ﷺ کا حسین کردار)

اسی طرح اس بات کی کوشش کریں کہ پورے سفر میں کوئی کام سنت کے خلاف نہ ہو، کھانا پینا، سونا جاگنا، سفر کرنا، مسجد میں آنا جانا ہر عمل سنت کے مطابق ہو۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پہچاننے والے اور اللہ تعالیٰ کو حج وعمرہ اور دیگر اعمال میں کون سا طریقہ پسند ہے اس کی سب سے زیادہ معرفت حضور ﷺ کو تھی، جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل حضور ﷺ نے کی ہے اس سے بہتر کوئی کر نہیں سکتا لہٰذا جس کا حج وعمرہ جتنا زیادہ حضور ﷺ کے حج وعمرہ کے مشابہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو پسند اور باعث ثواب ہوگا

نیز حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور محبوب کی ادائیں بھی محبوب ہوتی ہیں لہٰذا جو جتنا زیادہ سنتوں پر چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کو اتنا ہی محبوب ہوگا اور یہ سفر ہے ہی اللہ کا محبوب بننے کے لیے۔

● طریقہ

● ہر عمل سے پہلے کچھ وقت نکال کر اہتمام سے اس عمل کا طریقہ، سنتیں کتاب سے دیکھ لیں آپس میں اس کا مذاکرہ کرلیں مثلاً 10 ذی الحجہ کو رمی کرنی ہے تو 9 ذی الحجہ کو مزدلفہ میں بھی کتاب سے اس کا طریقہ دیکھ لیں، اسی طرح ہر عمل سے پہلے کریں۔

● حج وعمرہ کے علاوہ دوسری چیزوں کی سنتوں کو جاننے کے لیے ''علیکم بسنتی'' اور ''ایک مسلمان کیسے زندگی گزارے'' کا مطالعہ کرتے رہیں اور مسنون دن گزاریں، سفر حج وعمرہ کے یہ ایام اگر مسنون طریقے سے گزار دیے تو ان شاء اللہ پوری زندگی سنور جائے گی۔

نوٹ: اجتماعی یا انتظامی امور کی وجہ سے اگر گروپ لیڈر کی طرف سے کسی عمل کے لیے کوئی وقت، کوئی جگہ متعین کردی جائے تو پھر اسی کی رعایت کریں۔

● حضرت عبدالعزیز ابن رفیع (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے عرض کیا کہ آپ رسول کریم ﷺ کے متعلق اس بارہ میں جو کچھ جانتے ہیں، مجھے بتائیے کہ آپ ﷺ نے ترویہ کے دن (یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو) ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ''منیٰ میں'' عبدالعزیز (کہتے ہیں کہ میں نے) پھر حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ''آپ ﷺ نے نفر کے دن (یعنی ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ کو) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟'' تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ''ابطح میں'' پھر حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ''تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے سردار کرتے ہیں۔''

(بخاری ومسلمؒ، مشکوۃ:2665، مظاہر حق:709/2)

● حضرت وبرہؒ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ میں (گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو) رمی جمار کس وقت کروں؟'' تو انہوں نے فرمایا کہ ''جس وقت تمہارا امام رمی کرے، اسی وقت تم بھی رمی کرو، میں نے ان کے سامنے پھر یہ مسئلہ رکھا (یعنی میں نے ان سے رمی کے وقت کی مزید وضاحت چاہی) انہوں نے فرمایا ''ہم رمی کے وقت کا انتظار کرتے تا آنکہ جب دوپہر ڈھلتی تو ہم کنکریاں مارتے۔''

(بخاری، مشکوۃ:2660، مظاہر حق:706/2)

حاجی اور معتمر کے لیے دستور العمل (برائے مکہ مکرمہ)

حرم کی ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہی لہٰذا اس وقت تو غنیمت جانیں اور بہت زیادہ اس کی قدر کریں۔

(کوئیتیہ حرم/23 المسجد الحرام/9 فضائل حج 121-52)

- صبح اٹھتے ہی تحیۃ الوضو، تہجد کا اہتمام کریں۔

(1) تحیۃ الوضو کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نماز فجر کے وقت حضور اقدس ﷺ نے (حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرمایا کہ اے بلال! اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا کون سا عمل تم نے کیا ہے جس کے بارے میں تم بہ نسبت دوسرے اعمال کے (اللہ کی رضا کی) زیادہ امید رکھتے ہو کیونکہ میں نے اپنے آگے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے تو کوئی عمل اس سے بڑھ کر زیادہ امید دلانے والا نہیں کیا جب کبھی بھی کسی وقت رات میں یا دن میں وضو کیا تو اس وضو سے کچھ نہ کچھ اپنے مقدر کی نماز ضرور پڑھی۔ (بخاری رقم 1081)

ایک حدیث میں یوں ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے (سنتوں کا خیال رکھے اور پانی خوب دھیان سے سب جگہ پہنچائے) پھر کھڑے ہو کر اس طرح دو رکعت نماز پڑھے کہ ظاہر و باطن کے ساتھ ان دو رکعتوں کی طرف متوجہ رہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گی۔ (مسلم 345)

(2) تحیۃ المسجد

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اس کو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے (بخاری رقم 425، مسلم رقم 1166) لیکن مسجد الحرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں بلکہ طواف کریں اور اگر کسی وجہ سے ابھی طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو پھر طواف کی بجائے تحیۃ المسجد پڑھیں۔ (غنیۃ: 99، کویتیہ المسجد الحرام / 7)

(3) قیامِ لیل یا تہجد اور اس کی فضیلت

1) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصے میں ہوتا ہے، پس اگر تم سے ہو سکے کہ تم ان بندوں میں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو تم ان میں ہو جاؤ۔ **(ترمذی رقم 3503)**

2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیان رات کی نماز ہے (یعنی تہجد)۔ **(مسلم رقم 1982)**

3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تہجد تم ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قُربِ الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔ (مستدرک للحاکم 1156)

4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور اس نے نماز تہجد پڑھی، اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہیں اٹھی تو اس کے منھ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اس کو بیدار کر دیا۔ اور اسی طرح اللہ کی رحمت ہو اس بندی پر جو رات کو نماز تہجد کے لیے اٹھی اور اس نے نماز ادا کی اور اپنے شوہر کو

بھی جگایا، پھر اس نے بھی اٹھ کر نماز پڑھی، اور اگر وہ نہ اٹھا تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھا دیا۔ (ابوداؤد رقم 1113، نسائی 1592)

نماز تہجد کی قضا اور اس کا بدل:

1. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ ورد سے یا اس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے کہ اس نے پڑھا ہے رات ہی میں۔ (مسلم 1236)

2. رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپ دن کو اس کی بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم 1234)

نوٹ: تہجد میں یہ اعمال کیجیے:

(1) لمبی لمبی نوافل **(2)** استغفار اپنے اور پوری امت کے لیے

(3) لمبی دعا **(4)** قرآن کی تلاوت دیکھ کر کرنا

(4) فجر کی نماز کے بعد حضور ﷺ کا معمول

نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ اکثر فجر کی نماز پڑھ کر اپنے مصلے پر تشریف رکھتے یہاں تک کہ سورج خوب چڑھ جاتا۔ (مسلم 1075)

- تمام فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار کا اہتمام کریں۔ نیز فجر کے بعد تلاوت اور پھر ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی اور ایک درود شریف اور ایک استغفار کی پڑھ لیں اور صبح کی مسنون دعائیں بھی پڑھ لیں، ہمت ہو تو طواف بھی کریں۔

(5) اشراق کی نماز

1) فضیلت: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر (مسجد میں) بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور عمرے کے مثل اجر ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پورے حج وعمرے کا۔ پورے حج و عمرے کا۔ پورے حج وعمرے کا۔ (ترمذی 535)

2) تعداد: کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں۔

● اشراق کے بعد حسب ضرورت آرام کرلیں، اس میں بھی اتباع سنت کا خیال رکھیں۔ سوکر اٹھنے کے بعد حرم چلے جائیں حسبِ توفیق طواف کریں، چاشت کی نماز کا بھی اہتمام کریں۔

(6) چاشت کی نماز

☆ **فضیلت:**

1) رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر میں دن کے آخری حصہ تک تیری کفایت کروں گا۔ (یعنی تمام مسائل حل کروں گا۔) (ترمذی 475)

2) جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی 438)

3) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے جسم کے جوڑوں کی طرف سے (بطور شکریہ روزانہ) صدقہ (کرنا ضروری) ہے (کیونکہ یہ جوڑ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ اگر یہ جوڑ

نہ ہوں تو انسان اٹھ بیٹھ نہیں سکتا یوں ہی تختہ سا پڑا رہ جائے گا) پھر فرمایا کہ صدقہ کے لیے مال ہی ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ **سبحان اللہ** کہنا صدقہ ہے۔ **الحمدللہ** کہنا بھی صدقہ ہے **لا الہ الا اللہ** کہنا بھی صدقہ ہے۔ **اللہ اکبر** کہنا بھی صدقہ ہے اور کسی کو نیک کام کے لیے کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ برائی سے روک دینا بھی صدقہ ہے اور اگر کوئی شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو یہ دو رکعتیں جسم کے جوڑوں کی طرف سے بطور شکر یہ کافی ہوں گی۔ (مسلم 1181)

4) جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیں گے۔ (ترمذی 435)

☆ **تعدادِ رکعات:**

احادیث سے چاشت کے وقت دو، چار، آٹھ، بارہ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے۔ جس قدر ہو سکے، پڑھ لی جائیں۔ حضور ﷺ اکثر چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ (کویتیہ، صلاۃ الضحیٰ: 27-225)

☆ **وقت:**

جب سورج خوب زیادہ اونچا ہو جائے اور دھوپ تیز ہو جائے (تقریباً 9 بجے) اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے پہلے تک یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (کویتیہ، صلاۃ الضحیٰ)

- موقع ملے تو چاشت کے بعد صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔

(7) صلوٰۃ التسبیح

نفل نمازوں میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو

ایک عطیہ دوں؟ کیا میں آپ کو بخشش کروں؟ کیا میں آپ کو بہت مفید چیز سے باخبر کروں؟ کیا میں آپ کو ایسی چیز دوں کہ جب تم اس کو کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، خطائً کیے ہوئے اور جان کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے چھپ کر کیے ہوئے اور ظاہراً کیے ہوئے سب معاف فرمادے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نماز (نفل) صلوٰۃ التسبیح اس طرح سے پڑھ کہ جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکو تو کھڑے کھڑے رکوع سے پہلے (کلمہ سوم) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرْ پندرہ مرتبہ کہو۔ پھر رکوع کرو تو رکوع میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہو۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (قومہ میں) دس مرتبہ پھر سجدہ میں جا کر دس مرتبہ کہو۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر) دس مرتبہ کہو پھر دوسرا سجدہ کرو۔ اور اس (دوسرے سجدہ میں) دس مرتبہ کہو۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور دس مرتبہ کہو۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لو۔ یہ ہر رکعت میں 75 مرتبہ ہوئے (اور چاروں رکعتوں میں ملا کر 300 ہوئے)

یہ ترکیب بتا کر رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ کرو تو جمعہ میں (یعنی ہفتہ بھر میں) ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو عمر بھر میں ایک مرتبہ (تو) پڑھ ہی لو۔ (ابوداؤد رقم 1105، ترمذی صلوٰۃ التسبیح)

☆ **مختصر صلوٰۃ التسبیح:**

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جس کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے۔ بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد پورے ہونے کے لیے مجرب ہے اور مشائخ نے اس کا نام ''چھوٹی صلوٰۃ التسبیح'' رکھا ہے، اس کی صورت یہ ہے:

حضرت ام سلیمؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں وہ قبول ہوگی وہ کلمات یہ ہیں:

سبحان اللہ دس مرتبہ (پڑھیں) **الحمد للہ** دس مرتبہ (پڑھیں) **اللہ اکبر** دس مرتبہ (پڑھیں)۔

(نسائی: 191/1 باب الذکر بعد التشہد)

فائدہ: علامہ مناویؒ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اس کے فوائد جب ملیں گے جبکہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے محض زبان کو حرکت نہ ہو۔

اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء و مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا۔ اس لیے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مغفرت و بخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دعا مانگ سکتے ہیں لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔ (فتاویٰ دار العلوم زکریا: 393/2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ نماز ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔ اور ابوالجواز رحمۃ اللہ علیہ تابعی روزانہ ظہر کی اذان ہوتے ہی مسجد میں آجاتے تھے اور جماعت کھڑی ہونے تک پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالعزیز بن ابی رداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جسے جنت درکار ہو، اسے چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔ ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبتوں اور غموں کے دور کرنے کے لیے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں

نے نہیں دیکھی۔(تحفہ خواتین الصلوۃ رصلوۃ التسبیح حصہ اول)

● چاشت کے بعد جتنا ہو سکے، صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کی تلاوت کریں جن کو نہیں آتا وہ کسی درست تجوید والے سے سیکھیں۔ جب زوال ہوجائے تو چار رکعت نفل سننِ زوال ادا کریں۔

(8) سننِ زوال

حضور ﷺ زوال کے بعد اور ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک (مبارک) گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ اس وقت میرا کوئی عمل بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے۔

موقع ملے تو چاشت کے بعد سننِ زوال کا بھی اہتمام کریں۔(المعجم الکبیر للطبرانی رقم 4036)

● اس کے بعد ظہر وعصر تمام نمازیں مرد تکبیر اولیٰ کے اہتمام کے ساتھ اور عورتیں بھی وقت پر پڑھنے کا اہتمام کریں۔ظہر کے بعد حسب ضرورت آرام اور بقیہ وقت اعمال میں گزاریں۔

● عصر کے بعد کا وقت بہت قیمتی ہے اللہ کو یاد کرنے اور دعاؤں کا وقت ہے، ہمت ہو تو مغرب تک حرم ہی میں رہیں ورنہ مغرب سے گھنٹہ سوا گھنٹہ قبل حرم میں آجائیں اور بقیہ وقت یکسوئی سے اعمال میں گزاریں۔

● پھر مغرب کی نماز صف اول اور تکبیر اولیٰ کے اہتمام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد اوابین کا اہتمام کریں۔

(9)اوابین کی نماز

عام طور سے ان نوافل کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو مغرب کی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔مغرب کے فرضوں اور سنتوں کے بعد چھے رکعات نفل پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھے رکعتیں پڑھ لے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ چھے رکعتیں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔بہتر یہ ہے کہ مغرب کی دوسنت مؤکدہ کے علاوہ چھے رکعتیں پڑھی جائیں البتہ اگر فرصت زیادہ نہ ہو تو سنتوں کو ملا کر ہی چھے رکعتیں پڑھ لے۔(ترمذی399، کویتیہ،صلوۃ الاوابین)

مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت فخر دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادیں گے۔ (ترمذی98/1)

- اس کے بعد حسب توفیق طواف اور پھر عشاء کی تیاری کریں تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد حسبِ توفیق اعمال کریں پھر گھر آ کر جلدی سونے کا اہتمام کریں۔سونے سے پہلے بہتر ہے کہ وضو کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو اور دو رکعت صلوٰۃ التوبۃ کا اہتمام کریں، اور اتباع سنت کے ساتھ سوئیں۔

(10)صلوٰۃ التوبۃ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق وصدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: جس شخص سے کوئی گناہ ہوجائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت

اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے۔اس کے بعد آپ ؐ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ۔۔۔الآیۃ

(ترمذی رقم 371)

اہم نوٹ: بہت سے لوگ نفلوں کا اہتمام کرتے ہیں اور سال ہا سال کی قضا نمازیں ان کے ذمہ ہیں ان کو ادا نہیں کرتے، یہ بہت بڑی بھول ہے۔نفلوں اور غیر مؤکدہ سنتوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھ لیا کریں اور ان کے علاوہ بھی قضا نمازوں کے لیے وقت نکالیں۔اگر پوری قضا نمازوں کے ادا کیے بغیر موت آ گئی تو سخت عذاب کا خطرہ ہے۔لہٰذا حساب لگائے کہ جب سے میں بالغ ہوا، میری کتنی نمازیں چھوٹی ہوئی ہیں۔ان نمازوں کا اس قدر اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ نہیں ہوں گی پھر ان نمازوں کی قضا پڑھنا شروع کر دے۔ (شامی 74/2، مطلق فی بیان وصیۃ بالختمات، کوئیتیہ قضاء الفوائت، فتاوی دارالعلوم دیوبند 344/4، احسن الفتاوی 19/4)

(11) قضا نمازیں

قضا نماز کا وقت:

قضا نماز کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔بس یہ دیکھ لے کہ سورج نکلتا یا چھپتا نہ ہو اور زوال کا وقت نہ ہو۔سورج نکل کر جب ایک نیزہ کے بقدر بلند ہو جائے تو قضا اور نفل نمازیں پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اور نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد بھی قضا پڑھنا درست ہے۔

(کوئیتیہ قضاء الفوائت)

البتہ جب غروب ہونے سے پہلے آفتاب میں زردی آ جائے، اس وقت قضا نہ پڑھے۔ایک دن کی پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت نماز وتر یعنی کل بیس رکعت بطور قضا پڑھ لے۔

(کوئیتیہ قضاء الفوائت)

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لمبے سفر میں (جوکم ازکم اڑتالیس میل تقریباً78 کلومیٹر کا ہو) جو چار رکعت والی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کی قضا دو ہی رکعت ہے کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت واجب تھیں اگر گھر آ کر ان کی قضا پڑھے تو دو ہی رکعت پڑھے۔ (بدائع:470/2 فی حکم صلوۃ الخوف اذا فسدت)

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ضروری نہیں جو نمازیں قضا ہوئی ہوں، تعداد میں سب برابر ہوئی ہوں کیونکہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے بھی رہتے ہیں اور چھوڑتے بھی رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ سفر میں نمازیں نہیں پڑھتے۔ عام حالات میں پڑھ لیتے ہیں اور بہت سے لوگ مرض میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی فجر کی نماز زیادہ قضا ہوجاتی ہے۔ کچھ لوگ عصر کی نمازیں زیادہ قضا کر دیتے ہیں۔ پس جو نماز جس قدر قضا ہوئی اسی قدر زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا کر نماز پڑھ لی جائے۔ (طحطاوی علی المراقی 290)

عوام میں جو مشہور ہے کہ ظہر کی قضا نماز ظہر میں پڑھی جائے اور عصر کی عصر ہی میں پڑھی جائے، یہ درست نہیں ہے۔ جس وقت کی نماز جس وقت چاہیں، قضا پڑھ سکتے ہیں اور ایک دن میں کئی کئی دن کی نمازیں بھی ادا ہوسکتی ہیں۔ اگر قضا نمازیں پانچ سے زیادہ ہوجائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی۔ جونسی نماز پہلے پڑھ لے، درست ہوجائے گی۔ مثلاً اگر عصر کی نماز پہلے پڑھ لے اور ظہر کی بعد میں پڑھ لے تو اس طرح بھی ادائیگی ہوجائے گی۔

(ہندیہ 122/1، شامی:68/2)

قضا نماز کی نیت کا طریقہ:

جب نمازوں کی تعداد کا بہت ہی احتیاط کے ساتھ اندازہ لگا لیا تو چونکہ ہر نماز کثیر تعداد میں ہے اور دن و تاریخ یاد نہیں اس لیے حضرات فقہائے کرام نے آسانی کے لیے یہ طریقہ بتایا ہے کہ جب بھی کوئی نماز قضا پڑھنے لگے تو یوں نیت کرلیا کرے کہ میرے ذمہ (مثلاً) ظہر کی جو سب سے پہلی فرض نماز ہے اس کو اللہ کے لیے ادا کرتی / کرتا ہوں۔ روزانہ جب بھی نماز

ظہر ادا کرنے لگے اسی طرح نیت کرے۔ایسا کرنے سے ترتیب قائم رہے گی۔ کیونکہ اگر کسی کے ذمہ ایک ہزار نماز ظہر قضاء تھی تو ہزارویں نماز (ابتداء کی جانب) سب سے پہلی تھی اور اس کو پڑھنے کے بعد اس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی اور جب تیسری بھی پڑھ لی تو اس کے پڑھنے کے بعد اس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی۔اس کو خوب سمجھ لو۔(شامی:76/2)

(12) حرم کا اہتمام

● زیادہ سے زیادہ وقت حرم میں گزاریں اور اعمال (طواف، ذکر، تلاوت، نوافل) میں مشغول رہیں، دنیاوی باتوں، موبائل سے پرہیز کریں، حرم شریف میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کریں۔ (معلم:135، غنیۃ: 141)

● مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے سیر وتفریح میں اس مسجد کی نماز چھوٹ نہ جائے مسجد حرام کی صرف ایک دن کی پانچ نمازوں کا جماعت کے ساتھ کا اگر حساب لگایا جائے تو ایک کروڑ پینتیس لاکھ نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور سال کے اگر تین سو ساٹھ دن بھی مانے جائیں تو سال بھر کی ایک ہزار آٹھ سو اور سو برس کی ایک لاکھ اسّی ہزار اور ہزار برس کی اٹھارہ لاکھ نمازیں ہوتی ہیں۔ اگر کسی کی عمر حضرت نوح ؑ کے برابر بھی ہو تو مسجد حرام کی صرف ایک نماز با جماعت اس کی تمام عمر کی نمازوں سے افضل ہوگی۔مسجد حرام میں خاص ان مقامات پر نماز پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ (معلم:135)

(13) طواف، تلاوت، دعا، صدقہ کا اہتمام

● نفل طواف کثرت سے کریں، نفلی عمرہ بھی کرتے رہیں (غنیۃ 137 فضائل حج 114، معلم 165)

- جب تھک جائیں تو خوب کثرت سے بیت اللہ کو دیکھتے رہیں (غنیۃ138 فضائل حج113) حطیم میں جا بیٹھیں (غنیۃ138)
- قیامِ مکہ کے دوران ہو سکے تو ایک قرآن پاک کم از کم ضرور ختم کریں (حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب10)
- مناجاتِ مقبول کی عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھیں (حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب10)
- مکہ معظّمہ میں یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اس لیے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں لیکن نہ تو خود عورتوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں:

☆ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت اور مطاف میں

☆ طواف کرتے وقت

☆ حجرِ اسود کے سامنے اور ملتزم پر

☆ حطیم میں، میزاب رحمت کے نیچے، رکن یمانی پر اور مقام ابراہیم کے پاس

☆ زمزم کے کنویں پر

☆ صفا پر، درمیان میں جہاں دوڑتے ہیں اور مروہ پر

☆ منیٰ میں، جمرات کے پاس، مسجد خیف، میں جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں، عرفات میں

☆ مزدلفہ میں، مسجد مشعر الحرام کے پاس

☆ ہر اس جگہ پر جہاں سے خانہ کعبہ نظر آئے

(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب73) (غنیۃ144، فضائل حج131، معلم327)

● صدقہ، خیرات کرتے رہیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجالاتے رہیں اور دوسروں سے جو تکلیف پہنچے انہیں برداشت کرتے رہیں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب رہیں۔ (حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب **72**)

(14) زمزم، زیارات کا اہتمام کریں

● خوب زمزم پئیں (غنیۃ140، فضائل حج126، معلم322)

● مکہ معظّمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تونہیں ہے لیکن وہاں جا کر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اس لیے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہوتو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے لیکن ضروری ہرگزنہیں ہے اگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہیے کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب75) (غنیۃ144، فضائل حج131، معلم327)

(15) تنقید/بلاضرورت بازاروں میں گھومنے سے پرہیز کریں

● مکہ مکرمہ کے لوگوں کی برائی نہ کریں ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لیے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں

● بلاضرورت بازار میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو جلد واپس آنے کی فکر کریں

حاجی اور معتمر کے لیے دستور العمل (برائے مدینہ منورہ)

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ا کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے لہٰذا خوب ذوق وشوق اور آداب کے ساتھ اس کا اہتمام کریں۔ (فضائل حج فصل 8/157-141، معلم 374، کویتیہ 2-3 زیارت النبی/المسجد النبوی، غنیۃ:374)

(1) معمولاتِ مکہ مکرمہ کا اہتمام کریں

- مکہ مکرمہ کے وہ معمولات جو مکہ مکرمہ کے ساتھ خاص نہیں ان سب کا یہاں بھی اہتمام کریں۔

(2) تلاوت، گناہوں سے بچنے، درود و دُعا کا اہتمام کریں

- ایک روایت میں ارشاد نبوی ہے کہ ہر ملک تلوار اور غلبہ سے فتح ہوا ہے مگر مدینہ شریف قرآن کریم سے فتح ہوا ہے اس لیے جس قدر کوشش اور جاں فشانی اور محنت وخدمت، تلاوت وتعلیم قرآن کریم کی مدینہ شریف میں کی جائے گی اسی قدر یہاں کی برکات اور فتوحات زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں گی۔
- تلاوت کی جو مقدار روزانہ کی مقرر کی ہے اس کو پورا کر کے زیادہ وقت درود شریف میں لگائیں۔ (فضائل حفاظ قرآن طاھر رحیمی 1571)
- مدینہ منورہ کے قیام میں ذوق وشوق اور پورے دھیان اور توجہ سے زیادہ سے زیادہ درور

شریف پڑھیں نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 137)

- مدینہ شریف کی یہ خصوصیت ہے کہ اندر کا جو حال بھی ہو ظاہر ہو جاتا ہے اگر نیکی ہے تو جتنی چھپ کر کریں بالآخر ظاہر ہو جاتی ہے اور اگر برائی ہے تو وہ بھی جتنی بھی چھپ کر کی جائے بہرحال ظاہر ہو کر رہے گی۔
- ہر وقت یہ دعا کرتے رہیں کہ یااللہ مجھے حقیقی اور صحیح معنیٰ میں مدینہ منورہ کے مطابق اخلاق اور عادات واعمال اور اطوار اور اچھی صفات نصیب فرمادیں

(فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1572)

(3) سنتوں کا خصوصی اہتمام کریں

- قیامِ مدینہ منورہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں اس کے لیے "علیکم بسنتی" بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔ (حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 137، فضائل حج 158)

(4) محبت میں اضافہ کے لیے سیرت، فضائلِ حج کا مطالعہ کریں

- حضور ﷺ کی سیرت کی کوئی کتاب ساتھ ہو یا مل جائے تو اس کو پڑھ لیا کریں، یا سن لیا کریں، آپس کی مجلسوں میں بھی حضور ﷺ ہی کے حالات کا تذکرہ رہا کرے نیز فضائل حج کی فصل نمبر 9 اور 10 کا بھی مطالعہ/تعلیم کرتے رہیں۔ (فضائل حج 159)

(5) مسجد نبوی ﷺ کی حاضری، 40 نمازیں، آداب کا اہتمام کریں

● مدینہ منورہ کے قیام میں جتنا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزر سکے غنیمت سمجھیں، قرآن پاک کم از کم ایک تو ختم کر ہی لیں اور مستقل اعتکاف بھی جتنے دن کا نصیب ہو سکے نعمت ہے، راتوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ عبادت میں گزار سکیں بہتر ہے، کہ یہ مبارک راتیں پھر کہاں ملیں گی۔ (غنیۃ: 382، فضائل حج: 181)

● مسجد نبوی میں جب بھی جائیں اس جگہ کے آداب کی رعایت رکھیں کہ دایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں پھر بایاں پاؤں رکھیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دُعائیں پڑھیں اور اعتکاف کی نیت کریں۔

تحیۃ المسجد پڑھیں البتہ اگر مسجد میں داخل ہونے کے وقت فرض نماز کھڑی ہونیوالی ہو تو اس وقت تحیۃ المسجد نہ پڑھیں بلکہ فرض نماز میں شرکت کریں اسی میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لیں تو تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا۔ اسی طرح اگر ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہوں جبکہ نفلیں مکروہ ہیں جیسا کہ عصر کے بعد تو اس وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھیں۔
(فضائل حج: 164,166)

● حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں 40 نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی۔ (مسند احمد)

تشریح: اس حدیث پاک سے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو عذاب دوزخ اور نفاق سے بری فرما دیتے ہیں۔

اس لئے مسجد نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہیے اور 40 نمازیں ادا کر کے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے لیکن مسجد نبوی میں 40 نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے۔اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں ہے،اگر کوئی شخص یہ 40 نمازیں مسجد نبوی میں ادا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

● خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں 40 نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا۔اس لئے خواتین مسجد نبوی میں 40 نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں۔اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں۔ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہوجائیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

اور اگر ماہ واری کے عذر کی بناء پر خواتین 40 نمازیں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کرلیا کرے۔ یہی ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہے۔اور ضروری یہ بھی نہیں۔

(حج وعمرہ:مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب148-146)

(6) روضۂ اقدس پر سلام پیش کریں، کثرت سے ریاض الجنہ میں عبادت کریں

❑ **مواجہہ شریف پر سلام پیش کرنے کا طریقہ**

(1) مدینہ منورہ پہنچ کر اپنا سامان رہائش گاہ میں رکھ دیں ۔ وضوکرکے ، تیار ہوکر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضری کے لیے چلیں ۔ اگر نماز کا وقت ہے تو نماز میں شریک ہوں ۔ اگر نماز کا وقت نہ ہو تو مسجد نبوی پہنچ کر 2 رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں ۔

(2) اس کے بعد روضۂ اقدس کے پاس جگہ ہے جسے ''ریاض الجنۃ'' کہتے ہیں ۔یعنی جنت کا باغ ۔حضور ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ۔'' یعنی جس طرح جنت میں آرزوئیں قبول ہوں گی ، اس طرح یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔کوشش کریں کہ یہاں کسی کو تکلیف دیے بغیر دو رکعت نفل پڑھ لیں ۔

(3) اس کے بعد سلام کے لیے حاضر ہوں ۔روضۂ اقدس کے قبلے والی دیوار کو ''مواجہہ شریف'' کہتے ہیں ۔ یہاں آپ کو تین دائرے بنے ہوئے نظر آئیں گے ایک بڑا دو چھوٹے ، جب آپ پہلے اور بڑے دائرے کے سامنے پہنچ گئے تو اب آپ اللہ کے فضل سے چہرۂ انور کے بالکل سامنے ہیں ۔ یہاں ان الفاظ کے ساتھ سلام پڑھا جائے گا جو یہاں کے لیے مخصوص ہیں ۔ان میں خطاب کے صیغے کے ساتھ درود شریف ہے اور خطاب کے الفاظ کے ساتھ درود شریف صرف یہاں پڑھا جا سکتا ہے، کیونکہ حضور ﷺ خود سن رہے ہیں اور جواب دیتے ہیں تو یہاں پہنچ کر انتہائی ادب و احترام کے ساتھ ان الفاظ میں سلام

پیش کریں:

- اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!
- اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ!
- اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ!
- اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ!
- جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ۔"

نوٹ: روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت مختصر سلام پیش کرنا بلاشبہ درست ہے، رش اور ہجوم میں جبکہ ٹھہرنے کا موقع نہ ہو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر ٹھہرنے اور کھڑے ہونا کا موقعہ ہو، کسی کو اذیت و تکلیف نہ ہو اور مفصل درود وسلام پیش کرنے سے ذوق وشوق میں اضافہ ہوتا ہو تو یہ بھی صحیح ہے۔ سلفِ صالحین سے دونوں طریقے منقول ہیں۔ ذوق وشوق کا تقاضا مفصل سلام پیش کرنے کا ہے اور مقام کے ادب اور ہیبت کا تقاضا مختصر الفاظ میں سلام پڑھنے کا ہے، اس لیے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرلیا جائے۔

ذیل میں صلوٰۃ وسلام کا تفصیلی طریقہ لکھا جارہا ہے۔

● اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔	"آپ پر سلامتی ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں۔"
● اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔	"آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!"
● اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ	"آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر!"
● اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخِیْرَۃَ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ	"آپ پر سلامتی ہو اے مخلوقِ خدا میں خدا کے منتخب کردہ!"

● اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
"آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے محبوب!"

● اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ۔
"آپ پر سلامتی ہو اے بنی آدم کے سردار!"

● يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
"اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

● اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ کَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَيْراً۔
"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا اور امانت کی ادائیگی کر دی اور امت کو نصیحت کر دی اور فکروں کو دور کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔"

● جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ۔
"اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری جانب سے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں جو اس نے کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دیا ہو۔"

● اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَکَ وَرَسُوْلَکَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔
"اے اللہ! تو عطا فرما ہمارے سردار اور اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلہ اور بلند مرتبہ اور ان کو مبعوث فرما مقامِ محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، بیشک تو اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔"
"اور اُن کو پہنچا اپنے قریبی مقام پر بیشک تو پاک ہے، بڑے فضل والا ہے۔"

● يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَ اَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰهِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰی مِلَّتِکَ وَ سُنَّتِکَ۔
"اے اللہ کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور میں آپ کو وسیلہ بناتو ہوں، اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس بارے میں کہ مجھے موت آئے اس حال میں کہ مسلمان ہوں اور (قائم) ہوں آپ کے مذہب اور طریقہ پر۔"

(4)حضور ﷺ پرسلام پیش کرنے کے بعد جب آپ آگے پہلے چھوٹے دائرے کے سامنے پہنچیں گےتو اس کے سامنے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آرام فرما ہیں۔ان کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کیجیے:

- ''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ!
- اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ!
- اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَااَبَابَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ!
- جَزَاکَ اللهُ عَنَّا مَااَنْتَ اَهْلُهٗ۔''

(5)اس کے بعد تھوڑا دائیں طرف ہو جائیں تو دوسرے چھوٹے دائرے کے سامنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آرام فرما ہیں۔ان پر سلام اس طرح پیش کریں:

- اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ!
- اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ!
- اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَااَبَاحَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ!
- جَزَاکَ اللهُ عَنَّا مَااَنْتَ اَهْلُهٗ۔''

نوٹ: بہت سے علما کرام نے لکھا ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر علیحدہ علیحدہ سلام پڑھنے کے بعد پھر ان دونوں حضرات کے درمیان میں کھڑا ہو یعنی جس جگہ کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروقؓ پر سلام پڑھا ہے اس سے تقریباً نصف ہاتھ بائیں جانب کھڑا ہوتا کہ دونوں سوراخوں کے درمیان میں ہو جائے ، اور پھر دونوں پر مشترکہ سلام پڑھے جس کے الفاظ یہ ہیں:

- اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاوَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللهِ ''اے اللہ کے رسول ﷺ کے وزیروں! آپکو سلام ہو''
- اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاصَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللهِ ''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دوصحابیو! آپکو سلام ہو''
- اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاخَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللهِ ''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دوخلفا! آپکو سلام ہو''

● اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ، جَزَاكُمَا اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ، جِئْنَا كُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَدْعُوْلَنَا رَبَّنَا اَنْ يُحْيِيَنَا عَلٰى مِلَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَيَحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَتِهِ وَجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

''تم پر سلام اے حضور ﷺ کے پہلو میں لیٹنے والو! تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں ساتھیو! تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں وزیرو! تمہیں حق تعالیٰ شانہ (ہماری طرف سے) بہترین بدلہ (تمہارے احسانات) کا عطا فرمائیں، ہم تمہارے پاس اس لیے حاضر ہوئے کہ تم سے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اس بات کی سفارش چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں شفاعت فرمادیں اور اللہ سے یہ دعا فرمادیں کہ وہ ہمیں حضور ﷺ کے دین پر اور حضور ﷺ کی سنت پر زندہ رکھیں، اور ہمارا اور تمام مسلمانوں کا حشر حضور ﷺ کی جماعت میں ہو۔

(6) اس کے بعد تھوڑا دائیں طرف ہوکر قبلہ رخ ہوکر دعا کریں۔ اب تک تو آپ کا رخ قبور مبارکہ کی طرف تھا۔ اب تھوڑا دائیں ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر دعا کریں۔ اس کے بعد ''باب البقیع'' نامی دروازے سے باہر نکل جائیں تاکہ آنے والے لوگوں کو موقع ملے اور سب امتی سکون واطمینان کے ساتھ سلام پیش کر کے گزر سکیں۔

سلام پیش کرنے کا خاص اداب:

سلام پیش کرتے وقت بہت احتیاط کریں۔ یہاں اونچی آواز میں بالکل بات نہ کریں۔ قرآن شریف میں تنبیہ کی گئی ہے کہ حضور ﷺ کی موجودگی میں اونچی آواز میں بات کرنے سے اعمال بالکل ضائع ہوجاتے ہیں۔ پتا بھی نہیں چلتا۔ یہاں کسی سے الجھنے کی، خدانخواستہ دھکم پیل کرنے کی قطعاً جسارت نہ کریں۔ بہت ادب واحترام سے چلتے ہوئے مواجہہ شریف تک آئیں اور مسنون طریقے سے سلام پیش کر کے دوسری طرف سے نکل جائیں

تاکہ دوسرے سلام پیش کرنے والوں کے لیے جگہ بنے اور سب کے لیے آسانی ہو۔

(دروس عمرہ وحج، مفتی ابولبابہ صاحب:134، سلام کا طریقہ مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب)

● اس کے بعد جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہوکر سلام عرض کیا کریں خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقع نہ ہوتو آپ مسجد نبوی میں بھی کسی جگہ سے سلام عرض کرسکتے ہیں اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہوکر عرض کرنے میں ہے۔

(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب144)

● روزانہ جتنی مرتبہ ہوسکے خوب سلام عرض کریں اور نیت یہ کریں کہ مجھے زیادہ سے زیادہ حضور اکرم ﷺ کی دعا اور سلام کے جواب کی سعادت و برکت حاصل ہو کیونکہ جناب نبی کریم رسول اللہ ﷺ ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں اور سلام ایک دعا ہے۔ (فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1571)

● ریاض الجنہ میں جتنا موقع مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہیں اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرتے رہیں (حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب149)

● ریاض الجنہ میں سب سے افضل جگہ محراب نبوی شریف اور منبر شریف کی درمیانی جگہ ہے یہاں پر خوب جی لگا کر نوافل، تلاوت، درود شریف اور دعا میں مشغول ہونا چاہیے، فرض نماز کے لیے پہلی صفوں میں جگہ لینے کی کوشش کی جائے مگر نوافل اور تہجد اور دعا اور نفلی عبادت کے لیے ریاض الجنہ کا اہتمام کیا جائے۔ (فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1571)

(7) اہل مدینہ سے حسنِ سلوک کریں

- سب اہلِ مدینہ کے ساتھ ہر بات میں حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کریں کہ وہ حضور ﷺ کے پڑوسی ہیں۔ (فضائل حج 186)
- مدینہ کے قیام میں جو کچھ خریدیں اس میں یہ نیت رکھیں کہ یہاں کے تاجروں کی معاش یہی ہے۔ اگر ان کی تجارت میں وسعت اور فروغ رہا تو ان کا یہ سلسلہ معاش قائم رہے گا اور یہ حضرات راحت سے سکون و اطمینان کے ساتھ یہاں قیام کر سکیں گے اور ہم لوگ اس کا ذریعہ بنیں گے اور جب اس ارادہ سے خریدیں گے تو اس میں یہ اشکال بھی نہ ہوگا کہ زیادہ پیسے خرچ ہو گئے کہ یہ بھی حقیقت میں ایک قسم کا صدقہ ہے بشرطیکہ یہی نیت ہو بلکہ کچھ چیزیں اس نیت سے خرید لیں کہ ویسے صدقہ کرنے میں جب تک وہ رقم لینے والے کے پاس رہیں گی اس وقت تک وہ نفع ہوسکتا ہے اور اس صورت میں ان کی تجارت کو فروغ ہوگا جس سے وہ دیر تک نفع اُٹھا سکتے ہیں، البتہ جن حضرات کے پاس تجارتی سلسلہ نہیں ہے ان کو ویسے ہی ہدیہ کریں اور بہتر یہ ہے کہ بجائے صدقہ کے ہدیہ کی نیت کریں کہ یہ اونچے حضرات ہیں۔ (فضائل حج 185)
- کئی آدمی بیٹھے بیٹھے باتوں کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہر نقل و حرکت پر نظر رکھتے ہیں اس لیے بہت بیدار مغزی اور چستی اور احتیاط کے ساتھ رہنا چاہیے۔ (فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1570)
- سعودی حضرات اگر ہمارے مسلک یا عقیدے پر کوئی اعتراض کریں تو صاف صاف کہہ دیں کہ یہ زمانہ جہالت کے غلبہ، کم علمی، تکبّر، خود پسندی، اور پہلوں پر طعنہ زنی کا ہے لہٰذا پہلے لوگوں ہی کا اعتبار کرنا ضروری ہے اور آپ کی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1573)

(8) مدینہ کی حاضری، تکلیف پر صبر و دُعا کریں

● مدینہ منورہ میں قیامِ مبارک کو بسا غنیمت اور رحمت و دولت نعمت وسعادت تصور کریں بلا ضرورت مدینہ منورہ سے باہر نہ جائیں۔ ایک روایت میں ارشاد ہے کہ مدینہ منورہ ایسا مبارک مقام ہے کہ جو شخص یہاں سے تین روز تک مسلسل غائب رہے وہ ایسے حال میں واپس ہوگا کہ اس کے دل میں جفاء اور بے وفائی اور سختی سرایت کر چکی ہوگی، یعنی دل کی جو کیفیات مدینہ منورہ میں ہوتی ہیں ان میں تبدیلی اور کمی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

● مدینہ شریف کی تکلیف اور پریشانی اور ظاہری مصیبت و بلا کو اپنے لیے نعمت اور رحمت تصور کرنا چاہیے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص مدینہ کی مصیبت اور تکلیف پر صبر کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے روز سفارش کرنے والا اور ایمان کے متعلق گواہی دینے والا ہوں گا۔ (فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1572)

● کئی دفعہ آدمی مدینہ شریف میں اپنے آپ کو بالکل تن تنہا بے سہارا اور گویا صحرا اور جنگل میں اپنے آپ کو کھڑا ہوا محسوس کرتا ہے یہی وقت اللہ کی طرف اور ریاض الجنہ کی طرف اور مواجہہ کی طرف خصوصی رجوع کرنے کا ہوتا ہے اس پریشانی میں جو مانگے گا وہ ہی ملے گا اور یہی وقت امتحان کا ہوتا ہے کہ کس کس غیر اللہ پر اب اس کی نظر جاتی ہے یا کس کس طریقے سے اور کیسی تضرع اور عاجزی سے دل و جان سے ہمارے سے مانگتا ہے۔ (فضائل حفاظ قرآن طاہر رحیمی 1570)

(9) زیاراتِ مدینہ کا اہتمام کریں

● کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر جائیں اور جنت البقیع چلے جائیں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کریں اور ان کے وسیلے سے اپنے لیے دعا مانگیں۔

(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 149 فضائل حج 184، معلم 336,347)

حج وعمرہ کرنے کے بعد کرنے نہ کرنے کے 6 کام

(1) سفر سے واپسی کی جو سنتیں ہیں ان کا اہتمام کریں

❑ سلام وداع رطواف وداع

مدینہ منورہ واپسی ہوتو مسجد نبوی میں دو رکعت نفل پڑھیں، الوداعی سلام عرض کریں، روئیں، آنسو بہائیں جدائی پر حسرت ہو۔(معلم 356)

مکہ مکرمہ سے واپسی ہوتو طواف وداع کریں، خوب زمزم پیئیں، ملتزم پر یا جہاں بھی ہوں خوب رو رو کر دعائیں مانگیں (خاص طور سے بار بار حاضری کی دعا کریں) یا رونے کی شکل بنائیں، بیت اللہ کی جدائی پر حسرت اور افسوس ہو سہولت ہو تو الٹے پاؤں واپسی ہو۔

(معلم 204-217-356)

خواتین اگر پاکی کی حالت میں نہ ہوں تو حرم شریف کے دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دعائیں کریں۔(حج وعمرہ: مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 131)

❑ اذکار ودعائیں، آداب

سفر میں سہولت کی دعا مانگیں، زمزم اور کھجور کا ہدیہ لے لیں، گھر سے نکلتے وقت کی دعا پڑھیں، دوست اور احباب سے معافی تلافی کریں الوداعی دعا دے دیں۔سفر میں کسی کو امیر بنائیں، سفر میں نمازوں کا بہت خیال رکھیں۔گناہوں، لایعنی سے اس مبارک سفر کے اثرات کو ضائع نہ کریں۔(معلم: 7-43) (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ حج: 547)

❑ وطن کے قریب

جب اپنا شہر قریب آجائے تو یہ دعا پڑھیں۔ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
گھر والوں کو آنے کی اطلاع دے دیں (کویتیہ سفر 9)

❑ استقبال/دعائیں

حاجی و معتمر کا استقبال کریں دعا کی درخواست کریں حاجی و معتمر کو قبولیت، گناہوں کی معافی، خرچہ کے بدل کی دعائیں دیں۔ استقبال میں خلافِ شرع امور سے پرہیز کریں) معلم (358

❑ مسجد میں دو نفل

سیدھے گھر نہ جائیں مسجد جائیں دو نفل پڑھیں۔ (کویتیہ سفر 9)

❑ گھر میں داخل ہوتے وقت

دو رکعت شکرانے کے نفل پڑھیں (معلم 356)

❑ دعوت

سفر سے واپسی پر اعزاء واقرباء کی کھانے کی دعوت بھی سنت سے ثابت ہے البتہ نام و نمود تصنع اور تکلف وغیرہ سے اجتناب کرے (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ حج: 546)

(2) حج وعمرہ کے بعد بھی اعمال صالحہ کی پابندی کریں

حج کے مقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد اعمال صالحہ کا اہتمام اور پابندی زیادہ ہو جائے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت بڑھ جائے اور پہلی حالت سے بہتر ہو جائے۔
اس لیے حج کے بعد اپنے اعمال و اخلاق کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہیے اور طاعت و عبادت

میں خوب کوشش کرنی چاہیے، معصیت اور گندے اخلاق سے نفرت اور اجتناب کرنا چاہیے۔
(معلم362)

(3) بے فائدہ، شہرت، نام ونمود کیلئے اپنے حج وعمرہ کے تذکرے نہ کریں

نام ونمود یا حاجی کہلانے کے لیے اگر حج کیا جائے تو ثواب نہ ہوگا۔
اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں بیٹھتے ہیں اپنے حج وعمرے کے تذکرے کرتے ہیں اور واقعات مبالغہ سے بیان کرتے ہیں اور مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگوں پر انکا حاجی ہونا ظاہر ہوجائے
کبھی اپنے سفر کے خرچ کو بیان کرتے ہیں۔ کبھی صدقہ اور خیرات کو جتاتے ہیں، حالانکہ یہ سب چیزیں ثواب کو کھونے والی ہیں۔ حق تعالیٰ کفّار کی مذمت فرماتے ہیں۔

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (بلد6)

کہ کافر خرچ کر کے گاتا پھرتا ہے کہ میں نے مال کے ڈھیر خرچ کردیئے۔
اگر کوئی شخص کچھ دریافت کرے یا کوئی خاص مصلحت ہو تو بیان کرنے کا مضائقہ نہیں لیکن بے فائدہ یا فخر وریاء کے لیے بیان کرنا بہت برا ہے۔ (معلم360)

(4) بظاہر جو تذکرہ مفید ہو وہ بھی ہر ایک سے نہ کریں

حج کا تذکرہ ہر ایک شخص سے نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ تذکرے میں ریاء اور فخر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور ریاء وفخر کی نیت سے تذکرہ کرنا تو برا ہے ہی۔
لیکن بعض محققین صوفیاء تو بعض اوقات ایسے تذکرہ کو بھی منع کرتے ہیں جو بظاہر طاعت معلوم ہوتا

ہے۔مثلاً وہاں کے محاسن اور فضائل بیان کرنا جس سے وہاں جانے کا شوق اور رغبت پیدا ہو۔
وہ کہتے ہیں کہ تین قسم کے لوگ ہیں:
ایک وہ جن پر حج فرض ہے،ان کے سامنے تو ترغیبی مضامین بیان کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔
دوسرے وہ لوگ جن پر حج فرض نہیں ہے،لیکن ان میں حج کی طاقت اور گنجائش ہے اور ان کو حج کرنے کے لیے جانا منع نہیں ہے،ان کے سامنے بھی بیان کرنا جائز ہے۔
تیسرے وہ لوگ جن پر حج فرض نہیں اور ان کو حج کے لیے جانا بھی منع ہے،یہ وہ لوگ ہیں جن کو مالی استطاعت نہیں اور مشقت پر صبر وتحمل کی بھی قدرت نہیں،ایسے لوگوں کے سامنے ایسے واقعات اور مضامیں بیان کرنا کہ جن سے ان کو حج کا شوق پیدا ہو اور ان کے پاس سامان ہے نہیں،ظاہری نہ باطنی،تو خواہ مخواہ پریشانی میں مبتلا ہوں گے۔جس سے ناجائز امور میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہے۔(معلم 360)

(5) سفر حج وعمر کی مشقتوں کو بیان نہ کریں

نقصانات:

(1) بعض لوگ سفر حج وعمرہ کی مشقتوں کو سن کر حج وعمرہ کا ارادہ ہی نہیں کرتے یا اگر کر چکے ہوتے ہیں تو ارادہ ملتوی کردیتے ہیں۔
ایسوں کے سامنے حج کی مشقتوں کو بیان کرنا گویا انکو حج وعمرہ سے روکنا ہے جس کی قرآن کریم میں وعید آئی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاکِفُ فِیْہِ وَالْبَادِ (حج 25)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ (سزا کے لائق ہیں) جنہوں نے کفر اپنا لیا ہے،اور جو دوسروں کو اللہ

کے راستے سے اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے ایسا بنایا ہے کہ اس میں وہاں کے باشندے اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں۔

(2) بعض لوگ سفر حج وعمرہ کی مشقتوں کو بیان کرنے میں حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہیں جو بہت بڑا گناہ ہے۔

(3) پھر تکلیف کو بیان کرتے وقت اس سفر میں جو آسانیاں ملیں ان کو نظر انداز کر دینا نیز ان تکالیف پر جو ثواب ملا اس کو نہ سوچنا اور یہ نہ سوچنا کہ دنیاوی سفر میں بھی تو مشکلات پیش آتی ہیں یہ بہت بری بات ہے۔(معلم:361)

(6) حج وعمرہ کے اثرات کے حفاظت کے لیے ماحول میں جڑیں

اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں۔

تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگاتے رہیں۔(مقام پر رہتے ہوئے مقامی اعمال میں جڑتے رہیں)

(اصلاحی تقریریں مفتی رفیع عثمانی صاحب115/4)

مشق 1: پہلی کلاس روح حج وعمرہ

1. قرآن کریم میں حج اور عمرہ کرنے والے سے دو باتوں

1)__________ 2)__________ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

2. حج وعمرہ کرنے والے کو یہ نیتیں کرنی چاہیں__________________________

____

____

اور یہ نیتیں نہیں کرنی چاہیں__________________________________

____

____

3. حج وعمرہ کرنے والے کیلیے قرآن کریم میں جو حکم ہے اتمام (یعنی حج وعمرہ کامل کرنے کا)

اسکا مطلب یہ ہے__________________________________

____

____

4. حج وعمرہ کرنے سے پہلے کے 9 آداب یہ ہیں__________________________

____

____

5. اگر حج فرض ہے تو__________________________اس کا استخارہ

نہیں کیا جائے گا نفلی حج میں______________اس کے لیے بھی استخارہ کریں۔

6. سفر حج وعمرہ ایسے لوگوں کے ساتھ کریں جو______________________________

____

____

7. سفر حج وعمرہ کی آسانی، پریشانیوں سے حفاظت کیلیے یہ پانچ کام کریں:

1)______________________ 2)______________________

3)______________________ 4)______________________

5)____

8. جب آدمی حرام مال سے حج وعمرہ کیلیے نکلتا ہے اور لَبَّیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے۔

____

____

____

9. سفر حج میں تدبیر اور اسباب اختیار کرنے کے ساتھ توکل اور اللہ تعالی کی ذات پر بھروسہ بھی کریں۔ جسکا طریقہ یہ ہے کہ:

1) جو سبب بھی اختیار کریں کم از کم ایک مرتبہ یہ ضرور سوچ لیا کریں کہ____________

____

____

2) صبح وشام ______ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھنے سے اللہ تعالی______________________________

____

10. حج وعمرہ کرنے والے کیلیے انکے مسائل سیکھنا_____________________ ہے

11. مسائل سیکھنے کے طریقے یہ ہیں:

1)_____________________ 2)_____________________

3)____

4)____

12. مسائل حج وعمرہ کے ساتھ اپنے اندر ذوق وشوق بھی پیدا کریں، جسکا طریقہ یہ ہے کہ

____

13. سفر حج وعمرہ کرنے سے پہلے سچے دل سے توبہ کریں جسکا طریقہ یہ ہے کہ_________

1)____

2)____

3)____

مشق 2: پہلی کلاس روح حج وعمرہ

1. دوران حج وعمرہ کرنے نہ کرنے کے 6 کام یہ ہیں:

1)____

2)____

3)____

4)____

5)____

(6______________________________________

2. حرمین شریفین کے خصوصی آداب واحکام یہ ہیں:

(1______________________________________

(2______________________________________

(3______________________________________

(4______________________________________

(5______________________________________

(6______________________________________

(7______________________________________

(8______________________________________

3. سفرحج وعمرہ میں عموما یہ کوتاہیاں ہوتی ہیں:

(1______________________________________

(2______________________________________

(3______________________________________

4. حج وعمرہ کرنے والا مکہ مکرمہ میں ان 15 اعمال کا اہتمام کرے:

(1__________________ (2__________________

(3__________________ (4__________________

(5__________________ (6__________________

(7__________________ (8__________________

9)______________________ 10)______________________

11)______________________ 12)______________________

13)______________________ 14)______________________

15)______________________

5. حج یا عمرہ کرنے والا مدینہ منورہ میں ان 9 اعمال کا اہتمام کرے:

1)______________________

2)______________________

3)______________________

4)______________________

5)______________________

6)______________________

7)______________________

8)______________________

9)______________________

6. حج یا عمرہ کرنے کے بعد کرنے نہ کرنے کے 6 کام یہ ہیں:______________

____

____

____

____

دوسری کلاس: عمرہ

1. حج کی تین قسمیں / سفر حج کی دو صورتیں

2. عمرہ

- خلاصہ
- وضاحت

(1) احرام (2) طواف
(3) سعی (4) حلق

- ترتیب

حج کی تین قسمیں

حج کی قسمیں | افضل حج کون سا؟ | عمرہ

حج کی ان تین قسموں اور عمرہ میں، سب سے افضل حج قران ہے اس کے بعد حج تمتع اس کے بعد حج افراد، اس کے بعد صرف عمرہ افضل ہے۔ (حیات، معلم:110)

1.افراد

● اگر میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں اور حج کے دنوں میں صرف حج کریں، عمرہ نہ کریں تو یہ ''حج افراد'' کہلاتا ہے۔ (معلم:208، حیات)

● یہ احرام بقرعید تک بندھا رہے گا، حج کے بعد ہی کھلے گا، کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ احرام لمبا ہوجاتا ہے، ہاں اگر حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا

● اور اس میں حج کی قربانی مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (حیات، معلم:215)

2.قران

● اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ ''حج قران'' کہلاتا ہے۔ (معلم:223)

● یہ احرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کرکے نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام بندھا رہے گا اور حج کرکے قربانی کے بعد سر منڈوا کر یہ احرام کھلے گا یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہوجاتا ہے (معلم:223)

● اور اس میں حج کی قربانی واجب ہے۔ (معلم:226)

3.تمتع

● اگر میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرکے احرام کھول دیں پھر اسی سال اسی ایک سفر میں حج کا احرام باندھ کر حج ادا کریں تو یہ تمتع کہلاتا ہے۔ (معلم:230، حیات بتصرف)

● اس میں عمرہ سے فارغ ہوکر عمرہ کا احرام کھل جاتا ہے اور آدمی عام آدمیوں کی طرح مکہ مکرمہ میں رہتا ہے
اس کے بعد حج کے دنوں میں حج کرتا ہے اس لیے اس میں احرام لمبا نہیں ہوتا۔ (معلم:230)

● اس میں بھی حج کی قربانی واجب ہے۔ (حیات، معلم234)
چونکہ حجاج کے لیے حج تمتع زیادہ آسان ہے اور اکثر حجاج یہی حج کرتے ہیں لہٰذا ہم حج تمتع سیکھیں گے اس میں چونکہ پہلے عمرہ کیا جاتا ہے پھر حج اس لیے پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔

حج بدل

● جو کسی دوسرے کی طرف سے کیا جائے اسے حج بدل کہتے ہیں اس کی تفصیل اور احکام آخیر میں آئیں گے۔ (دیکھیں:194)

سفرِ حج کی دوصورتیں

بعض حجاج پہلے مکہ مکرمہ جاتے ہیں پھر مدینہ منورہ ، اور بعض پہلے مدینہ منورہ پھر مکہ مکرمہ جاتے ہیں نیز حج کے بعد بعض مدینہ منورہ سے سیدھے گھر جاتے ہیں اور بعض مکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں ، سفرِ حج کی ان مختلف صورتوں کی وجہ سے احرام باندھنے کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں ۔

پہلے مکہ مکرمہ پھر مدینہ منورہ پھر مکہ مکرمہ

(1) جولوگ حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئے اور عمرہ ادا کیا، پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ آئے اور اب انہیں واپس مکہ مکرمہ حج کے لیے جانا ہے، انہیں چاہیے کہ اگر حج کا زمانہ دور ہے، مثلاً دس پندرہ دن باقی ہیں، تو وہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئیں اور عمرہ ادا کر کے احرام کھولدیں، اگر حج کا زمانہ بالکل نزدیک ہے مثلاً حج میں چند دن باقی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر آنا چاہیے، ہر دو صورت میں ان کا یہ **حجِ تَمَتُّعُ** ہوگا۔ (فتاوی دارالعلوم ذکریا 3/411، حج وعمرہ مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 145)

(2) جولوگ حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئے پھر حج کے بعد مدینہ منورہ گئے اور پھر مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ آنا چاہتے ہیں تو انہیں کم از کم عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، بغیر احرام مکہ مکرمہ آنا جائز نہیں۔ (حج عمرہ مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب:145)

نوٹ: اگر کسی عورت کے گھر والے مدینہ طیبہ سے واپسی پر جدہ جانے سے پہلے چند گھنٹوں کے لیے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آنا چاہیں اور عورت حائضہ ہو تو عورت کو بھی مکہ مکرمہ آنے کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا لازم ہوگا اور حیض سے پاک ہو کر اس کو ادا کرنا ہوگا

اور بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ جانا جائز نہ ہوگا۔ ورنہ دَم واجب ہوگا۔ اس لیے مکہ مکرمہ آنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے۔ (خواتین کا حج، مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب: 137)

پہلے مکہ مکرمہ پھر مدینہ منورہ پھر گھر

(3) بعض لوگ مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ سیدھا جدّہ سے اپنے وطن آنے کا ارادہ ہوتا ہے، انہیں مدینہ منورہ سے کسی احرام کی ضرورت نہیں۔
(حج و عمرہ مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب: 145)

پہلے مدینہ منورہ پھر مکہ مکرمہ

جو لوگ حج سے پہلے مثلاً پاکستان سے جدّہ اور جدّہ سے سیدھے مدینہ منورہ چلے گئے، مکہ مکرمہ بالکل نہیں گئے اور اب مدینہ منورہ سے برائے حج مکہ مکرمہ آ رہے ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے واپسی پر حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا احرام باندھنے کا اختیار ہے۔
(حج و عمرہ مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب: 146)

عمرہ

1. خلاصہ	2. وضاحت	3. ترتیب (دیکھیں:143)

1. عمرہ کا خلاصہ

- پانچ مخصوص دنوں (9 ذوالحجہ تا 13 ذوالحجہ) کے علاوہ
- دو مخصوص مقامات (1. بیت اللہ 2. صفا و مروہ) میں
- چار مخصوص اعمال (1. احرام 2. طواف 3. سعی 4. حلق یا قصر) کرنا

2. عمرہ کے 4 اعمال کی وضاحت

(1) احرام کی وضاحت

احرام باندھنے سے پہلے کے 2 کام	احرام باندھنے کا طریقہ (دیکھیں 112)	احرام باندھنے کے بعد کے احکام (دیکھیں 113)

(1) صفائی

- سر کے بال سنواریں
- خط بنوائیں
- مونچھیں کتریں
- زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں

(غنیہ، معلم: 109)

خواتین ناخن کاٹیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں

(2) غسل/وضو

- احرام کی نیت سے سنت کے مطابق غسل کریں اور صرف وضو کر لینا بھی کافی ہے
- سر اور داڑھی میں تیل لگائیں، کنگھا کریں

(غنیہ معلم: 109)

خواتین کو احرام باندھنے کے وقت اگر ماہواری آ رہی ہو تب بھی غسل کریں یا صرف وضو کریں (شامی، معلم: 117)

احرام باندھنے کا طریقہ

(1) دو چادریں
- ایک سفید چادر ناف کے اوپر بطورِ تہبند باندھیں (معلم:117)
- دوسری چادر اوڑھیں (معلم:116)

خواتین عام حالات میں جو لباس (شلوار، قمیص، دوپٹہ وغیرہ) پہنتی ہیں وہی پہنیں (معلم:122)

(2) نفل
- اگر مکروہ وقت نہ ہو تو احرام کی نیت سے سر ڈھک کر عام نفلوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھیں (معلم:117)
- اگر پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھیں تو بہتر ہے (معلم:209)
- اگر مکروہ وقت ہو تو دو رکعت نفل نہ پڑھیں (معلم:117)

خواتین کو اگر ماہواری آ رہی ہو تو وہ یہ نفل نہ پڑھیں البتہ بغیر نفل پڑھے قبلہ رخ بیٹھ جائیں (معلم:117)

(3) نیت

نیت سے پہلے کے کام
- اب اپنے سر سے احرام کی چادر/ٹوپی وغیرہ اتار لیں (معلم:124) البتہ دونوں کاندھے چادر سے ڈھکے رہیں اور قبلہ رخ بیٹھے رہیں

خواتین چہرے سے کپڑا ہٹا لیں (معلم:121)

نیت
- نیت + تلبیہ
- نیت: اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے عمرہ کا ارادہ کرتا/کرتی ہوں آپ اس کو میرے لیے آسان کر دیجیے اور قبول کر لیجیے (معلم:109)
- تلبیہ: نیت کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے درمیانی آواز کے ساتھ تین مرتبہ لبیک کہیں یا کوئی اور کہلوا دے لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَ النِّعۡمَۃَ لَکَ وَ الۡمُلۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ (معلم:109)

- جن خواتین کو ماہواری آ رہی ہے وہ بھی نیت اور تلبیہ کا اہتمام کریں گی اگرچہ نفل نہیں پڑھیں گی (معلم:117)
- خواتین آہستہ آواز سے لبیک کہیں (معلم:116)

نیت کے بعد کا کام
- درود + دعا

اس کے بعد ہلکی آواز سے کوئی سا بھی درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں (اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا/مانگتی ہوں اور اس موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا/مانگتی ہوں سب میری طرف سے قبول فرما لیجیے) (معلم:110)

احرام باندھنے کے بعد کے احکام (دیکھیں 113)

احرام باندھنے کے بعد کے احکام

نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوجائیں گی

احرام کی پابندیاں

کچھ چیزیں ممنوع ہیں (دیکھیں: 114)

کچھ چیزیں مکروہ ہیں (معلم:125)

(1) پراگندگی جسم کا میل دور کرنا کنگھی کرنا

(2) بال ٹوٹنے جوں گرنے کا خطرہ ہوتو سر کھجانا یا داڑھی میں خلال کرنا

(3) قصداً خوشبو سونگھنا، خوشبودار ہار گلے میں دالنا، خوشبودار کھانا کھانا (بغیر پکا ہوا)

(4) ستر کی حفاظت کے لیے احرام کی چادر سینا، گرہ لگانا، پن لگانا

(5) الٹے لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا، کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا

(6) سر اور منہ کے علاوہ اور بدن پر بلا وجہ پٹی باندھنا مکرہ ہے اگر ضرورت ہو تو مکروہ نہیں

(7) ناک ٹھوڑی رخسار کو کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے ہاتھ سے چھپانا جائز ہے (معلم125)

کچھ چیزیں جائز ہیں (معلم:126)

(1) ٹھنڈک یا تازگی حاصلکر نے کے لیے ٹھنڈے/گرم پانی سے (میل چھڑائے بغیر) غسل کرنا

(2) انگھوٹی، چشمہ، چھتری، بیلٹ، مسواک استعمال کرنا آئینہ دیکھنا

(3) زخمی اعضاء (سوائے سر اور چہرے کے) پر پٹی باندھنا اور بغیر خوشبو کی دوا لگانا

(4) موزی جانور (سانپ، پسو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، بچھو، مکھی، مچھر، کھٹل) کو مارنا

(5) زخم یا ہاتھ پاوں کی بوائی اور پھٹن میں تیل لگانا بشرط یہ کہ خوشبو والا نہ ہو۔

(6) الائچی، لونگ اور خوشبودار تمبا کو کے بغیر پان کھانا (معلم126)

کچھ چیزیں ممنوع ہیں

ممنوعات (دیکھیں:115)

ممنوعات کا حکم

جرمانہ + گناہ

● اگر احرام کی حالت میں کسی جنایت کا ارتکاب عمداً بلا عذر کیا تو اس پر جرمانہ اور سخت گناہ دونوں لازم ہوں گے

اور ارتکابِ جنایت کی وجہ سے حج مبرور نہ رہے گا یعنی حج مبرور کا ثواب نہیں ملے گا

اس جنایت کے ارتکاب کی جزا اس کا کفارہ ادا کرنا ہے اور اس گناہ کا تدارک اس گناہ سے توبہ کرنا ہے (معلم:240)

صرف جرمانہ

● اگر احرام کی حالت میں کسی جنایت کا ارتکاب عذر کے ساتھ قصداً کیا یا بغیر قصد کے کیا تو اس پر جرمانہ واجب ہوگا لیکن وہ شخص گناہ گار نہیں ہوگا پس جرمانہ تو ہر حال میں واجب ہوگا، گناہ لازم آنا اور اس سے توبہ کرنا بعض صورتوں میں ہوگا (معلم: 240، غنیۃ:242)

جرمانہ کی کیفیت

● بعض ممنوعات ایسی ہیں جن کو کرنے کی صورتوں میں دم یعنی چھوٹا جانور بکرا، دنبہ وغیرہ یا بڑے جانور گائے، بیل اونٹ کا ساتواں حصہ جرمانہ کے طور پر واجب ہوگا اور بعض ممنوعات ایسی ہیں جن کو کرنے کی صورت میں صدقہ کرنا واجب ہوگا جو کبھی ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت ہوگی اور کبھی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت اور کبھی روٹی کا صرف ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت ہوگی پھر بعض صورتوں میں دم یا صدقہ حتمی طور سے متعین ہوگا کہ یہی دینا ہے اور بعض صورتوں میں اختیار ہوگا چاہے دم دیں چاہے صدقہ چاہے روزے رکھ لیں

● چونکہ جرمانہ کی مختلف حالتوں میں مختلف صورتیں ہیں لہٰذا اگر ایسی غلطی ہو جائے معتبر مفتی حضرات سے اس کا حکم دریافت کر کے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھ لے (معلم:239-255)

ممنوعات

بدن کی صفائی ستھرائی کے اعتبار سے

خوشبو کا استعمال کرنا

خوشبو کی حقیقت

● خوشبو وہ چیز ہے جس سے اچھی بو آتی ہو اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو اور اہل عقل اس کو خوشبو شمار کرتے ہوں۔ (معلم:240)

اصول وضابطہ

(1) خوشبو کا استعمال مرد کرے یا عورت، جان بوجھ کر کرے یا غلطی سے، احرام یاد ہوتے ہوئے کرے یا بھول کر، کسی کی زبردستی سے کرے یا اپنی مرضی سے، قصداً کرے یا بلا قصد، سب صورتوں میں جزا واجب ہوگی۔ (عمدہ:476، معلم:242)

(2) بدن پر خوشبو لگے تو جزا کب واجب ہوگی اور کپڑے پر لگے تو کب؟ نیز خوشبو خود چھڑانی ہے یا دوسرے سے چھڑوانی ہے، فوراً چھڑانی ضروری ہے یا تاخیر کی گنجائش ہے؟ ضرورت کے وقت اس کی تفصیل مفتیان کرام سے دریافت فرمالیں۔

(3) خوشبو کا استعمال بدن، تہبند، چادر، بستر اور اپنے تمام کپڑوں میں منع ہے اسی طرح خوشبودار خضاب یا دوا، تیل لگانا یا کسی خوشبودار چیز سے بدن اور بالوں کو دھونا یا کھانا پینا سب منع ہے۔ (معلم:242)

استعمال کے احکام (دیکھیں:116)

بال یا ناخن وغیرہ کا کاٹنا (دیکھیں:122) (معلم:124)

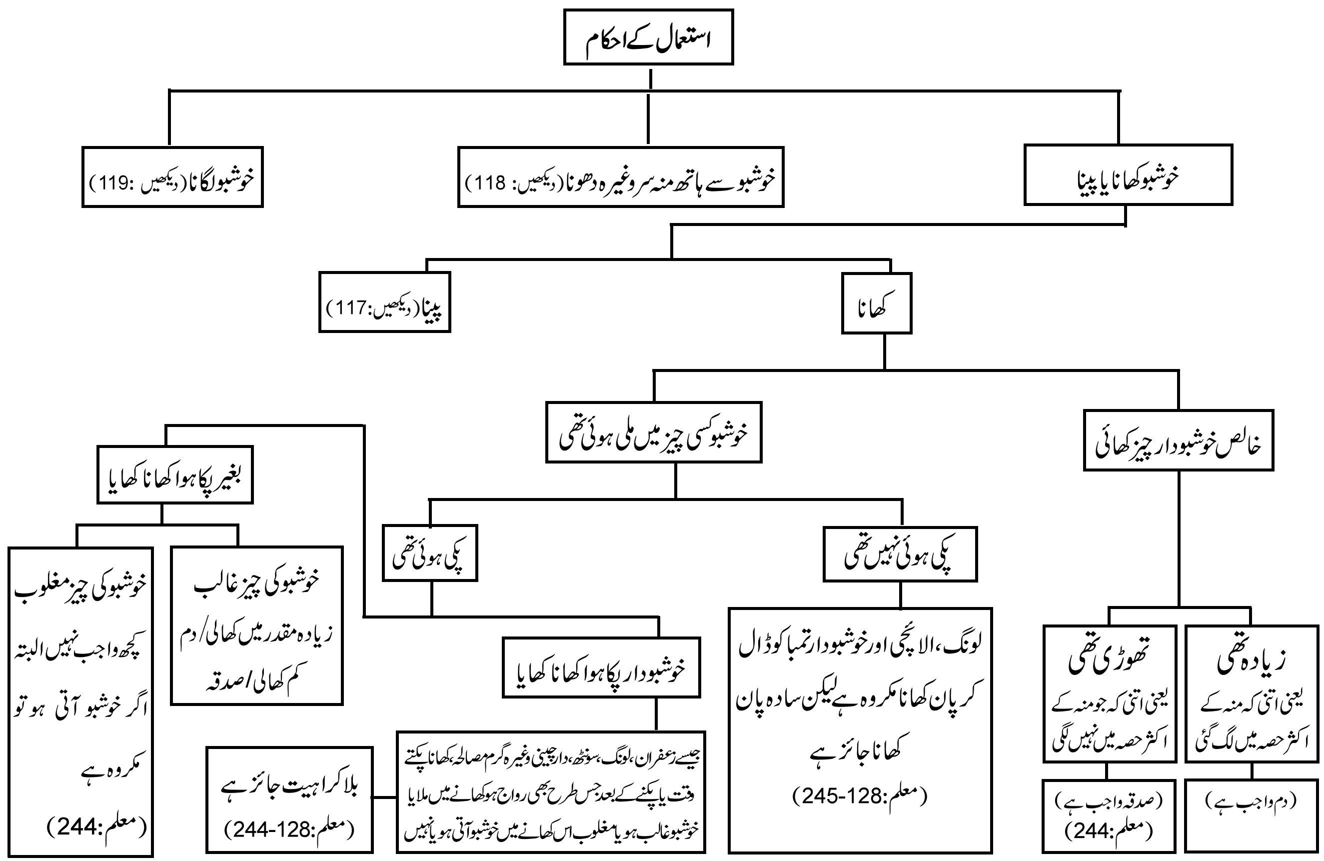
سلے ہوئے کپڑے پہننے اور سر یا چہرہ چھپانے کے اعتبار سے (دیکھیں:126) (معلم:124)

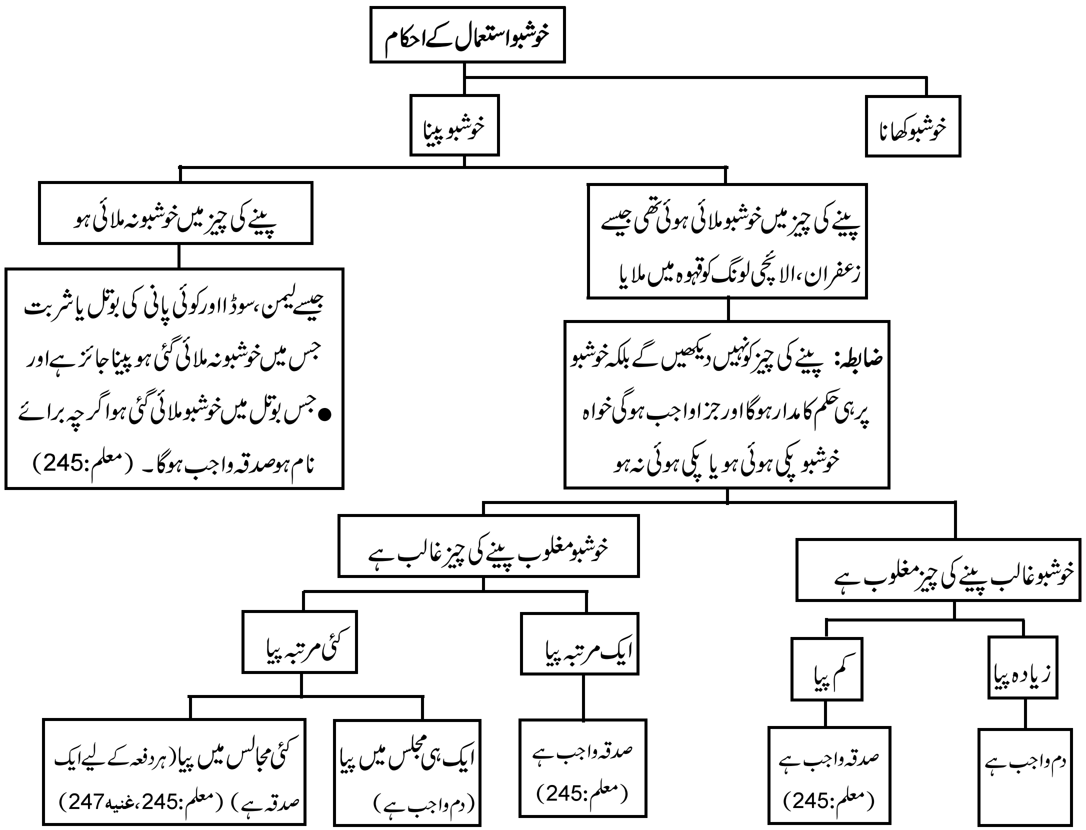
شہوت کی بات یا کام کے اعتبار سے (دیکھیں:129) (معلم:124)

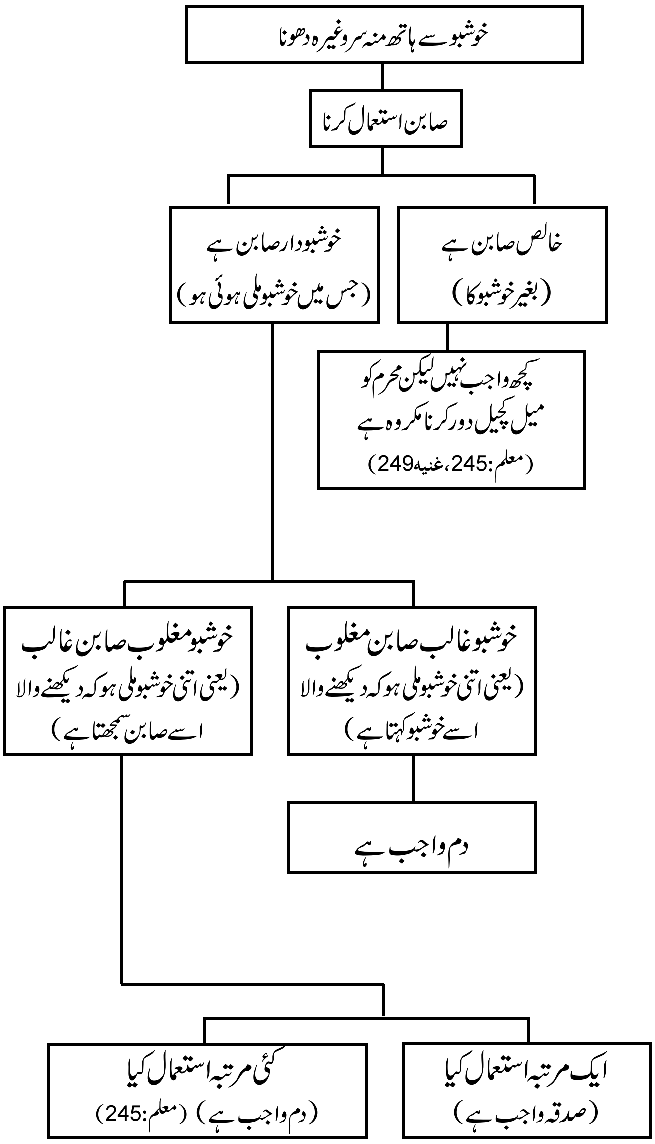
کسی حیوان کو ستانے یا شکار کرنے کے اعتبار سے

● اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا یا جوں مارنے کے لیے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔ (معلم:124)

● موذی جانور جیسے سانپ بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ، کھٹمل کو مارنا جائز ہے چاہے وہ حرم ہی میں ہو۔ (معلم:127)


استعمال کے احکام
خوشبو کھانا یا پینا
خوشبو سے ہاتھ منہ سر وغیرہ دھونا (دیکھیں: 118)
خوشبو لگانا (دیکھیں: 119)
کھانا
پینا (دیکھیں: 117)
خالص خوشبودار چیز کھائی
خوشبو کسی چیز میں ملی ہوئی تھی
زیادہ تھی
یعنی اتنی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی
(دم واجب ہے)
تھوڑی تھی
یعنی اتنی کہ جو منہ کے اکثر حصہ میں نہیں لگی
(صدقہ واجب ہے)
(معلم:244)
پکی ہوئی نہیں تھی
لونگ، الائچی اور خوشبودار تمبا کو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے
(معلم:128-245)
پکی ہوئی تھی
خوشبودار پکا ہوا کھانا کھایا
جیسے زعفران، لونگ، سونٹھ، دارچینی وغیرہ گرم مصالحہ، کھانا پکتے وقت یا پکنے کے بعد جس طرح بھی رواج ہو کھانے میں ملایا خوشبو غالب ہو یا مغلوب اس کھانے میں خوشبو آتی ہو یا نہیں
بلا کراہیت جائز ہے
(معلم:128-244)
بغیر پکا ہوا کھانا کھایا
خوشبو کی چیز غالب
زیادہ مقدار میں کھالی/ دم
کم کھالی/ صدقہ
خوشبو کی چیز مغلوب
کچھ واجب نہیں البتہ اگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے
(معلم:244)


خوشبواستعمال کے احکام
خوشبوپینا
خوشبوکھانا
پینے کی چیز میں خوشبونہ ملائی ہو
جیسے لیمن، سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبونہ ملائی گئی ہو پینا جائز ہے اور
● جس بوتل میں خوشبو ملائی گئی ہوا گرچہ برائے نام ہو صدقہ واجب ہوگا۔ (معلم:245)
پینے کی چیز میں خوشبو ملائی ہوئی تھی جیسے زعفران، الائچی لونگ کو قہوہ میں ملایا
ضابطہ: پینے کی چیز کو نہیں دیکھیں گے بلکہ خوشبو پر ہی حکم کا مدار ہوگا اور جزا واجب ہوگی خواہ خوشبو پکی ہوئی ہو یا پکی ہوئی نہ ہو
خوشبو مغلوب پینے کی چیز غالب ہے
خوشبو غالب پینے کی چیز مغلوب ہے
کئی مرتبہ پیا
ایک مرتبہ پیا
کم پیا
زیادہ پیا
کئی مجالس میں پیا (ہر دفعہ کے لیے ایک صدقہ ہے) (معلم:245، غنیہ 247)
ایک ہی مجلس میں پیا (دم واجب ہے)
صدقہ واجب ہے (معلم:245)
صدقہ واجب ہے (معلم:245)
دم واجب ہے


خوشبو سے ہاتھ منہ سر وغیرہ دھونا
صابن استعمال کرنا
خالص صابن ہے
(بغیر خوشبو کا)
خوشبودار صابن ہے
(جس میں خوشبو ملی ہوئی ہو)
کچھ واجب نہیں لیکن محرم کو
میل کچیل دور کرنا مکروہ ہے
(معلم:245،غنیہ249)
خوشبو غالب صابن مغلوب
(یعنی اتنی خوشبو ملی ہو کہ دیکھنے والا
اسے خوشبو کہتا ہے)
خوشبو مغلوب صابن غالب
(یعنی اتنی خوشبو ملی ہو کہ دیکھنے والا
اسے صابن سمجھتا ہے)
دم واجب ہے
ایک مرتبہ استعمال کیا
(صدقہ واجب ہے)
کئی مرتبہ استعمال کیا
(دم واجب ہے) (معلم:245)

خوشبو لگانا

کب لگائی (احرام سے پہلے یا بعد میں)

احرام سے پہلے خوشبو لگائی

بدن پہ لگائی

یہ سنت ہے اب احرام کے بعد وہ خوشبو باقی رہے یا کسی دوسرے عضو پر لگ جائے۔ کچھ واجب نہیں ہوگا اسکا سونگھنا بھی مکروہ نہیں (معلم:242)

کپڑوں پر لگائی یہ جائز نہیں۔

(غنیۃ 70، کویتیۃ، تطیب)

احرام کے بعد لگائی (دیکھیں کہاں لگائی)

کہاں لگائی (جسم پر لگائی یا کپڑوں پر)

جسم پر خوشبو لگائی

- بدن پر خوشبو لگتے ہی جزا واجب ہوجائے گی اگرچہ فوراً چھڑادی ہو۔ (معلم:242، غنیۃ 243)
- جزاء واجب ہونے میں خوشبو کی قلت و کثرت اور عضو کے بڑے چھوٹے ہونے کو دیکھا جائیگا۔
- پس قلیل خوشبو اگر پورے عضو یا زیادہ پر لگی ہو تو دم واجب ہوگا اور پورے عضو سے کم پر لگی تو صدقہ واجب ہوگا۔

اور زیادہ خوشبو بڑے عضو (جیسے سر، چہرہ، داڑھی، منہ، ہاتھ، ہتھیلی، ران، پنڈلی) کے تھوڑے سے حصہ پر لگی یا چھوٹے عضو (جیسے ناک، کان، آنکھ، مونچھ) پر لگی تو دم واجب ہوگا۔ (معلم:242، غنیہ 244)

کپڑے میں خوشبو لگی

- کپڑے میں خوشبو لگتے ہی کپڑا بدن سے جدا کردیا، یا دھودیا تو کچھ لازم نہیں (معلم:244، غنیہ 243)
- دم یا صدقہ واجب ہونے میں یہ دیکھا جائیگا کہ طول وعرض میں کتنی لگی نیز ایک دن ایک رات لگی رہی یا اس سے کم لگی

دو شرطیں پائی گئیں تو (دم واجب ہے)

- خوشبو ایک بالشت طول اور ایک بالش عرض سے زیادہ ہو۔
- پورے ایک دن یا ایک رات لگی رہی۔

(معلم:243، غنیہ 245)

دونوں میں سے ایک نہیں پائی گئی تو (صدقہ واجب ہوگا)

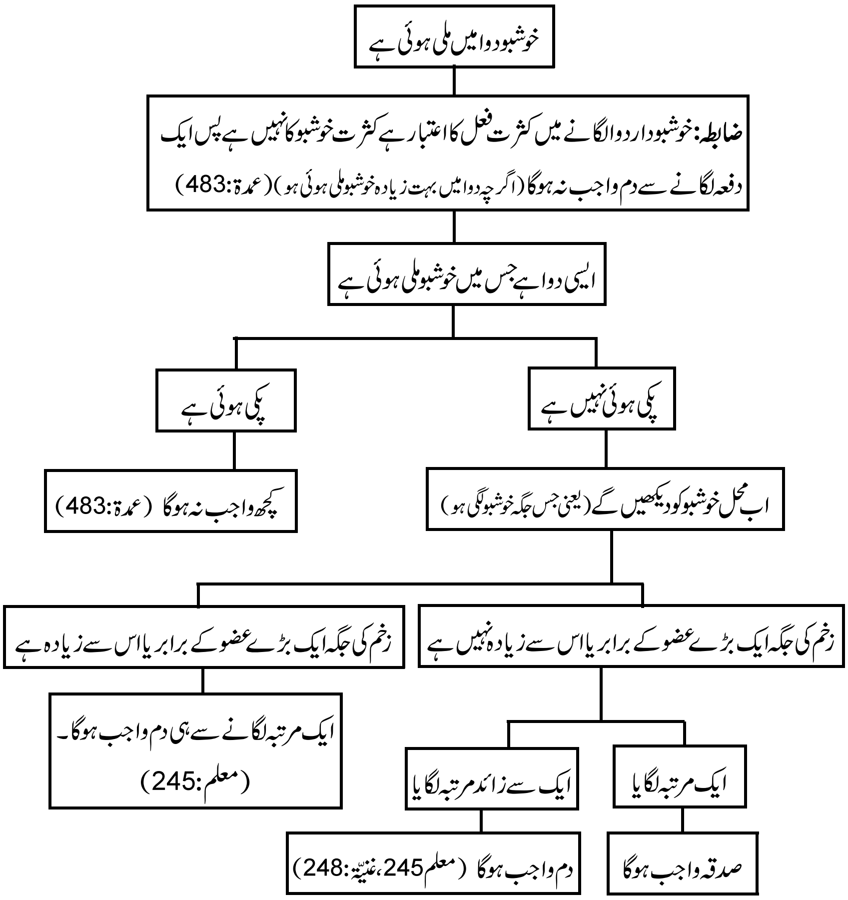
- خوشبو ایک بالشت طول وعرض ہے یا اس سے کم ہے۔ اور پورے ایک دن ایک رات لگی رہی۔
- خوشبو ایک بالشت طول وعرض سے زائد ہے۔ لیکن ایک دن ایک رات سے کم لگی رہی۔ (معلم:243، غنیہ 245)

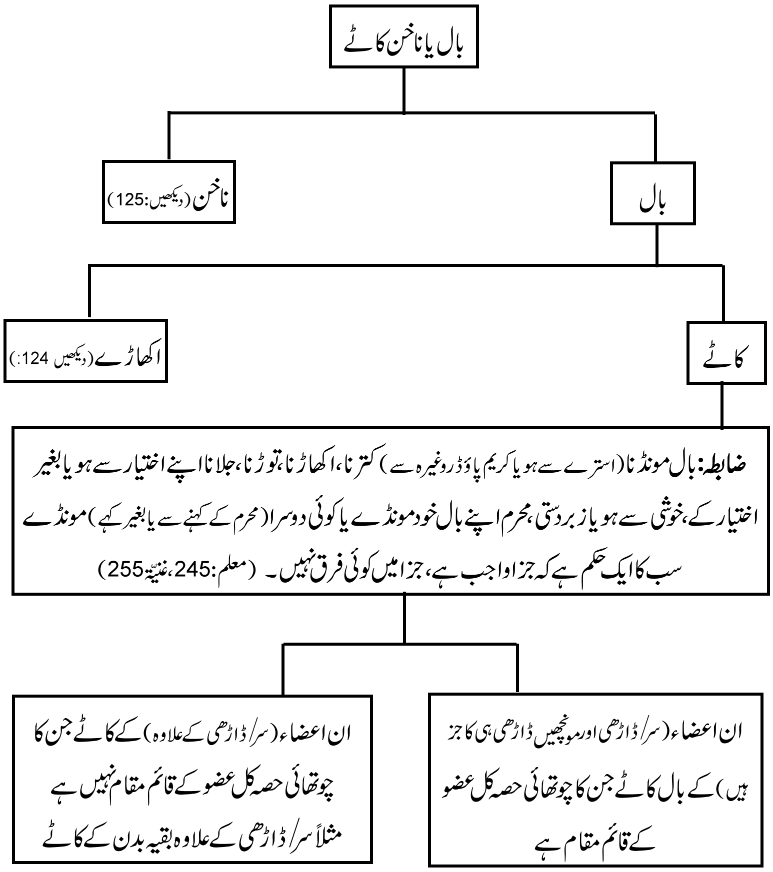
دونوں شرطیں نہیں پائی گئیں ایک مٹھی گندم کا صدقہ واجب ہے۔

- ایک بالشت طول وعرض ہے یا اس سے کم ہے۔
- ایک دن ایک رات سے کم لگی رہی۔ (غنیہ 245)

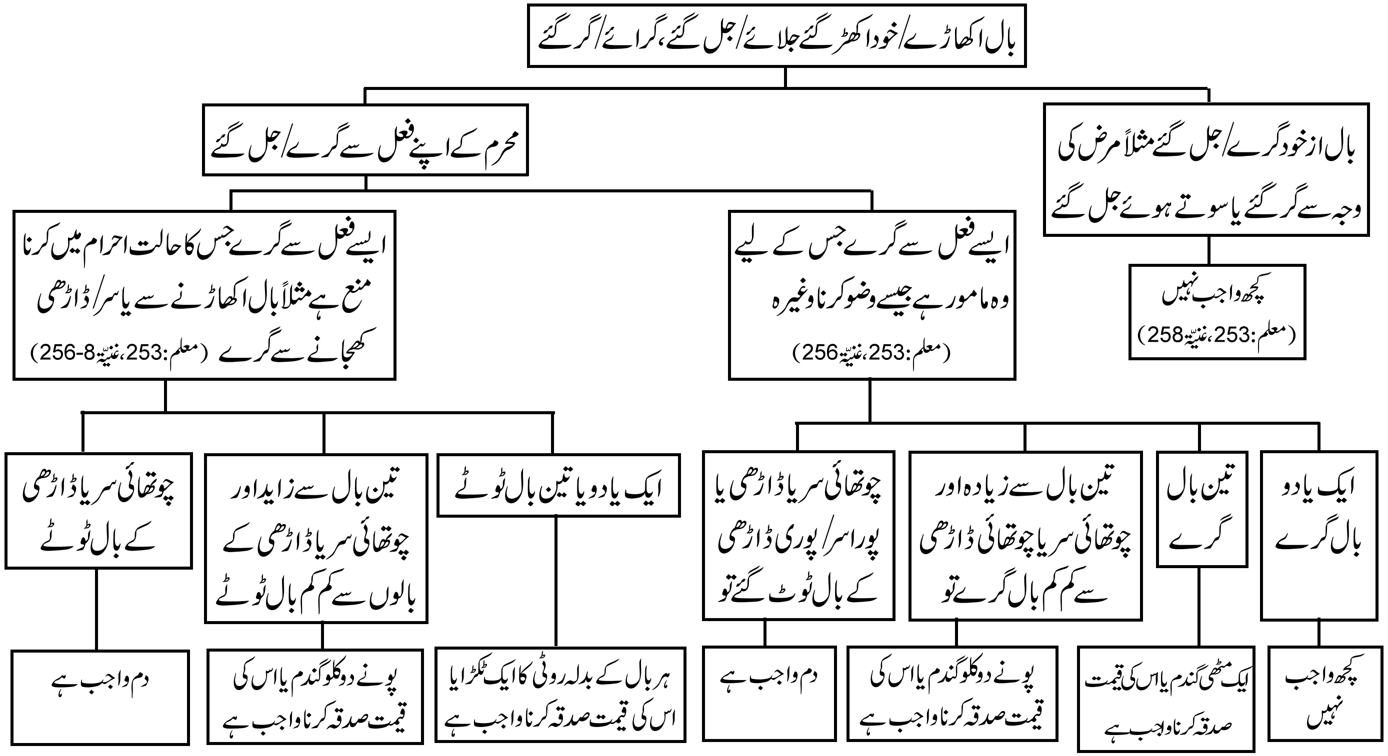
خوشبو کسی چیز میں ملی ہوئی تھی (دیکھیں 120:)

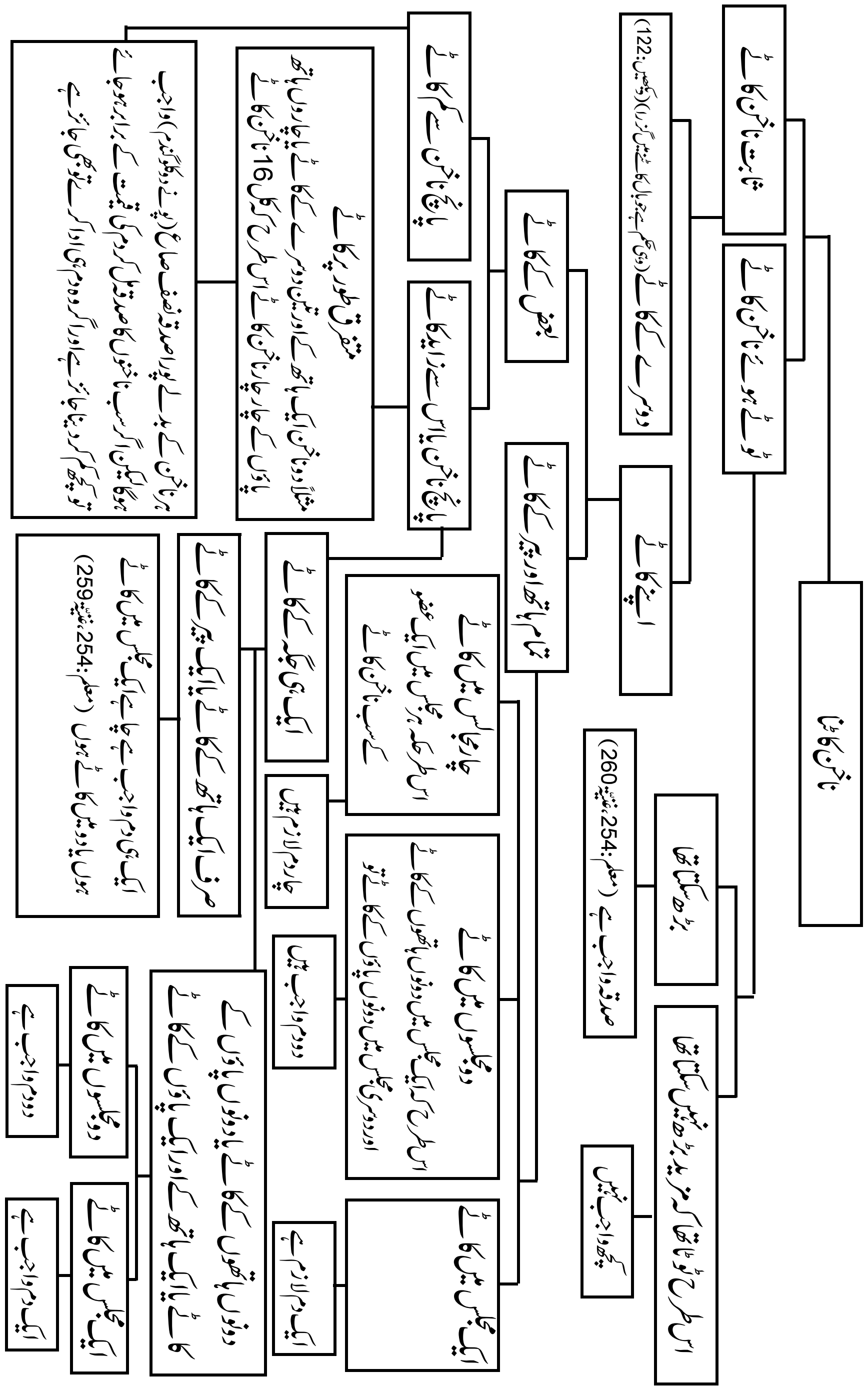
- خوشبو کسی چیز میں ملی ہوئی ہے
  - سرمہ میں ملی ہوئی ہے
    - **ضابطہ:** خوشبودار سرمہ لگانے میں کثرت فعل کا اعتبار ہے کثرت خوشبو کا نہیں پس ایک یا دو دفعہ لگانے سے دم واجب نہ ہوگا اگرچہ سرمہ میں بہت زیادہ خوشبو ملی ہوئی ہو۔ (غنیۃ249،عمدۃ:483)
      - ایسا سرمہ لگایا جس میں خوشبو ملی ہوئی نہیں ہے تو
        - کچھ واجب ہے البتہ بلا ضرورت نہ لگانا اولیٰ ہے۔ (معلم:246،غنیۃ249)
      - ایسا سرمہ لگایا جس میں خوشبو ملی ہوئی ہے۔
        - ایک یا دو بار لگایا تو
          - صدقہ واجب ہوگا
        - تین یا زیادہ بار لگایا
          - دم واجب ہوگا (معلم:246،غنیۃ249)
  - دوا میں ملی ہوئی ہے (دیکھیں:121)
  - تیل میں ملی ہوئی ہے
    - ● جسم یا کپڑوں پر کسی بھی قسم کا خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تل کا تیل لگانا منع ہے۔ (معلم:246)
    - ● ان تینوں (خوشبو دار زیتون اور تل) کے علاوہ دوسرے تیل جیسے روغن بادام، سرسوں کا تیل وغیرہ لگانا جائز ہے۔ (معلم:246)

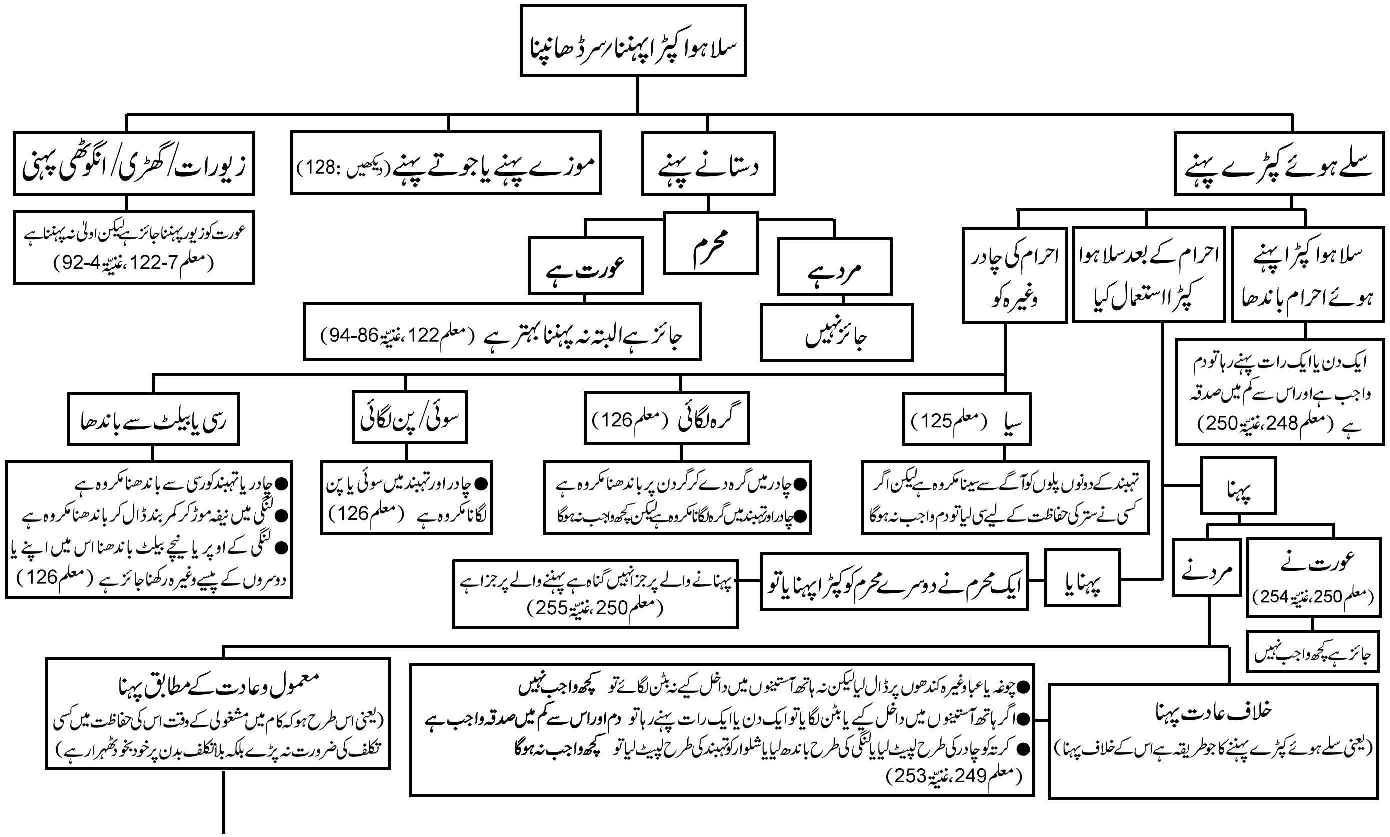

خوشبو دوا میں ملی ہوئی ہے
ضابطہ: خوشبودار دوا لگانے میں کثرت فعل کا اعتبار ہے کثرت خوشبو کا نہیں ہے پس ایک دفعہ لگانے سے دم واجب نہ ہوگا (اگرچہ دوا میں بہت زیادہ خوشبو ملی ہوئی ہو) (عمدۃ:483)
ایسی دوا ہے جس میں خوشبو ملی ہوئی ہے
پکی ہوئی نہیں ہے
پکی ہوئی ہے
اب محل خوشبو کو دیکھیں گے (یعنی جس جگہ خوشبو لگی ہو)
کچھ واجب نہ ہوگا (عمدۃ:483)
زخم کی جگہ ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں ہے
زخم کی جگہ ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے
ایک مرتبہ لگانے سے ہی دم واجب ہوگا۔ (معلم:245)
ایک مرتبہ لگایا
ایک سے زائد مرتبہ لگایا
صدقہ واجب ہوگا
دم واجب ہوگا (معلم245، غنیۃ:248)


بال یا ناخن کاٹے
بال
ناخن (دیکھیں:125)
کاٹے
اکھاڑے (دیکھیں 124:)
ضابطہ: بال مونڈنا (استرے سے ہو یا کریم پاؤڈر وغیرہ سے) کترنا، اکھاڑنا، توڑنا، جلانا اپنے اختیار سے ہو یا بغیر اختیار کے، خوشی سے ہو یا زبردستی، محرم اپنے بال خود مونڈے یا کوئی دوسرا (محرم کے کہنے سے یا بغیر کہے) مونڈے سب کا ایک حکم ہے کہ جزا واجب ہے، جزا میں کوئی فرق نہیں۔ (معلم:245، غنیۃ255)
ان اعضاء (سر/ ڈاڑھی اور مونچھیں ڈاڑھی ہی کا جز ہیں) کے بال کاٹے جن کا چوتھائی حصہ کل عضو کے قائم مقام ہے
ان اعضاء (سر/ ڈاڑھی کے علاوہ) کے کاٹے جن کا چوتھائی حصہ کل عضو کے قائم مقام نہیں ہے مثلاً سر/ ڈاڑھی کے علاوہ بقیہ بدن کے کاٹے

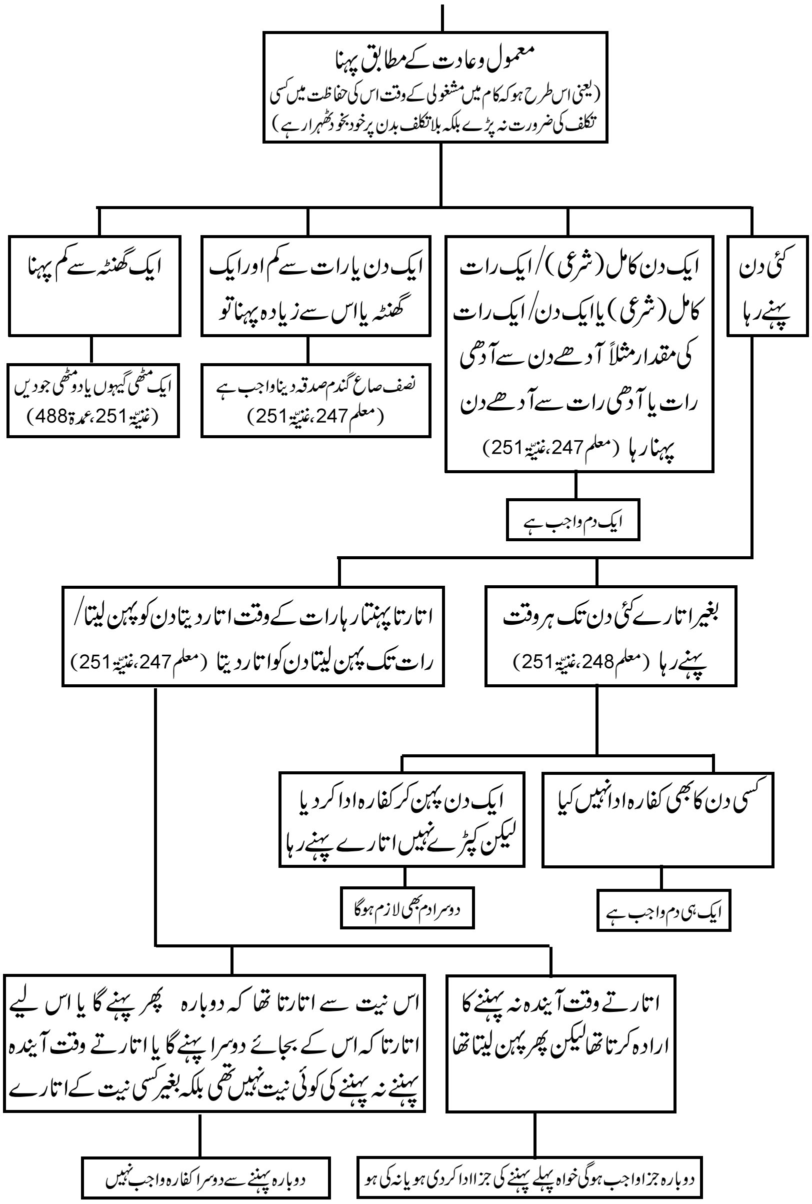
- ان اعضاء (سر/ داڑھی اور مونچھیں داڑھی ہی کا جز ہیں) کے بال کاٹے جن کا چوتھائی حصہ کل عضو کے قائم مقام ہے
  - سر داڑھی کے کاٹے
    - اپنے سر کے (معلم:252،غنیہ256)
      - پورے سر کے — ایک دم واجب
      - چوتھائی — ایک دم واجب
      - چوتھائی سے کم — صدقہ واجب
      - سر داڑھی دونوں — ایک دم واجب (بشرطیکہ ایک ہی مجلس میں کاٹے ہوں)
    - دوسرے کے (معلم:253،غنیہ258)
      - 1 بال کاٹنے والا اور جسکے بال کاٹے دونوں محرم تھے — کاٹنے والے پر صدقہ کٹوانے والے پر دم
      - 2 دونوں حلال تھے — کچھ واجب نہیں
      - 3 بال کاٹنے والا محرم بال کٹوانے والا حلال — کاٹنے والا کچھ تھوڑا سا صدقہ کردے کٹوانے والے پر کچھ واجب نہیں
      - 4 بال کاٹنے والا حلال بال کٹوانے والا محرم — کاٹنے والے پر کامل صدقہ کٹوانے والے پر دم
  - مونچھ کے
    - اپنی کاٹیں — پوری یا کچھ مونڈیں/ کاٹیں صدقہ واجب ہوگا (معلم:252، غنیہ257)
    - دوسرے کی کاٹیں — محرم نے دوسرے محرم یا حلال کی مونچھیں مونڈ دیں/ کاٹ دیں تو کچھ تھوڑا سا (روٹی کا ٹکڑا/ گندم کی ایک مٹھی) صدقہ کردے (معلم:254،غنیہ259)
- ان اعضاء (سر/ داڑھی کے علاوہ) کے کاٹے جن کا چوتھائی حصہ کل عضو کے قائم مقام نہیں ہے مثلاً سر/ داڑھی کے علاوہ بقیہ بدن کے کاٹے
  - زیر ناف بال کاٹے — دم واجب ہے (معلم، غنیہ)
  - بغل کے کاٹے
    - دونوں بغل/ ایک پوری بغل کے کاٹے — دم واجب ہے
    - ایک بغل سے کم کے بال کاٹے — صدقہ واجب ہے (معلم:252، غنیہ257)
  - گردن کے کاٹے
    - پوری گردن کے کاٹے — دم واجب ہے (معلم:252، غنیہ257)
    - گردن کے بعض حصے کے کاٹے — صدقہ واجب ہوگا خواہ وہ حصہ پوری گردن کا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو


بال اکھاڑے/خود اکھڑ گئے جلائے/جل گئے، گرائے/گر گئے
بال ازخود گرے/جل گئے مثلاً مرض کی وجہ سے گر گئے یا سوتے ہوئے جل گئے
کچھ واجب نہیں (معلم:253، غنیۃ258)
محرم کے اپنے فعل سے گرے/جل گئے
ایسے فعل سے گرے جس کے لیے وہ مامور ہے جیسے وضو کرنا وغیرہ (معلم:253، غنیۃ256)
ایسے فعل سے گرے جس کا حالت احرام میں کرنا منع ہے مثلاً بال اکھاڑنے سے یا سر/ڈاڑھی کھجانے سے گرے (معلم:253، غنیۃ256-8)
ایک یا دو بال گرے
کچھ واجب نہیں
تین بال گرے
ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے
تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم کم بال گرے تو
پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے
چوتھائی سر یا ڈاڑھی یا پورا سر/پوری ڈاڑھی کے بال ٹوٹ گئے تو
دم واجب ہے
ایک یا دو یا تین بال ٹوٹے
ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے
تین بال سے زاید اور چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹے
پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے
چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بال ٹوٹے
دم واجب ہے


ناخن کاٹنا
ثابت ناخن کاٹے
ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹے
اس طرح ٹوٹا تھا کہ مزید بڑھ نہیں سکتا تھا
بڑھ سکتا تھا
کچھ واجب نہیں
صدقہ واجب ہے (معلم:254،غنیۃ260)
دوسرے کے کاٹے (وہی حکم ہے جو بال کاٹنے میں گزرا)(دیکھیں:122)
اپنے کاٹے
بعض کے کاٹے
تمام ہاتھ اور پیر کے کاٹے
پانچ ناخن سے کم کاٹے
پانچ ناخن یا اس سے زاید کاٹے
متفرق طور پر کاٹے
مثلاً دو ناخن ایک ہاتھ کے اور تین دوسرے کے کاٹے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار ناخن کاٹے اس طرح کہ کل 16 ناخن کاٹے
ہر ناخن کے بدلے پورا صدقہ نصف صاع (پونے دو کلو گندم) واجب ہوگا لیکن اگر سب ناخنوں کا صدقہ مل کر دم کی قیمت کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دینا جائز ہے اور اگر وہ دم ہی ادا کرے تو بھی جائز ہے
ایک ہی جگہ کے کاٹے
صرف ایک ہاتھ کے کاٹے یا ایک پیر کے کاٹے
ایک ہی دم واجب ہے چاہے ایک مجلس میں کاٹے ہوں یا دو میں کاٹے ہوں (معلم:254،غنیۃ259)
دونوں ہاتھوں کے کاٹے یا دونوں پاؤں کے کاٹے یا ایک ہاتھ کے اور ایک پاؤں کے کاٹے
ایک مجلس میں کاٹے
ایک دم واجب ہے
دو مجلسوں میں کاٹے
دو دم واجب ہے
چار مجالس میں کاٹے
اس طرح کہ ہر مجلس میں ایک عضو کے سب ناخن کاٹے
چار دم لازم ہیں
دو مجلسوں میں کاٹے
اس طرح کہ ایک مجلس میں دونوں ہاتھوں کے کاٹے اور دوسری مجلس میں دونوں پاؤں کے کاٹے تو
دو دم واجب ہیں
ایک مجلس میں کاٹے
ایک دم لازم ہے



سلا ہوا کپڑا پہننا/سر ڈھانپنا
سلے ہوئے کپڑے پہنے
دستانے پہنے
موزے پہنے یا جوتے پہنے (دیکھیں :128)
زیورات/گھڑی/ انگوٹھی پہنی
عورت کو زیور پہننا جائز ہے لیکن اولیٰ نہ پہننا ہے (معلم 7-122 ،غنیۃ 4-92)
محرم
عورت ہے
مرد ہے
جائز ہے البتہ نہ پہننا بہتر ہے (معلم 122 ،غنیۃ 86-94)
جائز نہیں
سلا ہوا کپڑا پہنے ہوئے احرام باندھا
احرام کے بعد سلا ہوا کپڑا استعمال کیا
احرام کی چادر وغیرہ کو
ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ ہے (معلم 248 ،غنیۃ 250)
سیا (معلم 125)
گرہ لگائی (معلم 126)
سوئی/ پن لگائی
رسی یا بیلٹ سے باندھا
تہبند کے دونوں پلوں کو آگے سے سینا مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لیے سی لیا تو دم واجب نہ ہوگا
● چادر میں گرہ دے کر گردن پر باندھنا مکروہ ہے
● چادر اور تہبند میں گرہ لگانا مکروہ ہے لیکن کچھ واجب نہ ہوگا
● چادر اور تہبند میں سوئی یا پن لگانا مکروہ ہے (معلم 126)
● چادر یا تہبند کو رسی سے باندھنا مکروہ ہے
● لنگی میں نیفہ موڑ کر کمر بند ڈال کر باندھنا مکروہ ہے
● لنگی کے اوپر یا نیچے بیلٹ باندھنا اس میں اپنے یا دوسروں کے پیسے وغیرہ رکھنا جائز ہے (معلم 126)
پہنا
پہنایا
ایک محرم نے دوسرے محرم کو کپڑا پہنایا تو
پہنانے والے پر جزا نہیں گناہ ہے پہننے والے پر جزا ہے (معلم 250 ،غنیۃ 255)
عورت نے (معلم 250 ،غنیۃ 254)
مرد نے
جائز ہے کچھ واجب نہیں
معمول وعادت کے مطابق پہنا
(یعنی اس طرح ہو کہ کام میں مشغولی کے وقت اس کی حفاظت میں کسی تکلف کی ضرورت نہ پڑے بلکہ بلا تکلف بدن پر خود بخود ٹھہرا رہے)
خلاف عادت پہنا
(یعنی سلے ہوئے کپڑے پہننے کا جو طریقہ ہے اس کے خلاف پہنا)
● چوغہ یا عبا وغیرہ کندھوں پر ڈال لیا لیکن نہ ہاتھ آستینوں میں داخل کیے نہ بٹن لگائے تو کچھ واجب نہیں
● اگر ہاتھ آستینوں میں داخل کیے یا بٹن لگا یا تو ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم اور اس سے کم میں صدقہ واجب ہے
● کرتہ کو چادر کی طرح لپیٹ لیا یا لنگی کی طرح باندھ لیا یا شلوار کو تہبند کی طرح لپیٹ لیا تو کچھ واجب نہ ہوگا (معلم 249 ،غنیۃ 253)


معمول وعادت کے مطابق پہنا
(یعنی اس طرح ہو کہ کام میں مشغولی کے وقت اس کی حفاظت میں کسی تکلف کی ضرورت نہ پڑے بلکہ بلاتکلف بدن پر خود بخو دٹھہرا رہے)
کئی دن پہنے رہا
ایک دن کامل (شرعی)/ایک رات کامل (شرعی) یاایک دن/ایک رات کی مقدار مثلاً آدھے دن سے آدھی رات یا آدھی رات سے آدھے دن پہنا رہا (معلم 247،غنیۃ 251)
ایک دم واجب ہے
ایک دن یا رات سے کم اور ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ پہنا تو
نصف صاع گندم صدقہ دیناواجب ہے (معلم 247،غنیۃ 251)
ایک گھنٹہ سے کم پہنا
ایک مٹھی گیہوں یا دو مٹھی جودیں (غنیۃ 251،عمدۃ 488)
بغیر اتارے کئی دن تک ہر وقت پہنے رہا (معلم 248،غنیۃ 251)
اتارتا پہنتا رہا رات کے وقت اتار دیتا دن کو پہن لیتا/رات تک پہن لیتا دن کو اتار دیتا (معلم 247،غنیۃ 251)
کسی دن کا بھی کفارہ ادا نہیں کیا
ایک ہی دم واجب ہے
ایک دن پہن کر کفارہ ادا کر دیا لیکن کپڑے نہیں اتارے پہنے رہا
دوسرا دم بھی لازم ہوگا
اتارتے وقت آیندہ نہ پہننے کا ارادہ کرتا تھا لیکن پھر پہن لیتا تھا
دوبارہ جزا واجب ہوگی خواہ پہلے پہننے کی جزا ادا کر دی ہو یا نہ کی ہو
اس نیت سے اتارتا تھا کہ دوبارہ پھر پہنے گا یا اس لیے اتارتا کہ اس کے بجائے دوسرا پہنے گا یا اتارتے وقت آیندہ پہننے نہ پہننے کی کوئی نیت نہیں تھی بلکہ بغیر کسی نیت کے اتارے
دوبارہ پہننے سے دوسرا کفارہ واجب نہیں

موزے یا جوتے پہننا

حقیقت

ایسا جوتا یا چپل ہونی چاہیے کہ پیر کے پشت کی ہڈی کے ذرا نیچے سے اوپر دونوں ٹخنوں اوران کے اطراف ایڑی سمیت یہ سب کھلے رہیں، صرف ٹخنوں کی جگہ سے یا صرف پشت قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کا کھلا رکھنا کافی نہیں۔

الغرض صرف پیر کے بیچ کی ہڈی کا کھلا رکھنا کافی نہیں بلکہ اس کے اوپر کے کعبین سے لے کر اس ہڈی کے نیچے تک کھلا رکھنا ضروری ہے للاحتیاط

(معلم 251، عمدۃ 495)

مسائل

مرد کو پہننا

چپل یا ایسے جوتے موجود ہیں جو پاؤں کی پشت کی ہڈی کو نہ چھپائیں

- ایسی صورت میں موزوں کو کاٹ کر پہننا جائز ہے لیکن مکروہ اور بُرا ہے کیونکہ اس صورت میں یہ فعل خلاف سنت ہے اور اس میں مال کو بلا ضرورت ضائع کرنا بھی پایا جاتا ہے۔

(معلم 251، غنیۃ 254)

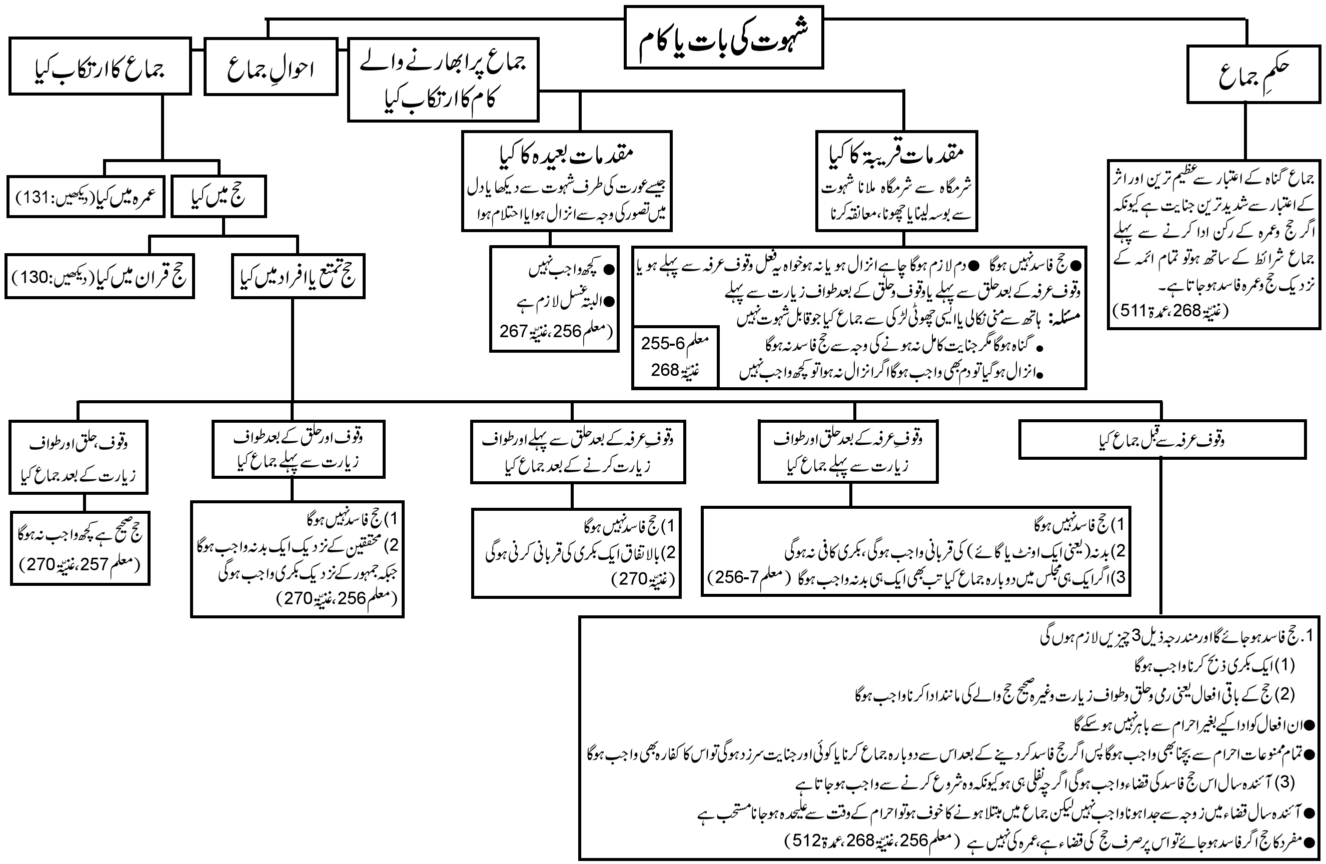
ایسے جوتے/ چپل موجود نہیں

- موزے/ بوٹ/ جوتا وغیرہ کو پشت قدم کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی کے نیچے تک کاٹ کر پہننا جائز ہے۔
- اگر کسی محرم مرد نے موزے یا بوٹ جوتا وغیرہ بغیر کاٹے پہن لیا جس سے اس کے پشتِ قدم کی ہڈی چھپ گئی اور ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہننے کی صورت میں صدقہ واجب ہوگا۔
- اگر موزے پشت قدم سے کاٹ کر پہننے کے بعد چپل یا ایسا جوتا مل گیا جو پشتِ قدم کی بیچ کی ہڈی اور ٹخنوں اور ان کے اطراف کو نہیں ڈھانپتا تو ہمارے فقہاء کے نزدیک اس کو موزے پہنے رہنا بھی جائز ہے ان کو اتارنا اور چپل یا جوتی کا پہننا ضروری نہیں اور اب بھی ان کو پہنے رہنے سے اس پر کچھ جزا واجب نہیں ہوگی۔
- بظاہر ایک موزہ پہننے کا بھی وہی حکم ہے جو دو موزوں کا ہے جبکہ دونوں موزوں کے پہننے کی مجلس متعدد نہ ہو۔

(معلم 250، غنیۃ 254)

عورت کو پہننا

- عورت کو موزے، جراب پہننا منع نہیں ہے لیکن عورت کیلیے ان کا نہ پہننا اولیٰ وافضل ہے۔ (معلم 122، غنیۃ 94)


شہوت کی بات یا کام
حکمِ جماع
جماع گناہ کے اعتبار سے عظیم ترین اور اثر کے اعتبار سے شدید ترین جنایت ہے کیونکہ اگر حج وعمرہ کے رکن ادا کرنے سے پہلے جماع شرائط کے ساتھ ہوتو تمام ائمہ کے نزدیک حج وعمرہ فاسد ہوجاتا ہے۔
(غنیّۃ 268، عمدۃ 511)
جماع پر ابھارنے والے کام کا ارتکاب کیا
مقدمات قریبۃ کا کیا
شرمگاہ سے شرمگاہ ملانا شہوت سے بوسہ لینا یا چھونا، معانقہ کرنا
● حج فاسد نہیں ہوگا ● دم لازم ہوگا چاہے انزال ہو یا نہ ہوخواہ یہ فعل وقوف عرفہ سے پہلے ہو یا وقوف عرفہ کے بعد حلق سے پہلے یا وقوف وحلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے
مسئلہ: ہاتھ سے منی نکالی یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جماع کیا جو قابل شہوت نہیں
• گناہ ہوگا مگر جنایت کامل نہ ہونے کی وجہ سے حج فاسد نہ ہوگا
• انزال ہوگیا تو دم بھی واجب ہوگا اگر انزال نہ ہوا تو کچھ واجب نہیں
معلم 6-255
غنیّۃ 268
مقدمات بعیدہ کا کیا
جیسے عورت کی طرف شہوت سے دیکھا یا دل میں تصور کی وجہ سے انزال ہوا یا احتلام ہوا
● کچھ واجب نہیں
● البتہ غسل لازم ہے
(معلم 256، غنیّۃ 267
احوالِ جماع
جماع کا ارتکاب کیا
حج میں کیا
عمرہ میں کیا (دیکھیں: 131)
حج تمتع یا افراد میں کیا
حج قران میں کیا (دیکھیں: 130)
وقوفِ عرفہ سے قبل جماع کیا
1. حج فاسد ہوجائے گا اور مندرجہ ذیل 3 چیزیں لازم ہوں گی
(1) ایک بکری ذبح کرنا واجب ہوگا
(2) حج کے باقی افعال یعنی رمی وحلق وطواف زیارت وغیرہ صحیح حج والے کی مانند ادا کرنا واجب ہوگا
● ان افعال کو ادا کیے بغیر احرام سے باہر نہیں ہوسکے گا
● تمام ممنوعات احرام سے بچنا بھی واجب ہوگا پس اگر حج فاسد کردینے کے بعد اس سے دوبارہ جماع کرنا یا کوئی اور جنایت سرزد ہوگی تو اس کا کفارہ بھی واجب ہوگا
(3) آئندہ سال اس حج فاسد کی قضاء واجب ہوگی اگرچہ نفلی ہی ہو کیونکہ وہ شروع کرنے سے واجب ہوجاتا ہے
● آئندہ سال قضاء میں زوجہ سے جدا ہونا واجب نہیں لیکن جماع میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو احرام کے وقت سے علیحدہ ہوجانا مستحب ہے
● مفرد کا حج اگر فاسد ہوجائے تو اس پر صرف حج کی قضاء ہے، عمرہ کی نہیں ہے (معلم 256، غنیّۃ 268، عمدۃ 512)
وقوف عرفہ کے بعد حلق اور طواف زیارت سے پہلے جماع کیا
1) حج فاسد نہیں ہوگا
2) بدنہ (یعنی ایک اونٹ یا گائے) کی قربانی واجب ہوگی، بکری کافی نہ ہوگی
3) اگر ایک ہی مجلس میں دوبارہ جماع کیا تب بھی ایک ہی بدنہ واجب ہوگا (معلم 7-256)
وقوفِ عرفہ کے بعد حلق سے پہلے اور طواف زیارت کرنے کے بعد جماع کیا
1) حج فاسد نہیں ہوگا
2) بالاتفاق ایک بکری کی قربانی کرنی ہوگی
(غنیّۃ 270)
وقوف اور حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے جماع کیا
1) حج فاسد نہیں ہوگا
2) محققین کے نزدیک ایک بدنہ واجب ہوگا جبکہ جمہور کے نزدیک بکری واجب ہوگی
(معلم 256، غنیّۃ 270)
وقوف، حلق اور طواف زیارت کے بعد جماع کیا
حج صحیح ہے کچھ واجب نہ ہوگا
(معلم 257، غنیّۃ 270)

حج قران میں کیا

وقوف عرفہ اور طواف عمرہ سے پہلے جماع کیا
- حج اور عمرہ دونوں فاسد ہو گئے
- حج وعمرہ کے باقی افعالِ صحیح حج وعمرہ والے کے مانند ادا کرنا واجب ہوگا
اسی طرح تمام ممنوعات احرام سے بچنا بھی واجب ہوگا
پس اگر حج فاسد کر دینے کے بعد اس سے دوبارہ جماع کرنا یا کوئی اور جنایت سرزد ہو گئی تو اس کا کفارہ بھی واجب ہوگا
- دم قران ساقط ہو گیا
- دو دم (یعنی 2 بکریاں) حج وعمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے لازم ہو گئے
- حج وعمرہ کی قضاء لازم ہوگی (معلم 257، غنیۃ 270)

طواف عمرہ اور وقوف کے بعد حلق اور طواف زیارت سے پہلے جماع کیا
- حج وعمرہ فاسد نہیں ہوں گے
- دم قران ساقط نہیں ہوگا بلکہ دینا ہوگا
- ایک بدنہ اور ایک بکری واجب ہوگی
(معلم 257، غنیۃ 271)

طواف عمرہ اور وقوف کے بعد حلق سے پہلے اور طواف زیارت کے بعد جماع کیا
- دو بکریاں لازم ہوں گی
(معلم 258، کویتیہ: رابعاً، جماع القارن، 178)

طواف عمرہ، وقوف اور حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے جماع کیا
- حج وعمرہ فاسد نہیں ہوں گے
- دو بکریاں لازم ہوں گی
بعض کہتے ہیں کہ حج کے لیے بدنہ ہوگا اور عمرہ کے لیے کچھ نہ ہوگا، شیخ ابن ہمام صاحبؒ فتح القدیر نے اسی کی تصویب کی ہے (معلم 258، غنیۃ 271)

طواف عمرہ، وقوف، حلق اور طواف زیارت کے بعد جماع کیا
- کچھ لازم نہیں ہوگا
(معلم 195، غنیۃ 177)

طواف عمرہ کیا ہی نہیں اور وقوف کے بعد جماع کیا
- حج فاسد نہیں ہوا
- حج کی جنایت کی وجہ سے بدنہ اور ترک عمرہ کی وجہ سے ایک بکری لازم ہوگی
- عمرہ کی قضا لازم ہوگی
(کویتیہ: رابعاً، جماع القارن، 178)

طواف عمرہ کل یا اکثر کیا پھر وقوف سے پہلے جماع کیا
- حج فاسد ہو جائے گا، عمرہ صحیح رہے گا
- دم قران ساقط ہو جائے گا
- دو بکریاں لازم ہوں گی
- حج کی قضا لازم ہوگی
(معلم 257، غنیۃ 270)

شہوت کی بات یا کام عمرے میں کیا

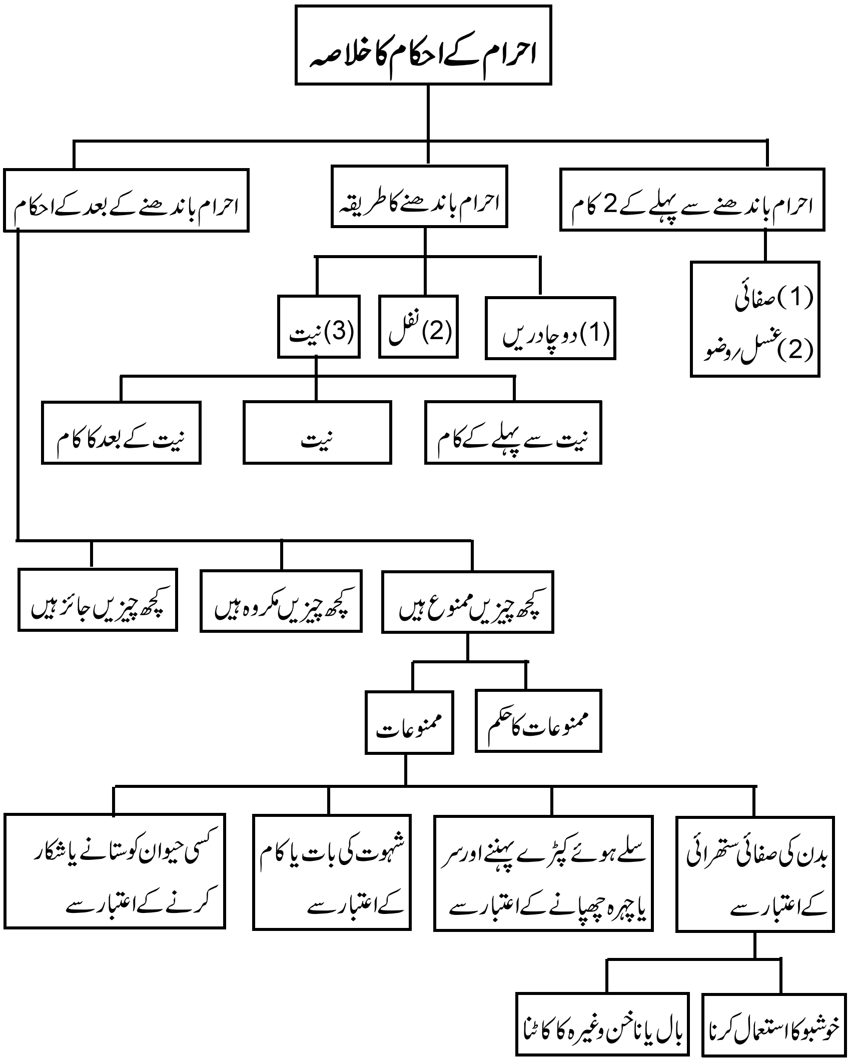
طواف کے 4 چکر سے پہلے جماع کیا
- عمرہ فاسد ہو جائے گا
- عمرہ کے بقیہ تمام افعال صحیح عمرہ کرنے والے کے مانند ادا کرنا واجب ہوگا
- ایک بکری لازم ہوگی
- عمرہ کی قضاء لازم ہوگی (معلم 258، کویتیہ: جماع فی احرام العمرۃ/174)

طواف کے 4 چکروں کے بعد جماع کیا
- عمرہ فاسد نہیں ہوگا
- ایک بکری لازم ہوگی (معلم/258)

جماع طواف کے بعد سعی سے پہلے کیا
- عمرہ فاسد نہیں ہوگا
- ایک بکری لازم ہوگی (معلم/258)

جماع طواف و سعی کے بعد حلق سے پہلے کیا
- عمرہ فاسد نہیں ہوگا
- ایک بکری لازم ہوگی (معلم/258)

طواف و سعی اور سر منڈوانے کے بعد جماع کیا
- عمرہ فاسد نہیں ہوگا
- کچھ بھی لازم نہیں ہوگا (معلم/258)


احرام کے احکام کا خلاصہ
احرام باندھنے سے پہلے کے 2 کام
احرام باندھنے کا طریقہ
احرام باندھنے کے بعد کے احکام
(1) صفائی
(2) غسل/وضو
(1) دو چادریں
(2) نفل
(3) نیت
نیت سے پہلے کے کام
نیت
نیت کے بعد کا کام
کچھ چیزیں ممنوع ہیں
کچھ چیزیں مکروہ ہیں
کچھ چیزیں جائز ہیں
ممنوعات کا حکم
ممنوعات
بدن کی صفائی ستھرائی کے اعتبار سے
سلے ہوئے کپڑے پہننے اور سر یا چہرہ چھپانے کے اعتبار سے
شہوت کی بات یا کام کے اعتبار سے
کسی حیوان کو ستانے یا شکار کرنے کے اعتبار سے
خوشبو کا استعمال کرنا
بال یا ناخن وغیرہ کا کاٹنا

(2) طواف کی وضاحت

طواف

- طواف سے پہلے کے 2 کام
- طواف کا طریقہ (دیکھیں: 134)
- طواف کی غلطیاں (دیکھیں:135)

(1) پاک ہونا/ستر پوشی

- بے وضو/حیض ونفاس/جنابت نہ ہو
- بدن اور کپڑوں پر کوئی نجاست نہ ہو
- لباس مکمل ستر ڈھانپے ہوئے ہونا چاہیے (معلم/141)

(2) نیت کرنا

- طواف کی نیت کرنا ضروری ہے
- تعیین (کہ فلاں طواف کرتا ہوں) مستحب یا مسنون ہے (معلم)
- اب خانہ کعبہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے داہنی طرف آ جائے
- اور پھر بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لیے عمرہ/قدوم/زیارت/وداع کا طواف کرتا ہوں آپ اس کو میرے لیے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے (معلم/153-141)

طواف کا طریقہ (معلم/138،غنیہ)

طواف کے شروع میں

اِضطباع

طریقہ

- طواف شروع کرنے سے پہلے احرام کی چادر سیدھے بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں بغل کے اوپر ڈالیں (عورتوں کے لیے یہ حکم نہیں)
- استقبال سے قبل تلبیہ بند کر دیں

حکم

سات چکروں میں یہ سنت ہے (عورتوں کے لیے یہ حکم نہیں)

اِستقبال

- حجر اسود کے سامنے آکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو
- بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھیں
- اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں

اِستِلام/اشارہ

- دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے سامنے کریں اس طرح کہ ہتھیلیوں کی پشت چہرے کی طرف ہو۔
- بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھیں اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں
- ایک مرتبہ شروع میں اور پھر ہر چکر کے ختم پر (کل آٹھ استلام ہیں نواں سعی کے شروع میں ہے)۔ان میں سے پہلا اور آٹھواں سنت مؤکدہ اور درمیان کے مستحب ہیں۔ (حج کے ضروری مسائل صفحہ 40)

طواف کے درمیان میں

7 چکر 8 استلام 3 رَمَل

- اکڑ اکڑ کر تیز تیز قریب قریب قدم رکھتے ہوئے پہلوانوں کی طرح دونوں کندھے ہلاتے ہوئے (دوڑے اور اذیت دیئے بغیر) طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنا سنت ہے باقی چکروں میں اپنی عام چال چلیں (رمل کا حکم عورتوں کے لیے نہیں ہے)
- طواف پیدل کریں دوران طواف سامنے دیکھیں دائیں بائیں نہ دیکھیں اور خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پیٹ کرنا ناجائز ہے ایسا کرنے سے سخت احتیاط کریں بغیر ہاتھ اٹھائے توجہ اور دھیان کے ساتھ دعائیں مانگیں۔اپنی زبان میں بھی مانگ سکتے ہیں۔
- حجر اسود سے رکن یمانی تک سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں۔
- رکن یمانی پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہو اور رش نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ یا صرف سیدھا ہاتھ پھیریں چومیں نہیں اور وہاں (رکن یمانی) سے حجر اسود تک رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھیں۔
- دوران طواف وضو ٹوٹ جائے/جماعت کھڑی ہو جائے تو وضو کریں/جماعت میں شامل ہو جائیں اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے طواف پورا کریں
- طواف کے بعد اضطباع ختم کر دیں یعنی سیدھا کندھا بھی ڈھانک لیں

طواف کے آخر میں

دعا

- ملتزم (حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار) پر چمٹ کر (بشرط یہ کہ اس پر خوشبو نہ ہو) دعا کریں اور اگر خوشبو ہو (جیسا کہ اکثر ہوتی ہے) یا نا محرم کا ہجوم ہو تو دور کھڑے ہو کر کریں

نماز

- دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے کندھے ڈھانک کر ادا کریں بشرط یہ کہ جگہ ہو اور وقت مکروہ نہ ہو۔
- اگر جگہ نہ ہو تو کہیں بھی حرم شریف میں پڑھ لیں۔
- مکروہ وقت ہو تو اسکو گزرنے کے بعد پڑھ لیں یہ دو رکعت واجب ہے

زمزم

قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین سانسوں میں جی بھر کر زمزم پئیں دعا بھی مانگیں

طواف کی غلطیاں

نمبر	غلطیاں	طواف زیارت	طواف وداع	طواف قدوم /نفلی طواف	طواف قران	طواف عمرہ
1	طواف نہیں کیا	حج ہی نہیں ہوا (معلم195، غنیۃ177)	دم واجب ہے ● عورت نے حیض کی وجہ سے چھوڑا تو کچھ واجب نہیں (معلم206)	بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے ● کچھ واجب نہیں (معلم155)	اس کا عمرہ جاتا رہا اب یہ قارن نہ رہا ● دمِ قِران (دمِ شکر) ساقط ہوگیا ● عمرہ چھوڑنے کا دم واجب ہوگا ● ایامِ تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا کرنا واجب ہے (عمدۃ261)	اعادہ کرنا ضروری ہے، بدل ہرگز جائز نہیں (عمدۃ536)
2	طواف کے اکثر چکر (4 یا زیادہ) نہیں کیے	● طواف نہیں ہوا، چھوڑے ہوئے چکروں کو اسی احرام سے پورا کرنا فرض ہے۔ (اگرچہ میقات سے باہر چلا گیا ہو۔) ● بدل دینا کافی نہیں ● بیوی حلال نہیں ہو گی (معلم261)	دم واجب ہے (معلم207)	چونکہ ہر نفلی طواف شروع کر دینے کے بعد واجب ہوجاتا ہے لہٰذا دم واجب ہے (معلم261)	● اس کا عمرہ جاتا رہا اب یہ قارن نہ رہا ● دمِ قِران (دمِ شکر) ساقط ہوگیا ● عمرہ چھوڑنے کا دم واجب ہوگا ● ایامِ تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا کرنا واجب ہے	● ان چھوڑے ہوئے چکروں کو پورا کرنا حتمی طور پر لازم ہے ● اس کے بجائے اس کا بدل ہرگز جائز نہیں (عمدۃ276-536)
3	طواف کے اکثر چکر کر لیے، 1، 2، 3 باقی رہ گئے	● چھوٹے ہوئے چکروں کو واپس آکر پورا کرنا فرض نہیں بدل (دم) دینا بھی کافی ہے ● طواف زیارت کا اکثر حصہ ادا ہوجانے کی وجہ سے بیوی حلال ہو جائے گی (عمدۃ523)	ہر چکر کے بدلے پورا صدقہ (صدقۃ الفطر کے برابر) واجب ہے (معلم261)	طواف وداع والا حکم ہوگا یعنی ہر چکر کے بدلے پورا صدقہ (صدقہ فطر کے برابر) واجب ہے (عمدۃ535)	● طواف زیارہ کے چکر طواف عمرہ کے حساب میں لگ جائیں گے۔ ● اب طواف زیارت کے جتنے چکر کم ہوئے اتنے چکر پورے کرنا ہوں گے۔ (عمدۃ263)	● دم لازم ہوگا۔ ● اگر اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔ (عمدۃ535)

نمبر	غلطیاں	طواف زیارت	طواف قدوم	طواف قران	طواف عمرہ
4	**قصداً طواف کے چکر زیادہ (مثلاً 8 چکر) کرلیے**	مزید چکر ملا کر پوا رطواف کرنا واجب ہوگا گویا اب دو طواف ہوجائیں گے (معلم 150، غنیۃ 105)	ایضاً	ایضاً	ایضاً
5	**بھول کر یا ساتویں چکر کے شبہ میں آٹھواں چکر بھی کرلے**	کوئی حرج نہیں طواف درست ہے۔ (معلم 150، غنیۃ 105)	ایضاً	ایضاً	ایضاً
6	**دوران طواف چکروں کی تعداد میں شک ہوا**	● بتانے والے ایک عادل کے قول پر عمل مستحب اور دو عادل کے قول پر عمل واجب ہے۔ ● ورنہ جس چکر میں شک ہوا اس چکر کا اعادہ کریں غالب گمان کا اعتبار نہیں۔ ● طواف کے بعد جو شک ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ (معلم 150، عمدۃ 195)	ایضاً	ایضاً	ایضاً
7	**بلاعذر کسی کو نائب بنانا**	نائب بنانا جائز نہیں طواف نہیں ہوا (معلم 140-195، عمدۃ 170)	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر	غلطیاں	طواف زیارت	طواف وداع	طواف قدوم نفلی طواف	طواف قران	طواف عمرہ
8	بلا عذر وقت مخصوص نہیں کیا	●وقت سے پہلے یعنی 10 ذوالحجہ کو صبح صادق سے قبل) کرنے سے طواف نہیں ہوا دوبارہ کرنا لازم ہے۔ وقت کے بعد (یعنی 12 ذوالحجہ کے غروب کے بعد) طواف کرنے سے دم لازم ہوگا اور گناہ گار ہوگا۔ ●1-2-3 چکر میں تاخیر کی تو ہر چکر کے بدلہ صدقہ ہوگا (معلم 193، عمدۃ 251-168)	●یعنی طواف زیارت سے پہلے کرلیا دوبارہ کرنا لازم ہے (واجب ہے) (معلم 206)	●یعنی مکہ میں داخل ہونے کے بعد وقوف عرفہ تک نہیں کیا طواف قدوم ساقط ہوگیا۔ کچھ واجب نہیں۔ (معلم 155)	●یعنی اگر قارن نے عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے وقوف عرفہ کرلیا تو عمرہ چھوٹ گیا اس کی قضاء ایام تشریق کے بعد کرے۔ دم قران بھی ساقط ہوگیا (معلم 225)	●9 سے 13 ذوالحجہ تک ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ●اور عمرہ کرلیا تو دم بھی واجب ہے۔ ●اگر احرام پہلے سے باندھا عمرہ ان ایام میں تو خلاف اولی ہے۔ (معلم 220)
9	بلا عذر مکمل یا اکثر (4 یا زیادہ) طواف پیدل نہیں کیا	دم واجب ہوگا۔ (عمدۃ 524)	صدقہ واجب ہونا چاہیے (عمدۃ 171، 538)	صدقہ واجب ہونا چاہیے۔		دیکھیں طواف زیارت

نمبر	غلطیاں	طواف زیارت	طواف وداع	طواف قدوم /نفلی طواف	طواف قران	طواف عمرہ
10	**بلاعذر 3 یا اس سے کم چکر پیدل نہیں کیے بلکہ سوار ہو کر کیے**	صدقہ واجب ہوگا (غنیۃ 277،عمدۃ 538)	صدقہ واجب ہونا چاہیے (عمدۃ 171، 538)	صدقہ واجب ہونا چاہیے۔		
11	**جنابت/ نفاس کی حالت میں پورا طواف یا اکثر طواف (۴ یا زیادہ چکر) کیا۔**	ایک بدنہ (سالم اونٹ یا گائے) واجب ہے۔ ●بیوی حلال ہوجائے گی۔ ●اعادہ واجب ہوگا (معلم 259،غنیۃ 272)	ایک بکری اور اعادہ واجب ہے ●اگر غسل کر کے ان کو لوٹا لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (معلم 259)	طواف وداع والا حکم ہوگا یعنی دم و اعادہ واجب۔		دم واجب ہوگا۔ (عمدۃ 535 -179)
12	**جنابت/ نفاس کی حالت میں اقل چکر (3 یا 3 سے کم) کیے۔**	●ایک بکری واجب ہوگی۔ ●اعادہ کرنے سے دم ساقط ہوجائے گا۔ (عمدۃ 521)	ہر چکر کے بدلے نصف صاع گندم واجب ہو گی۔ (عمدۃ 534)	ہر چکر کے بدلے نصف صاع گندم واجب ہوگی		ایک بکری واجب ہوگی (عمدۃ 179 -535)

نمبر	غلطیاں	طواف زیارت	طواف وداع	طواف قدوم نفلی طواف	طوف قران	طواف عمرہ
13	بے وضو ہونے کی حالت میں پورا یا اکثر طواف کیا	ایک بکری دے یا اعادہ کرے۔ (غنیۃ 272، معلم 259)	●اعادہ مستحب ہے۔ ●ہر چکر کے بدلے صدقہ فطر کے برابر صدقہ دیں اگر تمام چکروں کا صدقہ دم کے برابر ہو جائے گا تو تھوڑا سا کم کر دیں ●باوضو اعادہ کر لیا تو صدقہ بھی ساقط ہو جائے گا۔ (معلم 259، عمدۃ 534)	●طواف وداع والا حکم ہوگا یعنی ہر چکر کے بدلے صدقہ فطر کے برابر صدقہ دیں۔		ایک بکری دے یعنی دم واجب ہوگا۔
14	بے وضو ہونے کی حالت میں اقل چکر (1,2,3) کئے	●ہر چکر کے بدلے نصف صاع دینا ہوگا۔ ●اگر تمام چکروں کا صدقہ دم کے برابر ہو جائے تو کچھ تھوڑا سا کم کر دے۔ (معلم 259)	●ہر چکر کے بدلے صدقہ فطر کے برابر صدقہ دینا ہوگا۔ ●اعادہ کرنے سے صدقہ ساقط ہو جائے گا۔ (عمدۃ 534)	●ہر چکر کے بدلے نصف صاع دینا ہوگا ●اعادہ کرنے سے صدقہ ساقط ہو جائے گا		ایک بکری دے یعنی دم واجب ہوگا

(3)سعی کی وضاحت

سعی کا طریقہ (معلم156)

سعی کی غلطیاں (دیکھیں:141)

شروع میں

(1) وضو

باوضوطواف کے فوراً بعد سعی کرنا بہتر ہے۔ بلا وضو بلکہ حیض وجنابت کی حالت میں بھی جائز ہے اگر چہ خلاف سنت ہے۔(غنیۃ)

طواف زیارت کی سعی عام کپڑوں میں بھی کی جاسکتی ہے۔

(2) استلام

سعی کے لیے حجر اسود کا استلام کریں یہ سنت ہے (سعی نیچے کرنا بہتر ہے چھت پر بھی جائز ہے)

(3)صفا پر چڑھنا

مسنون یہ ہے کہ صفا پر اتنا چڑھیں کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تو خانہ کعبہ نظر آتا اس سے زیادہ چڑھنا خلافِ سنت ہے۔

(4)نیت کرنا

قبلہ رخ کھڑے ہوکر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں یہ سنت ہے۔

''اے اللہ میں آپ کی رضا کے لیے صفا ومروہ کی سعی کرتا ہوں آپ اسے قبول کر لیجئے اور میرے لیے آسان کردیجئے''(حیات)

(5)ذکرودعا

تین بار اللہ اکبر تین بار لا الہ الا اللہ، ایک بار کلمہ توحید لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر ایک بار درود شریف پھر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کریں

درمیان میں

(1)صفا ومروہ کے درمیان سات چکر لگائیں صفا سے ابتداء مروہ پر اختتام کریں۔

(2)صفا سے اتر کر سکون وقار سے چلیں ذکر ودعا میں مشغول رہیں، جب سبز روشنیوں کے قریب پہنچیں تو مرد ان کے درمیان درمیانی رفتار سے دوڑیں (البتہ خواتین نہ دوڑیں) اور رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ پڑھیں

(3)سعی خود کریں اور پیدل کریں الا یہ کہ شرعی عذر ہو۔ ایسے کام یا کلام سے پرہیز کریں جس سے توجہ ودھیان بٹے۔

صفا سے مروہ، مروہ سے صفا ہر چکر پورا پورا کریں اور بہتر یہ ہے کہ تمام چکر پے در پے کریں۔

٭ سعی کے دوران نماز شروع ہوجائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کردیں اور فارغ ہوکر جہاں سے سعی چھوڑی تھی وہیں سے باقی سعی پوری کریں اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے

(حج وعمرہ از مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب 60)

آخر میں

(1)مروہ پہنچ کر قبلہ رخ ہوکر وہی ذکر ودعا جو صفا پر کی تھی کریں مروہ پر بھی زیادہ اوپر نہیں چڑھیں۔

(2)سعی مکمل کرنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو (اور خواتین کو ماہواری نہ ہو) تو شکرانے کے دو نفل حرم میں جہاں جگہ ملے ادا کریں یہ مستحب ہے

سعی کی غلطیاں

نمبرشمار	غلطیاں	حکم
1	بلاعذر سعی نہیں کی	دم واجب ہوگا (معلم 261) اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔ (غنیۃ 277)
2	بلاعذر سعی کے اکثر چکر (4 یا زیادہ) نہیں کیے	دم واجب ہوگا (معلم 3-162) اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔ (غنیۃ 277)
3	سعی کے اکثر چکر کر لیے بلاعذر 1-3-2 باقی رہ گئے	ہر چکر کے بدلے ایک کامل صدقہ (صدقہ فطر کے برابر) گندم دینا ہوگا اعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا اگرچہ کافی عرصہ کے بعد کرے البتہ بلاعذر تاخیر مکروہ ہے۔ (معلم 261، غنیۃ 277)
4	سعی خود نہیں کی	بلاعذر سعی میں نیابت جائز نہیں جن اعذار کی وجہ سے طواف میں نیابت جائز ہے ان اعذار کی وجہ سے سعی میں نیابت جائز ہے۔ (معلم 161، غنیۃ 131)
5	سعی کے چکروں میں شک ہوا	کم چکروں کو یقینی سمجھ کر باقی چکر پورے کریں مثلاً شک ہوجائے کہ پانچ چکر ہوئے ہیں یا سات تو پانچ سمجھ کر دو چکر اور کریں۔ (معلم 260)
6	بلاعذر سعی پیدل نہیں کی	دم واجب ہوگا اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا (معلم 261، غنیۃ 133)
7	صفا و مروہ کے درمیان پورا فاصلہ طے نہیں کیا	اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور مثلاً مروہ کی حد تک نہیں پہنچا بلکہ اس کے اور مروہ کے درمیان ایک تہائی فاصلہ باقی ہے اور وہیں سے صفا کی طرف لوٹ گیا اور اسی طرح ساتوں چکروں میں کیا تو اس کی سعی ادا ہوجائے گی اور اس پر ہر چکر کی مقدار ترک کرنے پر صدقہ واجب ہوگا۔ (معلم 163)

(4) حلق وقصر کی وضاحت

حلق اور قصر (معلم190)

وقت

- سعی کے بعد فوراً یا تاخیر سے بال کٹوائیں، جب تک بال نہیں کٹوائیں گے حالت احرام میں رہیں گے
- سر کے بال کٹوانے سے پہلے جسم کے کسی حصے کے بال کاٹنا جائز نہیں

جگہ

حلق حرم میں کریں، حرم سے باہر کرنے پر دم ہوگا

مقدار/طریقہ

- مرد سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں یا کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک انگلی کے پور کے برابر کتروائیں۔
- سعی کے بعد اپنے یا دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں کیونکہ احرام سے باہر آنے کا وقت ہے۔
- مروہ پر جو لوگ قینچی لیے کھڑے رہتے ہیں ان سے سر کے چند بال کٹوانا حنفی محرم کے لیے کافی نہیں۔ لہٰذا اس سے پرہیز کریں ورنہ دم واجب ہونے کا قوی خطرہ ہے۔
- خواتین انگلیوں کے ایک پورے کے بقدر یا اس سے کچھ زیادہ سارے سر کے بالوں سے یا کم از کم چوتھائی بالوں میں سے کٹوالیں

غلطیاں

غلطی	حکم
حلق قصر نہیں کیا	حلال نہیں ہوں گے (عمدۃ248)
مخصوص وقت میں نہیں کیا: عمرے کے احرام میں طوافِ عمرہ کے اکثر چکر (4 سے) پہلے حلق کرالیا	حلق معتبر ہی نہیں (معلم193)
مخصوص جگہ میں نہیں کیا: حرم میں حلق نہیں کروایا	دم واجب ہے حلال ہوجائے گا (معلم192)
مخصوص مقدار میں نہیں کیا: چوتھائی سر سے کم حلق کروایا	حلق معتبر نہ ہوگا لہٰذا اس کے بغیر احرام نہیں کھول سکتے (معلم192، غنیۃ174)

3. ترتیب عمرہ:

(1) احرام

نمبر شمار	کام	تفصیل
1	احرام کی تیاری	سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں۔(غنیّۃ)
2	غسل	احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں۔(غنیّۃ)
3	احرام کی چادریں	اب مرد ایک سفید چادر باندھیں دوسری اوڑھیں (غنیّۃ) اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں، اور خواتین اپنے مخصوص طریقہ احرام پر کتاب کے مطابق عمل کریں۔
4	نفل نماز	سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں۔(حیات)
5	مشورہ	ہوائی جہاز سے جانے کی صورت میں ہوائی جہاز میں احرام کی نیت کرنا زیادہ مناسب ہے، لہٰذا نیت و تلبیہ کے سوا باقی کام گھر یا ائیر پورٹ پر کریں، اور جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اس وقت نیت اور تلبیہ پڑھیں۔

6	نیت	اب اپنا سر کھولیں اور نیت کریں۔(غنیّۃ) ''اے اللہ میں آپ کی رضا کے لیے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لیے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجیے''
7	تلبیہ	نیت کرتے ہی تین بار لبیک کہیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ اَلْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ

8	دعا	اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں: اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس موقع پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں وہ سب میری طرف سے قبول کر لیجئے۔
9	احرام کی پابندیاں	نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوجائیں گی۔

مکہ معظّمہ کا سفر

1	سوئے حرم	جب حرم کی طرف یہ مبارک سفر شروع ہوجائے تو دورانِ سفر بکثرت تلبیہ پڑھتے رہیں۔(حیات وغنیّۃ)

2	مکہ معظّمہ	ذوق شوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ معظّمہ میں داخل ہوں۔
3	حرم شریف میں حاضری	جب مسجد حرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں: بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اعتکاف کی نیت کریں اور بغیر کسی کو تکلیف دیے آگے بڑھیں (غنیہ)
4	پہلی نظر	جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو بیت اللہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور یہ کام کریں: 1۔ اللہ اکبر تین مرتبہ کہیں۔ 2۔ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ کہیں۔ 3۔ دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔

طواف (2)

1	اضطباع	چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اور دایاں کندھا کھلا رہنے دیں۔اور طواف باوضو ضروری ہے۔
2	طواف کی نیت	اب خانہ کعبہ کے سامنے جس طرف حجرِ اسود ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اسود آپ کے داہنی طرف رہ جائے ،اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے فرش پر بنی ہوئی سیاہ پٹی سے مدد لی جاسکتی ہے۔چنانچہ پوری پٹی اپنے دائیں جانب کردیں اور پھر بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لیے عمرہ کا طواف کرتا ہوں آپ اس کو میرے لیے آسان کردیجئے اور قبول کرلیجیے (حیات)
3	استقبال	پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حجرِ اسود کی طرف کریں اور کہیں: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔

4	استلام	پھر استلام کریں یا استلام کا اشارہ کریں اور یہ پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں (غنیّۃ)
5	طواف شروع	استلام کے بعد دائیں طرف مڑ کر طواف شروع کر دیں۔
6	ہدایت	حجرِ اسود سے رکنِ یمانی تک ذکر و دعا کرتے رہیں، تیسرا کلمہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے، حجرِ اسود سے رکنِ یمانی اور ملتزم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لیے حالتِ احرام میں ان کو ہاتھ نہ لگائیں ذرا دور ہی رہیں ورنہ دم وغیرہ کا خطرہ ہے
7	تاکید	حجرِ اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا دورانِ طواف خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں، اس کا خصوصی خیال رکھیں۔
8	رمل	اور اکڑ کر کھڑے شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلیں اور صرف پہلے تین چکروں میں اس طرح چلیں، باقی چکروں میں حسب معمول چلیں گے (حیات)

9	رکن یمانی	چلتے ہوئے جب رکن یمانی پر آئیں تو اس پر دونوں ہاتھ یا داہنا ہاتھ لگائیں اور دعا کرتے ہوئے حجرِ اسود کے سامنے پہنچ جائیں۔(حیات) رکن یمانی تا حجرِ اسود کوئی بھی دعا کر سکتے ہیں لیکن ربنا اتنافی الدنیا الخ پڑھنا مسنون ہے۔
10	استلام یا اشارہ	اگر با آسانی ممکن ہو تو حجرِ اسود کا استلام کریں (حیات)۔
11	طواف ختم	سات چکر پورے ہونے پر آٹھویں بار حجرِ اسود کا استلام یا اشارہ کر کے طواف ختم کریں(حیات)
12	اضطباع موقوف	اب دونوں کاندھیں ڈھک لیں(غنیۃ)۔
13	ملتزم پر جانا	ملتزم پر آجائیں اور اس سے چمٹ کر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں(حیات) بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ لگی ہو۔
14	مقام ابرہیم	اب مقام ابرہیم کے پیچھے بغیر سر ڈھکے دو رکعت واجب طواف ادا کریں اور دعا کریں۔(حیات)
15	زمزم پینا	زم زم پئیں اور دعا کریں: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں۔(معلم الحجاج)

سعی (3)

1	نواں استلام	اب سعی کرنے کے لئے حجرے اسود کا استلام یا اشارہ کریں اور صفا کی طرف روانہ ہوجائیں اور سعی باوضو سنت ہے (حیات)
2	صفا سے سعی کا آغاز	صفا پر سعی کی نیت کریں: اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے صَفَا ومَرْوَہ کے درمیان سعی کرتا ہوں اس کو میرے واسطے آسان کردیجئے اور قبول فرمالیجئے!۔(حیات) اور حمد وثنا کے بعد دعا کریں۔
3	مروہ کی طرف روانگی	صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو مرد حضرات دوڑیں اور خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (معلم الحجاج)
4	مروہ پر پہنچ کر	پھر مروہ پہنچ کر قبلہ رخ ہوکر دعا کریں۔ یہ ایک چکر ہوا (عمدۃ المناسک) دوسرا صفا پر اور تیسرا چکر مروہ پر مکمل ہوگا۔
5	سعی کا اختتام	اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا، ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستونوں کے درمیان دوڑیں گے لیکن خواتین نہیں دوڑیں گی۔(عمدۃ المناسک)

6	نفل شکرانہ	اگر مکروہ وقت نہ ہوتو شکرانہ کے دونفل حرم میں ادا کریں۔ (حیات و غنیہ)

(4)حلق یا قصر

1	حلق یا قصر	سعی کے بعد مرد سارے سر کے بال منڈائیں اور خواتین سارے سر کے بال انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتریں (غنیّۃ) اور یہ یقین حاصل کریں کہ کم ازکم چوتھائی سر کے بال کتر چکے ہیں، مروہ پر جو لوگ قینچی لیے کھڑے رہتے ہیں ان سے سر کے چند بال کتروانا حنفی محرم کے لئے کافی نہیں، لہٰذا اس سے پرہیز کریں ورنہ دم واجب ہونے کا قوی خطرہ ہے۔
2	عمرہ مکمل	حلق یا قصر کے بعد عمرہ مکمل ہوگیا، احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اب کپڑے پہنیں اور گھر بار کی طرح رہیں۔ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے عمرہ کی سعادت بخشی اور باقی لمحات زندگی کی قدر کریں اور ان کو اپنے رب کی مرضیات کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارک وسلم تسلیما کثیرا

مشق 1: (عمرہ)

1: حج کی تین قسمیں ہیں 1) __________ 2)__________ 3)________

	افراد	قران	تمتع	
:2	❑	❑	❑	میقات سے صرف حج کا احرام باندھا ہو
:3	❑	❑	❑	میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو
:4	❑	❑	❑	میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا ہو
:5	❑	❑	❑	یہ احرام حج کی قربان کے بعد کھلے گا
:6	❑	❑	❑	یہ احرم جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد کھلے گا
:7	❑	❑	❑	اس میں قربانی واجب ہے
:8	❑	❑	❑	اس میں قربانی مستحب ہے

9: سب سے افضل حج 1)__________ ہے 2) پھر__________ ہے 3) پھر__________ ہے

10: عمرہ__________ مخصوص دنوں یعنی__________ کے علاوہ __________ مخصوص مقامات یعنی__________ میں__________ مخصوص اعمال یعنی __________ __________ کرنے کا نام ہے

مشق2:(احرام)

1: احرام باندھنے سے پہلے 2 کام کرنے ہیں 1)__________ 2)__________

2: احرام باندھنے کا طریقہ 1)__________

2)__________

3)__________

4) نیت سے پہلے کے کام__________

5) نیت اس طرح کریں__________

6) نیت کے بعد کے کام__________

3: احرام باندھنے کے بعد کچھ چیزیں __________ ہیں کچھ چیزیں __________ ہیں اور کچھ چیزیں __________ ہیں۔

	جرمانہ+گناہ	صرف جرمانہ	
:4	❑	❑	جنایت کا ارتکاب جان بوجھ کر بلا عذر کیا
:5	❑	❑	جنایت کا ارتکاب عذر کی وجہ سے کیا خواہ قصداً کیا ہو یا بلا قصد

	ممنوع	مکروہ	جائز	
:6	❑	❑	❑	احرام کی چادر سینا، گرہ لگان، پن لگانا
:7	❑	❑	❑	انگوٹھی پہننا
:8	❑	❑	❑	ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا
:9	❑	❑	❑	الٹے لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا

10: ☐ ☐ ☐ خوشبو استعمال کرنا، بال/ ناخن کاٹنا، سلے ہوئے کپڑے پہننا، سر/ چہرہ چھپانا، شہوت کی بات یا کام کرنا، شکار کرنا

مشق 3: (احرام کے ممنوعات: خوشبو کا استعمال)

دم صدقہ کچھ نہیں

1: ☐ ☐ ☐ لونگ، الائچی، خوشبودار تمباکو کا پان کھایا

2: ☐ ☐ ☐ خوشبودار کھانا کھایا جو پکا ہوا نہیں تھا، خوشبو غالب تھی، اور زیادہ مقدار میں کھایا

3: ☐ ☐ ☐ کم کھایا

4: ☐ ☐ ☐ خوشبودار پکا ہوا کھانا کھایا

5: ☐ ☐ ☐ ایسا مشروب استعمال کیا جس میں خوشبو نہیں تھی

6: ☐ ☐ ☐ ایسا مشروب زیادہ مقدار میں پیا، جس میں خوشبو غالب تھی

7: ☐ ☐ ☐ ایسا مشروب کم مقدار میں پیا جس میں خوشبو غالب تھی

8: ☐ ☐ ☐ ایسا مشروب پیا جس میں خوشبو مغلوب تھی ایک مرتبہ پیا کئی مرتبہ مختلف مجلسوں میں پیا

9: ☐ ☐ ☐ کئی مرتبہ ایک ہی مجلس میں پیا

10: ☐ ☐ ☐ بغیر خوشبو کا صابن استعمال کیا

	دم	صدقہ	کچھ نہیں	
11:	☐	☐	☐	ایسا خوشبودار صابن استعمال کیا جس میں خوشبو غالب صابن مغلوب تھا
12:	☐	☐	☐	خوشبو مغلوب صابن غالب تھا اور ایک مرتبہ استعمال کیا
13:	☐	☐	☐	کئی مرتبہ استعمال کیا
14:	☐	☐	☐	احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی
15:	☐	☐	☐	کپڑوں پر خوشبو لگائی، خوشبو ایک بالشت طول اور ایک بالشت عرض سے زیادہ تھی اور پورے ایک دن ایک رات لگی رہی
16:	☐	☐	☐	خوشبو ایک بالشت طول وعرض ہے یا اس کم ہے اور پورے ایک دن ایک رات لگی رہی
17:	☐	☐	☐	خوشبو ایک بالشت طول وعرض سے زاید ہے لیکن ایک دن ایک رات سے کم لگی رہی
18:	☐	☐	☐	بدن پر سرسوں کا تیل لگایا یا آنکھوں میں ایسا سرمہ لگایا جس میں خوشبو ملی ہوئی نہیں ہے
19:	☐	☐	☐	خوشبودار سرمہ ایک یا دو بار لگایا
20:	☐	☐	☐	تین یا زیادہ بار لگایا

مشق 4: (احرام کے ممنوعات: بال یا ناخن کاٹنا)

	دم	صدقہ	کچھ نہیں	
1:	❑	❑	❑	پورے/ چوتھائی سر، پوری گردن، ایک بغل کے بال کاٹے
2:	❑	❑	❑	چوتھائی سر سے کم کے کاٹے یا گردن کے بعض حصہ کے کاٹے
3:	❑	❑	❑	بال ازخود گر گئے، جل گئے
4:	❑	❑	❑	وضو کرنے کی وجہ سے ایک یا دو بال گر گئے
5:	❑	❑	❑	ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹ دیا
6:	❑	❑	❑	ایک مجلس میں تمام ہاتھ پیر کے ناخن کاٹ لیے
7:	❑	❑	❑	ایک ہاتھ یا ایک پیر کے ناخن کاٹے
8:	❑	❑	❑	پانچ ناخن متفرق طور پر کاٹے یعنی کچھ ہاتھ کے کچھ پیر کے یا 5 ناخن سے کم کاٹے

9: خوشبو لگانے، بال کاٹنے، سلے ہوئے کپڑ پہننے کی وہ کونسی صورت ہے جس میں صرف ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ واجب ہوتا ہے؟

____

____

10: وہ کونسی غلطی ہے جس کی بناء پر بدنہ (اونٹ) لازم ہوتا ہے؟

مشق 5: (احرام کے ممنوعات: شہوت کی بات یا کام کرنا)

	دم	صدقہ	کچھ نہیں	
1:	☐	☐	☐	وقوف عرفہ اور طواف زیارت کرنے کے بعد حلق سے پہلے جماع کیا
2:	☐	☐	☐	وقوف اور حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے جماع کیا
3:	☐	☐	☐	وقوف، حلق اور طواف زیارت کے بعد جماع کیا
4:	☐	☐	☐	عمرہ میں طواف کے 4 چکر کے بعد یا سعی کے بعد حلق سے پہلے جماع کیا
5:	☐	☐	☐	عمرہ میں حلق/قصر کے بعد جماع کیا

مشق6:(طواف)

1:طواف سے پہلے کے 2 کام(1)__________(2)__________

2:طواف کے شروع میں 3 کام(1)__________(2)__________

(3)______________________________

3:طواف کے درمیان میں ______________________________

4:طواف کے آخر میں 3 کام(1)______(2)______ (3)______

	حج نہیں ہوا	دم	صدقہ	کچھ نہیں	
5:	❑	❑	❑	❑	طواف زیارت نہیں کیا
6:	❑	❑	❑	❑	طواف قدوم نہیں کیا
7:	❑	❑	❑	❑	طواف وداع نہیں کیا
8:	❑	❑	❑	❑	بے وضو پورا طواف زیارت کیا
9:	❑	❑	❑	❑	بے وضو طواف وداع/قدوم کیا
10:	❑	❑	❑	❑	بے وضو 2 چکر طواف زیارت کے کیے
11:	❑	❑	❑	❑	طواف زیارت کے 3 چکر چھوڑ دیئے
12:	❑	❑	❑	❑	طواف وداع/قدوم کے 3 چکر چھوڑ دیئے

مشق 7: (سعی / حلق)

		دم	صدقہ	
1:	سعی نہیں کی	❑	❑	
2:	سعی کا ایک چکر چھوڑ دیا	❑	❑	
3:	بلا عذر سعی پیدل نہیں کی	❑	❑	
4:	حرم میں حلق نہیں کرایا	❑	❑	

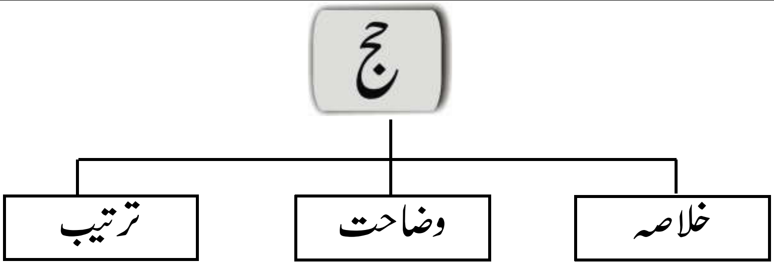
5: وہ کونسی غلطی ہے جس کی بناء پر حج فاسد ہو جاتا ہے؟

____

____

تیسری کلاس: حج

- حج کا خلاصہ
- وضاحت
- ترتیب



1. حج کا خلاصہ

- پانچ مخصوص مقامات (1۔بیت اللہ 2۔صفاومروہ 3۔منیٰ 4۔مزدلفہ 5۔عرفات) میں
- پانچ مخصوص دنوں (8 تا 12 ذوالحجہ) میں
- سات مخصوص اعمال (1۔احرام 2۔طواف 3۔سعی 4۔وقوف 5۔رمی 6۔قربانی 7۔حلق) کرنا

فائدہ: گویا عمرے والے چار اعمال (1۔احرام 2۔طواف 3۔سعی 4۔حلق وقصر)
تین مزید اعمال کے ساتھ مل کر حج کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اسی لیے عمرہ کو چھوٹا حج کہتے ہیں۔

2.حج کے7 اعمال کی وضاحت

(1) احرام

نوٹ	حج کا احرام باندھتے ہوئے وہی کام کرنے ہیں جو عمرے کے احرام میں تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں البتہ حج کے احرام اور عمرے کے احرام میں چند فرق ہیں۔
پہلا فرق	**وقت کا فرق:** ● اگر آپ کا احرام پہلے سے بندھا ہوا ہے مثلاً حج قران یا حج افراد کا احرام بندھا ہوا ہے تو وہی کافی ہے نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ ● اور اگر آپ حج تمتع کر رہے ہیں (جس میں آپ نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا) یا آپ مکہ مکرمہ میں رہنے والے ہیں تو آپ صرف حج کا احرام باندھیں گے چونکہ آپ کو 8 ذوالحجہ کی صبح طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہونا ہے لہذا اس سے قبل احرام باندھیں گے۔
دوسرا فرق	**نیت کے الفاظ کا فرق:** ● اگر آپ فرض حج ادا کر رہے ہیں تو بوقت احرام فرض حج کی نیت کریں گے۔ ● اگر آپ نفل حج ادا کر رہے ہیں تو بوقت احرام نفل حج کی نیت کریں گے ● اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا ہے تو اس کا نام لیں کہ میں فلاں بن فلاں یا مثلاً اپنے والد یا والدہ یا شوہر یا بیوی کی طرف سے احرام باندھتا ہوں۔ **نیت کے الفاظ یہ ہیں:** اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے فرض حج/نفل حج ادا کرتا ہوں یا فلاں بن فلاں کی طرف سے فرض حج/نفل حج کرتا ہوں آپ اس کو قبول کیجیے اور میرے لیے آسان کیجیے (آمین)
تیسرا فرق	**تلبیہ موقوف کرنے کا فرق:** ● عمرہ میں طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ موقوف کیا جاتا ہے۔ ● جبکہ حج میں 10 ذی الحجہ کے دن جمرۃ العقبہ کی رمی شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے۔(معلم219)

(2) طواف

نمبرشمار						
1	فرق	عمرے کے طواف میں اور حج کے طواف میں فرق یہ ہے کہ عمرے میں ایک ہی طرح کا طواف ہوتا ہے جبکہ حج میں تین طرح کے طواف ہوتے ہیں: (1) طواف قدوم (حج کا ابتدائی طواف) (2) طواف زیارت (حج کا بنیادی طواف) (3) طواف وداع (حج سے واپسی کا طواف)				
2	اقسام	حکم	وقت	حج افراد	حج قران	حج تمتع
	طواف قدوم	سنت (معلم155)	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت سے وقوف عرفہ تک ہے (معلم155)	✔	✔	✗ (معلم155)
	طواف زیارت	فرض (معلم193)	10 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ کے غروب آفتاب ہونے تک ہے (معلم193)	✔	✔	✔
	طواف وداع	واجب (معلم205)	حج سے وطن واپسی کے موقع پر کیا جاتا ہے (معلم204)	✔	✔	✔ (معلم205)

3	رمل کا حکم	● حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے ساتھ رمل نہیں کریگا الا یہ کہ اس طواف کے بعد حج کی سعی کا بھی ارادہ ہو۔(معلم149) ● حج قران کرنے والا طواف قدوم کے ساتھ رمل بھی کریگا الا یہ کہ اس طواف کے بعد حج کی سعی کا ارادہ نہ ہو۔(معلم223)
4	اصول	● جس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی کا بھی ارادہ ہو تو اس طواف میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل بھی کریں۔(معلم5-155)
5	طواف زیارت اور خواتین	(1) یاد رہے طواف زیارت حج کا رکن اور فرض ہے، یہ کسی حال میں نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دیکر ادا ہوسکتا ہے بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کی ادائیگی نہ ہوگی خاوند سے صحبت اور بوس وکنار حرام رہے گا۔(غنیۃ) (2) اگر کوئی خاتون اپنی عادت یا آثار و علامت سے جانتی ہے کہ عنقریب حیض شروع ہونے والا ہے اور حیض آنے میں ابھی اتنا وقت ہے کہ پورا طواف زیارت یا اس کے چار پھیرے کرسکتی ہے تو فوراً کرلے، اگر ایسا نہ کیا اور حیض آ گیا اور ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو کہ چار پھیرے کرسکے تو دم واجب نہ ہوگا۔(معلم الحجاج بتصرف196) (3) جن خواتین کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوں تو وہ طواف زیارت اس حالت میں نہ کریں، بلکہ پاک ہونے کا انتظار کریں، اگرچہ بارہ ذی الحجہ سے بھی اوپر ایام نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں، معذوری ہے، پاک ہوکر غسل کرکے طواف اور سعی کریں اور بعد میں طواف زیارت کرنے سے طواف زیارت ادا ہوجائے گا اور کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن خواتین جب تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہوں طواف زیارت نہیں کرسکتیں، اور طواف زیارت کے بغیر وطن واپس نہیں آسکتیں اگر واپس آ گئیں تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا، اور پھر دوبارہ حاضر ہوکر طواف زیارت کرنا ہوگا، اس لئے حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار لازمی ہے۔(معلم196) (4) اگر کوئی خاتون 12 ذی الحجہ کو حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ غروب آفتاب میں اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے مسجد حرام میں جا کر پورا طواف زیارت یا صرف چار چکر کرسکتی ہے تو فوراً ایسا کرلے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ البتہ اس کے بعد پہلی فرصت میں طواف کرلے۔(معلم الحجاج بتصرف196)

6	طواف وداع اور خواتین	(1) جو خاتون حج کے سب ارکان وواجبات ادا کر چکی ہو، صرف طواف وداع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں، اس وقت اگر حیض ونفاس شروع ہوجائے تو طواف وداع ان کے ذمہ واجب نہیں رہتا، ساقط ہوجاتا ہے، اس کو چاہیے کہ مسجد میں داخل نہ ہوں بلکہ حرم شریف کے دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہوجائے، خاتون کے محرم اور دیگر رفقاء سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہوجائیں اور یہ خاتوں بھی ان کے ساتھ چلی جائے (حیات بتصرف) اور اس مجبوری سے طواف وداع چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ (معلم 205) (2) جس خاتون کو طواف وداع کے وقت حیض ونفاس جاری ہوا اور وہ طواف وداع چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے روانہ ہو، لیکن مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پہلے وہ پاک ہوجائے تو اس کو لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہے۔ اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے واپس مکہ مکرمہ لوٹ آئے گی پھر طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔ (معلم بتصرف 206) (3) واضح ہو کہ طواف وداع کے لئے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طواف وداع کرنا افضل ہے، اس لئے اگر واپسی سے پہلے یا حیض ونفاس شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل طواف کرلیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔ (معلم بتصرف 207)

(3) سعی (واجب)

حج میں عمرہ ہی کی طرح ایک سعی ہوتی ہے حکم اور تعداد اور طریقہ کا کوئی فرق نہیں ہے

(4) حلق

1	نوٹ	● حج میں حلق/قصر کے احکام وہی ہیں جو عمرہ کے حلق یا قصر کے ہیں صرف وقت اور جگہ کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔

2	پہلا فرق وقت کا فرق	● **انتہائی وقت میں** فرق یہ ہے کہ عمرہ کے حلق/قصر کا آخری وقت متعین نہیں، سعی کے بعد جب چاہیں حلق کرالیں جبکہ حج کا حلق 12 ذوالحجہ کے غروب ہونے تک کرانا ضروری ہے۔(معلم262) ● **ابتدائی وقت میں** یہ فرق ہے کہ عمرہ کا حلق سعی کے بعد کرایا جاتا ہے اور حج میں حج افراد والے رمی جمرہ عقبہ کے بعد (اور اگر قربانی کررہے ہوں تو قربانی سے پہلے اور بعد میں جب چاہیں حلق کرلیں دم واجب نہیں ہوگا) اور حج تمتع اور قران والے قربانی کے بعد حلق کریں گے اس سے پہلے کیا تو دم واجب ہوگا۔(معلم193-262)
3	دوسرا فرق جگہ کا فرق	● حج کا حلق یا قصر منیٰ میں کرنا سنت ہے (عمرہ کے حلق کا یہ حکم نہیں) (معلم192-262)

(5) وقوف عرفہ

(1) تعدادِ وقوف	حج میں دو وقوف ہوتے ہیں (1) وقوفِ عرفہ (2) وقوفِ مزدلفہ
(2) حکم وقوف	(1) وقوفِ عرفہ فرض ہے (2) وقوفِ مزدلفہ واجب ہے ● خواتین بیماری یا کمزوری یا لوگوں کے ہجوم کی کثرت سے سخت تکلیف پہنچنے کی بناء پر مزدلفہ میں نہ ٹھہریں رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ چلی جائیں تو کچھ حرج نہیں جائز ہے اور ایسا کرنے سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہوگا اور اگر بلا کسی عذر کے یہ وقوف چھوڑ دیا تو دم واجب ہوگا (حیات وغنیہ/خواتین کا حج سکھروی صاحب،معلم183)

(3) وقت وقوف	**(1) منیٰ سے عرفات روانگی کا وقت:** ●9 ذوالحجہ کا جب سورج نکل آئے اور دھوپ جبل شبیر پر پڑے (معلم:169) ● تاہم معلم کی سواری کے انتظام سے مجبور ہوکر جلدی جانا پڑے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے (عمدۃ: بتصرف) ●میدان عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا افضل ہے لیکن اگر پہلے پہنچ جائے تو گناہ نہیں (حیات وعمدہ بتصرف)	**(2) عرفات سے مزدلفہ روانگی کا وقت:** ● 9 ذوالحجہ کا جب سورج غروب ہوجائے (معلم:179)

(3)وقت وقوف	● وقوفِ عرفہ کا وقت: فرض: 9ذوالحجہ کے زوال سے 10 کی صبح صادق تک کسی بھی وقت وقوف کرنا(معلم:176) واجب: غروب آفتاب سے قبل (جس وقت بھی عرفات پہنچے اس وقت) سے غروب آفتاب کے ذرا دیر بعد تک(معلم 177:کویتیہ) سنت: ظہر کی نماز سے فوراً بعد سے غروب تک	● وقوفِ مزدلفہ کا وقت: واجب: 10ذوالحجہ کی صبح صادق سے سورج نکلنے تک کسی بھی وقت وقوف کرنا(معلم:187) سنت: وقوفِ مزدلفہ کو صبح صادق طلوع ہونے سے شروع کر کے خوب اچھی طرح اجالا ہو جانے تک (یعنی طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے (بقدر 2 رکعت) تک(نوٹس/سکھروی)
(4)مکان وقوف	(1) وقوفِ عرفہ: فرض: حدود عرفہ میں افضل: سہولت سے ممکن ہو تو جبلِ رحمت کے قریب ذرا اونچائی پر افضل ہے جس جگہ حضورِ قلب اور خشوع حاصل ہو تو وہاں افضل ہے(معلم:174) دھوپ میں قبلہ رخ ہو کر وقوف افضل ہے (معلم:178) منع ہے: بطنِ عرنہ (عرفات کے مغرب کی جانب بالکل متصل ایک وادی) میں ٹھہرنا منع ہے (معلم:170)	(2) وقوفِ مزدلفہ: واجب: حدود مزدلفہ میں افضل: سہولت سے ممکن ہو تو جبلِ قزح سے قریب راستہ کی داہنی جانب یا بائیں جانب ٹھہرنا(معلم:180)

بعض خواتین بے پردہ ہوتے ہوئے نامحرم مردوں کی اجتماعی دعا میں ان کے ساتھ ہو جاتی ہیں یہ بالکل جائز نہیں، نامحرم مردوں سے جدا رہیں اور شرعی پردہ کریں۔(خواتین کا حج:80،معلم:174)

(5) طریقۂ وقوف عرفہ	**وقوف سے پہلے کے اعمال:** ● زوال سے پہلے تمام ضروریات، کھانے پینے سے فارغ ہوجائیں اور کچھ دیر آرام کریں۔ ● پھر زوال سے کچھ پہلے غسل کریں یا وضو کریں لیکن غسل کرنا افضل ہے۔ (حیات و عمدہ بتصرف، ''حج و عمرہ'' سکھروی صاحب:89، معلم:171 **(1) وقوفِ عرفہ:** ● زوال ہوتے ہی ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اذان و اقامت کے ساتھ اپنے خیمہ میں باجماعت ادا کریں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔ (معلم 172 و عمدۃ، حج و عمرہ سکھروی صاحب:90، دعا عرفات:19) **نوٹ: مسجد نمرہ جانے کا حکم** بعض حنفی حجاج مسجد نمرہ میں حاضری کا بہت اہتمام کرتے ہیں تا کہ مسجد نمرہ کی فضیلت حاصل کریں اور امام کی اقتدا میں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ اول تو حنفی مذہب میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا واجب نہیں، سنت یا مستحب ہے، دوسرے اس جمع کرنے کی چند شرطیں ہیں جو عموماً نہیں ہوتیں، مثلاً ایک شرط یہ ہے کہ امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتدا میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر ادا کی جائیں اور یہاں مسجد نمرہ میں امام المسلمین یا اس کا نائب تو ہوتا ہے لیکن عموماً یہ مقیم ہونے کے باوجود ان نمازوں میں قصر کرتا ہے اور مقیم امام کے قصر کرنے سے جمہور کے نزدیک یہ نمازیں صحیح نہیں ہوتیں، اس لیے حنفی مقیم یا مسافر حاجی کی نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہوتی اور اپنے خیموں میں بھی یہ نمازیں ملا کر ادا نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں امام المسلمین یا اس کا نائب میسر نہیں۔ اس لیے اپنے خیموں میں دونوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کریں۔(احکام حج بتصرف) نیز اپنے خیمے چھوڑ کر مسجد نمرہ جانے میں راستہ بھولنا، حاجی اور اس کے ساتھیوں کا پریشان ہونا اس کے علاوہ ہے، اس لیے مسجد نمرہ میں جانے کا زیادہ اہتمام نہ کرنا چاہیے اور اس قیمتی وقت کو پوری یکسوئی سے حق تعالیٰ کی یاد میں گزارنا چاہیے۔ (حج اور عمرہ از مفتی عبدالرؤف سکھروی:85، حاشیہ معلم 213) ● جب نماز پڑھ چکیں تو مسجد سے نکل کر موقف (ٹھہرنے کی جگہ) پر جائیں اور نماز کے بعد تاخیر نہ کریں، تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ (معلم:173) ● یاد رکھیں یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے اس سے بہتر وقت زندگی میں نہ ملے گا اس لیے ادھر ادھر کی باتوں اور کاموں میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کر جائیں۔(دعا عرفات مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب:19)

● وقوف کی نیت کر کے اب وقوف شروع کریں اور جو طبیعت چاہے ذکر و تلاوت اور دعا کریں یہاں کے لیے کوئی خاص ذکر مقرر نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج میں فرق آجائے۔

● بہتر یہ ہے کہ اس طریقہ سے کریں:

1۔ دونوں ہاتھ اللہ جل شانہ کے سامنے فقیروں، مسکینوں اور سائلوں کی طرح کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر اٹھا لیجیے اور کچھ دیر کھڑے رہیے اور درج ذیل کلمات کہیے:

اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد، اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیْر، اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَ نَقِّنِی بِالتَّقْوٰی وَ اغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی

اتنا کہہ کر دونوں ہاتھ گرا لیجیے اور جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اتنی دیر گرائے رکھیے (دعا عرفات: سکھروی صاحب)

2۔ پھر دونوں ہاتھ مسکینوں کی طرح پھیلائیں اور درج ذیل کلمات ادا کیجیے:

اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد، اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیْر، اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَ زَیِّنِّی بِالتَّقْوٰی وَ اغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی

یہ کہہ کر ہاتھ گرا لیجیے اور بقدر سورۃ فاتحہ کے گرائے رکھے۔

3۔ اور پھر اٹھا لیجیے (اور تیسری بار پھر یہی کلمات کہیے جو اوپر دو بار لکھے جا چکے ہیں سرکار عالم ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

● پھر جو تھک جائے وہ بیٹھ جائے اور یہ دعا مانگے، اگر کوئی دوسرا بھی شریک دعا ہونا چاہے تو ان دعاؤں پر آمین کہتا جائے۔

یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ

مزید جتنی دعائیں مانگنی ہوں مانگیں یہ دعا ضرور مانگ لیں اور آیندہ بھی ہر جگہ مانگ لیا کریں۔

اے اللہ یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام، سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے دوسرے مقبول بندوں نے مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میرے حق میں بھی قبول فرما اور اے اللہ ہمیں اپنی رضا اور جنت عطا فرما اور اپنی ناراضی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما! آمین۔

● دعا سے فارغ ہو کر مندرجہ ذیل اعمال کریں

● گیارہ مرتبہ دل کی توجہ سے استغفار کریں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

● پھر تین مرتبہ لبیک کہیں

● پھر 100 مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر پڑھیں۔

● پھر 100 مرتبہ قل ھو اللہ احد کی سورت پڑھیں

● پھر 100 مرتبہ نماز والا درود شریف پڑھیں اور اس کے آخر میں وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ ملا یا کریں اور درمیان میں لبیک اور کچھ کچھ وقفہ سے جو دل میں آئے دعا کرتے رہیں۔(معلم175)

● پھر مناجات مقبول کا اردو ترجمہ سمجھ سمجھ کر مانگتے رہیں (جو شخص یہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتوں کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی کہ اس نے میری تسبیح و تحلیل کی اور بڑائی و عظمت بیان کی اور ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ تمام وقوف عرفہ کرنے والوں کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا (معلم:۱۷۵) اور یہ سارا وقت پوری توجہ اور دھیان سے یادِ الٰہی میں اور اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے دعائیں مانگنے میں گزاریں۔

اسی طرح غروبِ آفتاب تک خشوع و خضوع کے ساتھ ذکر و دعا میں لگے رہیں اور غروبِ آفتاب سے پہلے میدان عرفات سے باہر نہ نکلیں اگر نکل گئے اور واپس نہ آئے تو دم واجب ہوگا (غنیۃ، حج و عمرہ مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب:92، دعا عرفات:20)

طریقہ وقوف مزدلفہ	**(2) وقوف مزدلفہ:** وقوف مزدلفہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر ادا کر کے قبلہ رخ ہو جائیں اور سبحان اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور کثرت سے تلبیہ کہیں اور دعا کے لیے دونوں ہاتھ پھیلائیں، ہتھیلیوں کا رخ آسمان کی طرف کریں، پھر دنیا و آخرت کی بھلائیاں اپنے اور اپنے اہل وعیال، والدین، مشائخ، اقارب اور تمام مسلمانوں کے لیے مانگیں، یاد رکھیں کہ یہ وقت دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے (حیات) لہٰذا برابر ذکر و دعا اور تلبیہ میں مشغول رہیں، یہاں تک کہ فجر کی روشنی خوب پھیل جائے اور جب سورج نکلنے کے قریب ہو جائے، اس وقت مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا خلاف سنت ہے لیکن اس سے کچھ لازم نہیں ہوتا۔ (حیات)

(6) رمی

(1) ایام رمی	10 ذی الحجہ	11 ذی الحجہ	12 ذی الحجہ	13 ذی الحجہ
(2) حکم رمی	واجب	واجب	واجب	● اگر منیٰ میں 13 تاریخ کی صبح ہو گی تو واجب ہو گی ● نہیں کی تو دم لازم ہو گا (معلم:198)
(3) محل رمی	صرف جمرۂ عقبہ	تینوں جمرے	تینوں جمرے	تینوں جمرے
(4) تعداد رمی	7 کنکریاں	21 کنکریاں	21 کنکریاں	21 کنکریاں
(5) وقت رمی	مسنون وقت	مسنون وقت	مسنون وقت	مسنون وقت
	طلوع آفتاب تا زوال آفتاب **وقت جائز بلا کراہت** زوال آفتاب تا غروبِ آفتاب	زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک	زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک	زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک (معلم:198)

	10ذی الحجہ	11ذی الحجہ	12ذی الحجہ	13ذی الحجہ
	مکروہ وقت	**مکروہ وقت**	**مکروہ وقت**	**مکروہ وقت**
	● صبح صادق تا طلوع آفتاب ● غروبِ آفتاب سے صبح صادق مگر خواتین کے لیے مکروہ نہیں ہے (عمدہ بتصرف)	غروبِ آفتاب کے بعد سے بارھویں کی صبح ہونے تک (معلم: 198)	غروبِ آفتاب کے بعد سے تیرھویں کی صبح ہونے تک (معلم: 198)	صبح صادق سے لے کر زوال تک (معلم:198)
	ناجائز وقت	**ناجائز وقت**	**ناجائز وقت**	**ناجائز وقت**
	صبح صادق سے پہلے رمی جائز نہیں، اگر کرے گا تو نہ ہوگی (معلم:186)	زوال سے پہلے اس میں رمی نہیں ہوگی، اعادہ لازم ہوگا،	زوال سے پہلے اس میں رمی نہیں ہوگی، اعادہ لازم ہوگا،	صبح صادق سے پہلے رمی جائز نہیں، اگر کرے گا تو نہ ہوگی (معلم:186)
	وقت قضاء	**وقت قضاء**	**وقت قضاء**	**وقت قضاء**
	● دسویں کی رمی نہیں کی اور گیارہویں کی صبح ہوگئی تو اس کا وقت (اداء) ختم ہوگیا، اب گیارہویں کی رمی کے ساتھ اس کی قضاء کرلے (غنیۃ:169)	● گیارہویں کی رمی نہیں کی اور بارہویں کی صبح ہوگئی تو اس کا وقت (اداء) ختم ہوگیا، اب بارہویں کی رمی کے ساتھ اس کی قضاء کرلے (معلم:198)	● بارہویں کی رمی نہیں کی اور تیرہویں کی صبح ہوگئی تو اس کا وقت (اداء) ختم ہوگیا، اب تیرہویں کی رمی کے ساتھ اس کی قضاء کرلے (معلم:198)	● تیرہویں کی رمی نہیں کی غروب تک تو اس کا وقت (اداء وقضاء) ختم ہوگیا، ● غروب کے بعد رمی کی قضاء کا وقت بھی ختم ہوجائے گا، اب صرف دم واجب ہوگا۔ (معلم:198)

	10ذی الحجہ	11ذی الحجہ	12ذی الحجہ
	● تیرہویں کے غروب تک اگر قضاء نہیں کی توغروب کے بعدرمی کی قضاء کاوقت بھی ختم ہوجائے گا،اب صرف دم واجب ہوگا۔ (معلم:198)	● تیرہویں کےغروب تک اگرقضاءنہیں کی توغروب کے بعدرمی کی قضاء کا وقت بھی ختم ہوجائے گا،اب صرف دم واجب ہوگا۔ (معلم:198)	● تیرہویں کےغروب تک اگرقضاءنہیں کی توغروب کے بعدرمی کی قضاء کاوقت بھی ختم ہوجائے گا،اب صرف دم واجب ہوگا۔(معلم:198) نوٹ: آج کی رمی کے بعدآپ کواختیار ہے کہ منیٰ میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں ● اگرمکہ مکرمہ آنے کاارادہ ہےتوغروبِ آفتاب سے پہلے حدودِ منیٰ سے نکل جائیں، اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب منیٰ میں غروب ہوگیاتواب منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے(تاہم دم لازم نہ ہوگا)ایسی صورت میں آپ کو چاہیے کہ آج کی رات منیٰ میں قیام کریں اورتیرہ تاریخ کی رمی کرکے مکہ معظّمہ جائیں (معلم:198)

	10ذی الحجہ	11ذی الحجہ	3/12
(6)طریقۂ رمی	● جمرۂ عقبہ سے کم ازکم پانچ ہاتھ کے فاصلے پرکھڑے ہوں، (اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہوتوبھی کوئی حرج نہیں ہے) ● اب تلبیہ موقوف کردیں ● پھرداہنے ہاتھ کے انگوٹھےاورشہادت کی انگلی سے ایک کنکری پکڑیں اوربسم اللہ اللہ اکبر کہہ کرجمرہ کے ستون کی جڑپر پھینک دیں کچھ اوپربھی لگ جائےتو کچھ حرج نہیں تاہم اس کے احاطے میں کنکری گرناضروری ہے ● اگرستون کولگ کراحاطہ سے دورجاپڑی تو یہ رمی جائزنہ ہوگی دوبارہ کرنا ہوگا۔ (غنیّۃ:7-186)	آج کی کنکریاں مارنے کاطریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرۂ اولیٰ پرسات کنکریاں کلماتِ دعاپڑھ کرماریں ● اس کے بعدذراسا آگے بڑھ کرقبلہ رخ ہوکراور ہاتھ اٹھاکرچندبارسبحان اللہ الحمدللہ، اللہ اکبر کہیں پھردرودشریف پڑھیں اورپھراپنے لیےعزیزواقارب اورسب مسلمانوں کے لیے خوب دعاکریں ● اس کے بعدجمرہ وسطیٰ پرسات کنکریاں بالکل اسی طرح ماریں جیسے جمرہ اولیٰ پرماری تھیں اوراسی طرح قبلہ رخ ہوکراللہ تعالیٰ کی حمدوثناءاورذکروتسبیح کے بعدخوب دعاکریں ● اس کے بعدجمرہ عقبہ پرطریقہ بالا کے مطابق سات کنکریاں ماریں لیکن اس رمی کے بعدٹھہرکردعا وغیرہ کچھ نہ کریں،اپنی قیام گاہ پرواپس آجائیں	جس طرح 11ذی الحجہ کی رمی کی تھی اسی طرح 12اور 13ذی الحجہ کی رمی کریں۔

(6)معذور کی رمی	● مرد، عورت، بیمار وضعیف سب خود جا کر اپنے ہاتھ سے رمی کریں کسی دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرنا بلا عذر شرعی جائز نہیں، آج کل اس مسئلہ میں بہت ہی غفلت پائی جاتی ہے، معمولی معمولی عذر میں حجاج دوسروں کے ذریعہ اپنی رمی کروا لیتے ہیں خصوصاً خواتین کی کنکریاں اکثر ان کے محرم مرد ان کی طرف سے بلا عذر شرعی مار آتے ہیں، یہ بالکل جائز نہیں ایسا کرنے سے ان پر دم واجب ہوجاتا ہے، اسی لیے خواتین و حضرات یہ سنگین غلطی نہ کریں اور بلا عذر شرعی اپنا واجب ترک کر کے گناہگار نہ ہوں اور اپنے حج کو ناقص نہ کریں ●ہاں عذر شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر رمی کرانا جائز ہے اور شرعی عذر یہ ہے کہ: 1)وہ مرد یا عورت جس کی طرف سے دوسرے شخص کو کنکری مارنا درست ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ اتنا بیمار یا کمزور ہو چکا ہو کہ اب وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے 2)یا جمرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہے 3)یا پیدل چلنے کی قدرت نہیں اور جمرات تک جانے کے لیے سواری بھی نہیں ملتی 4)جو حضرات خود جا کر کنکریاں مارنے سے معذور ہوں تو ان کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکریاں مارنے کا حکم دیں اگر ان کے حکم کے بغیر کسی ساتھی نے ان کی طرف سے کنکریاں ماریں تو معتبر نہ ہوں گی اور دم واجب ہوگا (غنیۃ:88-187)

(7) قربانی

1	تعدادقربانی	(1) عیدکی قربانی	(2)حج کی قربانی
2	حکم قربانی	عیدکی قربانی ان شرائط کے ساتھ واجب ہے 1: مقروض نہ ہو 2: صاحب حیثیت ہو 3: عید کے 3 دنوں میں مقیم ہو،مسافر نہ ہو (یعنی منیٰ آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسلسل 15 دن رہنے کا موقع ملا ہو) (معلم 228-190)	حج تمتع اور قران والوں کے لیے واجب ہے اور حج افراد والوں کے لیے واجب نہیں مستحب ہے (معلم215-226)
3	وقت قربانی	10، 11، 12 ذی الحجہ	● 10 ذی الحجہ کو جمرۃ العقبۃ کی کنکریاں مارنے کے بعد سے 12 ذوالحجۃ کے آفتاب غروب ہونے تک رات دن میں جب چاہیں (تینوں دن) قربانی کر سکتے ہیں (معلم 314-227) ● عموماً 11 ذوالحجۃ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے لہٰذا اس آسانی پر عمل کرنا چاہیے، بلا ضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا مناسب نہیں۔ (حج وعمرۃ ،سکھروی صاحب۔ص:111)
4	مکان قربانی	اختیار ہے چاہے منیٰ میں کریں، چاہے اپنے وطن میں کرائیں۔	منیٰ میں کرنا سنت ہے لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے یا ازخود قربانی نہ کر سکنے یا دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کر لی جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔(معلم 314-320)

5	شرائط قربانی	● حج کی قربانی کے جانور میں بھی ان تمام شرائط کا ہونا ضروری ہے جو بقرعید کی قربانی کے جانور میں ہیں یعنی صحیح سالم، بے عیب، پوری عمر کا۔اس لیے حج کی قربانی کا جانور خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر خریدیں تاکہ قربانی صحیح ہو۔(معلم:188) ● حج قران اور حج تمتع کی قربانی کرنے والوں کے لیے قران یا تمتع کی نیت سے قربانی کرنا ضروری ہے،بغیر نیت کے نہیں ہوگی۔(معلم:226) ● قربانی خود اپنے ہاتھ سے کریں (یہ افضل ہے) یا کسی قابل اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کرائیں، بینک یا کسی ادارہ کے ذریعے قربانی کرانے سے اجتناب کریں (حج وعمرہ سکھروی صاحب۔ص:112،معلم 314) کیونکہ جب تک یقینی طور پر قربانی ہو نہیں جاتی، بال منڈوانا اور احرام کھولنا جائز نہیں۔

ترتیب حج

- اجمالی ترتیب (معلم 236)
  - حج تمتع
  - حج قران
  - حج افراد
- تفصیلی ترتیب

افعال حج تمتع

1	احرام عمرہ	شرط
2	طواف عمرہ مع رمل اور اضطباع	رکن
3	سعی عمرہ	واجب
4	سر منڈوانا	واجب
5	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
6	وقوف عرفہ	رکن
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر منڈوانا	واجب
11	طوافِ زیارت	رکن
12	سعی	واجب
13	رمی جمار	واجب
14	طوافِ وداع	واجب

افعال حج قران

1	احرام حج وعمرہ	شرط
2	طواف عمرہ مع رمل اور اضطباع	رکن
3	سعی عمرہ	واجب
4	طواف قدوم مع رمل	سنت
5	سعی	واجب
6	وقوف عرفہ	رکن
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر منڈوانا	واجب
11	طوافِ زیارت	رکن
12	رمی جمار	واجب
13	طوافِ وداع	واجب

افعال حج افراد

1	احرام حج	شرط
2	طواف قدوم	سنت
3	وقوف عرفہ	رکن
4	وقوف مزدلفہ	واجب
5	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
6	قربانی	اختیاری
7	سر منڈوانا	واجب
8	طوافِ زیارت	رکن
9	سعی	واجب
10	رمی جمار	واجب
11	طوافِ وداع	واجب

اعمال حج کی تفصیلی ترتیب

یہاں حج تمتع کا طریقہ لکھا جارہا ہے اور جہاں جہاں حج قران، حج افراد یا خواتین کے حج میں فرق ہے اس کی نشاندہی بھی کی جارہی ہے۔

احرام کی تیاری	سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں۔(غنیۃ) **خواتین:** ناخن کاٹیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں۔
غسل	احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں۔(غنیۃ) **خواتین:** کو احرام باندھنے کے وقت اگر ماہواری آرہی ہو تب بھی غسل کریں یا صرف وضو کریں (شامی)
احرام کی چادریں	اب مرد ایک سفید چادر باندھیں دوسری اوڑھیں (غنیۃ) اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں **خواتین:** عام حالات میں جو لباس (شلوار، قمیص، دوپٹہ وغیرہ) پہنتی ہیں وہی پہنیں۔
نفل نماز	سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں۔(حیات) **خواتین:** کو اگر ماہواری آرہی ہو تو وہ نفل نہ پڑھیں البتہ بغیر نفل پڑھے قبلہ رخ بیٹھ جائیں۔

نیت	اب اپنا سر کھولیں اور نیت کریں۔(غنیۃ) اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔ **خواتین:** خواتین چہرے سے کپڑا اہٹالیں۔ **حج قران والے یوں نیت کریں:** اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔ **حج افراد والے یوں نیت کریں:** اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے حج کی نیت کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔ **حج بدل:** کرنے والے یوں نیت کریں، اے اللہ میں فلاں کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور میں نے اس کی طرف سے احرام باندھا۔ (معلم: 113)
تلبیہ	نیت کرتے ہی تین بار لَبَّیک کہیں **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ۔** **خواتین:** جن خواتین کو ماہواری آرہی ہے وہ بھی نیت اور تلبیہ کا اہتمام کریں گی اگرچہ نفل نہیں پڑھیں گی، خواتین آہستہ آواز سے لبیک کہیں۔

دعا	اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں: اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس موقع پر سرکار دو عالم نے جو جو دعائیں مانگی یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں، وہ سب میری طرف سے قبول کر لیجئے۔
احرام کی پابندیاں	نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ **حج قران:** ● جن ممنوعات کے ارتکاب سے مفرد حج یا مفرد عمرہ کے احرام والے پر ایک جزاء واجب ہوتی ہے ان میں قارن پر دو جزائیں واجب ہوتی ہیں ایک حج کے احرام کی وجہ سے اور دوسری عمرہ کے احرام کی وجہ سے (کیونکہ وہ ان دونوں کے احرام میں ہوتا ہے) ● یہ حکم (دو جزا واجب ہونے کا) اس صورت میں ہے جب قارن ایسی جنایات کا ارتکاب کرے جو عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہ ہو (یعنی جنایات احرام کا ارتکاب کرے نہ کہ افعال کی جنایات کا) جیسے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حلق کروانا اور وہ کام جو ان کے مشابہ ہوں ● اور اگر قارن ایسی جنایت کا ارتکاب کرتا ہے جو حج یا عمرے میں سے کسی ایک نسک کے ساتھ خاص ہے تو اس صورت میں صرف ایک ہی جزا واجب ہوگی جیسے رمی کو چھوڑنا یا طواف وداع کو چھوڑنا ● جب کوئی آفاقی شخص عمرہ یا حج کا احرام باندھے بغیر میقات سے آگے بڑھ جائے اس کے بعد وہ (حل میں حدود حرم میں داخل ہونے سے پہلے) قران (حج وعمرہ دونوں) کا احرام باندھے تو اس پر مفرد حج کا احرام باندھنے والے کی طرح ایک جزا واجب ہوگی لیکن اگر وہ حج کا احرام حل سے باندھے اور پھر مکہ مکرمہ یا حدودِ حرم میں داخل ہو کر عمرے کا احرام اس کے ساتھ ملائے اور عمرے کے احرام کے لیے حل نہ آئے یا میقاتی شخص میقات سے بلا احرام گزر جانے کے بعد حج وعمرہ دونوں کا احرام حدودِ حرم میں باندھے تو ان دونوں صورتوں میں اس پر دو دم واجب ہوں گے ● اگر قارن نے حرم کا درخت کاٹا تو اس پر مفرد کی طرح ایک ہی جزا واجب ہوگی چونکہ یہ تاوانوں (جرمانوں) میں سے ہے اس کا تعلق احرام سے مطلقاً نہیں ہے بخلاف حرم کے شکار کے (عمدہ:596، غنیۃ:302)

مکہ معظّمہ کا سفر

سُوئے حَرَمْ	جب حَرَمْ کی طرف یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دورانِ سفر بکثرت تَلْبِیَہ پڑھتے رہیں (حیات وغنیۃ)
مَکّہ مُعَظَّمہ	ذوق وشوق سے تَلْبِیَہ پڑھتے ہوئے مَکّہ مُعَظَّمہ میں داخل ہوں
حرم شریف میں حاضری	جب مسجدِ حَرَام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں: بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اعتکاف کی نیت کریں اور بغیر کسی کو تکلیف دیے آگے بڑھیں (غنیۃ)
پہلی نظر	جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو بیت اللہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور یہ کام کریں: 1) اللہ اکبر تین مرتبہ کہیں۔ 2) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ کہیں۔ 3) دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔

طواف (عمرہ)

طواف	**حج تمتع:** والے عمرہ کا طواف کریں **حج قران:** والے بھی عمرہ کا طواف کریں **حج افراد:** والے یہ طواف عمرہ نہیں کریں گے بلکہ طواف قدوم کریں گے
اضطباع	چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں اور دایاں کندھا کھلا رہنے دیں اور طَواف باوضو ضروری ہے۔ **خواتین:** کے لیے یہ حکم نہیں **حج افراد:** والے کا ارادہ اگر طواف قدوم کے بعد سعی کا نہ ہو تو وہ اضطباع نہ کریں۔معلم/140
طواف کی نیت	اب خانۂ کعبہ کے سامنے جس طرف حَجَرِ اَسوَدُ ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حَجَرِ اَسوَدُ آپ کے داہنی طرف رہ جائے، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے طَوَافُ کی نیت کریں: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لیے عمرہ کا طواف کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان کر دیجیے اور قبول فرمالیجیے۔(حیات) **حج افراد:** والے یوں نیت کریں: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لیے طواف قدوم کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان کر دیجیے اور قبول فرما لیجیے۔(حیات)

استقبال	پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حَجَرِ اَسْوَد کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حَجَرِ اَسْوَدْ کی طرف کریں اور کہیں: بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں
اِسْتِلامُ	پھر اِسْتِلامُ کریں یا اِسْتِلامُ کا اشارہ کریں اور پڑھیں: بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں (غنیۃ)
طَوَافُ شروع	اِسْتِلامُ کے بعد دائیں طرف مڑ کر طَوَافُ شروع کریں۔
ہدایت	حجر اسود سے رکن یمانی تک ذکر و دعا کرتے رہیں، تیسرا کلمہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے
تاکید	حَجَرِ اَسْوَدْ کے اِسْتِلَام یا اشارہ کے سوا دورانِ طَوَافُ خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں ہے، اس کا خصوصی خیال رکھیں۔
رَمَل	اور اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلیں اور صرف پہلے تین چکروں میں اس طرح چلیں، باقی چکروں میں حسب معمول چلیں گے۔ (حیات) **خواتین:** رمل کا حکم عورتوں کے لیے نہیں **حج افراد:** والے کا اگر طواف قدوم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ طواف قدوم میں رمل نہ کریں۔ (معلم 211)

رُکنِ یَمَانی	چلتے ہوئے جب رُکنِ یَمَانی پر آئیں تو اس پر دونوں ہاتھ یا داہنا ہاتھ لگائیں (بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ لگی ہو) اور دعا کرتے ہوئے حَجَرِ اَسْوَد کے سامنے پہنچ جائیں (حیات) رکن یمانی تا حجر اسود کوئی بھی دعا کر سکتے ہیں لیکن رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھنا مسنون ہے
اِسْتِلام یا اشارہ	اگر بآسانی ممکن ہو تو حَجَرِ اَسْوَدْ کا اِسْتِلام کریں ورنہ اشارہ کریں۔ (حیات)
طَوَافْ ختم	سات چکر پورے ہونے پر آٹھویں بار حَجَرِ اَسْوَدْ کا اَسْتِلام یا اس کا اشارہ کر کے طَوَافْ ختم کریں۔(حیات)
اِضطِبَاعْ موقوف	اب دونوں کندھے ڈھک لیں (غنیۃ)
مُلْتَزَمْ پر جانا	مُلْتَزَمْ پر آجائیں اور اس سے چمٹ کر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں (حیات) بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ لگی ہو۔
مقام ابراہیم	اب مقام ابراہیم کے پیچھے بغیر سر ڈھکے دو رکعت واجب طَوَافْ ادا کریں اور دعا کریں۔(حیات)
زم زم پینا	زم زم پئیں اور دعا کریں: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں۔(معلم الحجاج)

سعی

نواں اِسْتِلَام	اب سَعِیْ کرنے کے لیے حَجَرِ اَسْوَد کااِسْتِلَام یا اشارہ کریں اور صَفَا کی طرف روانہ ہوجائیں اور سَعِیْ باوضو سنت ہے۔(حیات) **حج افراد:** والوں کے لیے سعی طواف زیارت کے بعد افضل ہے، البتہ ابھی بھی کر سکتے ہیں۔(معلم:212)
صَفَا سے سَعِیْ کا آغاز	صَفَا پر سَعِیْ کی نیت کریں: اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے صَفَا و مَرْوَہ کے درمیان سَعِیْ کرتا ہوں اس کو میرے واسطے آسان کردیجئے اور قبول فرمالیجئے۔(حیات) اور حمد وثنا کے بعد دعا کریں۔ **حج تمتع:** والے سعی میں تلبیہ نہ پڑھیں **حج قران/افراد:** والے اگر طواف قدوم کے بعد طواف زیارت سے پہلے سعی کریں تو اس میں تلبیہ بھی پڑھیں۔(معلم/160) **حج قران:** والوں کے لیے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے۔ (معلم/224) **حج افراد:** والوں کے لیے سعی طواف زیارت کے بعد افضل ہے۔ (معلم/212)

مَرْوَہْ کی طرف روانگی	صَفَا سے اتر کر مَرْوَہْ کی طرف چلیں، جب سبز لائٹوں کے قریب پہنچیں تو مرد حضرات دوڑیں اور یہ دعا کریں: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (معلم الحجاج) **خواتین:** نہ دوڑیں۔
مَرْوَہْ پر پہنچ کر	پھر مَرْوَہْ پر پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں۔ یہ ایک چکر ہوا (عمدۃ الناسک) دوسرا صَفَا پر اور تیسرا چکر مَرْوَہْ پر مکمل ہوگا۔
سَعِیْ کا اختتام	اس طرح ساتواں چکر مَرْوَہْ پر ختم ہوگا، ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستونوں کے درمیان دوڑیں گے (عمدۃ المناسک) **خواتین:** نہیں دوڑیں گی۔
نفل شُکرانہ	اگر مکروہ وقت نہ ہو تو شُکرانہ کے دو نفل حَرَمْ میں ادا کریں۔ (حیات وغنیۃ)
حَلْق یا قَصْر	سَعِیْ کے بعد مرد سارے سر کے بال منڈوائیں۔ **حج قران:** والے حلق نہیں کریں گے (معلم:223) **حج افراد:** والے حلق نہیں کریں گے **خواتین:** سارے سر کے بال انگلی کے ایک پور کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتریں۔ (غنیۃ) اور یہ یقین حاصل کریں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال اتر چکے ہیں، مَرْوَہْ پر جو لوگ قینچی لیے کھڑے رہتے ہیں ان سے سر کے چند بال کتروانا حنفی محرم کے لیے کافی نہیں، لہٰذا اس سے پرہیز کریں ورنہ دم واجب ہونے کا قوی خطرہ ہے۔

عُمْرہ مکمل	حَلْق یا قَصْر کے بعد عُمْرہ مکمل ہو گیا، اِحْرَام کی پابندیاں ختم ہو گئیں، اب کپڑے پہنیں اور گھر بار کی طرح رہیں، دل و جان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے عُمْرَہ کی سعادت بخشی اور باقی لمحات زندگی کی قدر کریں اور ان کو اپنے رب کی مرضی کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ وَ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔
نفلی طَوَاف	آپ جب بھی عُمْرَہ کرنا چاہیں مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق کر لیا کریں اور صرف طَوَافْ کرنا چاہیں تو طَوَافْ کریں البتہ صرف طَوَافْ میں اِحْرَام، رمل اور اِضْطِبَاعْ نہیں ہوگا اور سَعِیْ بھی نہ ہوگی۔ طواف میں تلبیہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ (معلم:166) **حج قران:** والے طواف قدوم کریں۔ (معلم:224)

حج کا طریقہ

8 ذی الحجہ (حج کا پہلا دن)

حج کی تیاری	8 ذی الحجہ کی رات کو منیٰ جانے کی تیاری مکمل کریں۔
اِحْرَام کی تیاری	سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، موچھیں کتریں، ناخن کاٹیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں۔ **حج قران:** والے پہلے سے احرام میں ہیں، تیاری کی ضرورت نہیں **حج افراد:** والے پہلے سے احرام میں ہیں، تیاری کی ضرورت نہیں

غسل	اِحْرَامْ کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں۔ **حج قران:** والے احرام کا غسل نہیں کریں گے **حج افراد:** والے احرام کا غسل نہیں کریں گے
اَحْرَامْ کی چادریں	مرد ایک سفید چادر باندھیں اور دوسری اوڑھیں اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں۔ **خواتین:** عام حالات میں جو لباس (شلوار، قمیص، دوپٹہ وغیرہ) پہنتی ہیں وہی پہنیں۔ **حج قران:** والے پہلے سے احرام میں ہیں۔ **حج افراد:** والے پہلے سے احرام میں ہیں۔
نفل نماز	ایک نفلی طَوَافْ کریں ورنہ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مرد حرم شریف میں آ کر اِحْرَامْ کی نیت سے دو رکعت نفل سر ڈھک کر ادا کریں۔ حج قران/ افراد والے پہلے سے احرام میں ہے اس لیے احرام کی نفل نہ پڑھیں۔ **خواتین:** خواتین گھر میں یہ نفل پڑھیں۔
نِیَّتْ اور تَلْبِیَہْ	اب اپنا سر کھول کر اس طرح نیت کریں: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے، آمین۔ پھر فوراً لَبَّیْک کہیں اور دعا کریں۔ **حج قران:** والوں کی پہلے سے حج کی نیت ہے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں **حج افراد:** والوں کی پہلے سے حج کی نیت ہے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں

اِحۡرَام کی پابندیاں	اَحۡرَام کی پابندیاں شروع ہوگئیں، ان کی تفصیل تازہ کریں اوران کا خاص خیال رکھیں۔
مِنٰی روانگی	طلوع آفتاب کے بعد مِنٰی روانہ ہوں اور راستہ بھر زیادہ سے زیادہ تَلۡبِیَہ پڑھیں اور دیگر تسبیحات پڑھتے رہیں۔
مِنٰی میں	مِنٰی میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور 9 ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کریں اور رات مِنٰی میں رہیں۔

9 ذی الحجہ (حج کا دوسرا دن)

عَرَفَاتۡ روانگی	نماز فجر مِنٰی میں ادا کریں، تَکۡبِیۡرِ تَشۡرِیۡق کہیں اور تیاری کر کے زَوَالۡ ہونے پر عَرَفَاتۡ پہنچ جائیں۔ یاد رہے کہ تکبیر تشریق 9 ذی الحجہ کی نمازِ فجر سے 12 ذی الحجہ کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھنی ہوگی۔
غسل	غسل کریں ورنہ وضو کریں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہوجائیں اور کچھ دیر آرام کریں۔
وُقُوفِ عَرَفَاتۡ	زَوَالۡ ہوتے ہی وُقُوفِ عَرَفَہۡ شروع کریں اور شام تک لَبَّیۡک کہنے، دعا اور توبہ واستغفار کرنے اور چوتھا کلمہ پڑھنے اور الحاح وزاری میں گزاریں اور وُقُوفِ عَرَفَہۡ کھڑے ہوکر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔ ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت اذان وتکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔

مُزْدَلِفہ روانگی	جب عَرَفَاتْ میں سورج ڈوب جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر ذکر و تَلْبِیَہْ پڑھتے ہوئے مُزْدَلِفَہْ روانہ ہو جائیں، یاد رہے سورج ڈوبنے سے پہلے عَرَفَاتْ سے نکلنا جائز نہیں ورنہ دم واجب ہوگا۔
مغرب اور عشاء کی نماز	مُزْدَلِفَہْ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر عشا کے وقت میں ادا کریں۔ دونوں نمازوں کیلئے صرف ایک اذان اور ایک اقامت کہی جائے، پہلے مغرب کی فرض نماز باجماعت ادا کریں پھر تَکْبِیْرِ تَشْرِیْق اور لَبَّیْک کہیں، اس کے فوراً بعد عشاء کے فرض باجماعت ادا کریں۔ اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور وتر پڑھیں، نفل پڑھنے کا اختیار ہے۔
ذِکر و دُعا	یہ بڑی مبارک رات ہے اس میں ذکر، تلاوت، درود شریف پڑھیں، لَبَّیْک کہیں اور خوب دعا کریں، اور کچھ دیر آرام بھی کریں۔ (غنیۃ)
کنکریاں	بڑے چنے کے برابر ستّر کنکریاں فی آدمی چُنیں۔
نمازِ فجر اور وُقُوف	صبح صادق ہونے پر اذان دے کر، سنت پڑھ کر فجر کی نماز باجماعت ادا کریں اور وُقُوفِ مُزْدَلِفَہ کریں۔
مِنٰی واپسی	جب سورج نکلنے والا ہو تو مِنٰی روانہ ہو جائیں۔

10 ذی الحجہ (حج کا تیسرا دن)

جَمْرَۃُعَقَبَہْ کی رَمی	مِنٰی پہنچ کر جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ پر سات کنکریاں الگ الگ ماریں۔ (جان کے خطرے کے پیشِ نظر شام کو یا رات میں کنکریاں مارنا مناسب ہے)
تَلْبِیَہْ بند	**جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ** کو کنکری مارتے ہی لَبَّیْک کہنا بند کر دیں اور رَمی کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہریں، یوں ہی قیام گاہ چلے آئیں، اس کے بعد قربانی کریں۔
قربانی	قربانی کے تین دن مقرر ہیں، 10، 11، 12 ذی الحجہ۔ دن میں یا رات میں جب چاہیں قربانی کریں۔ 11 ذی الحجہ کو قربانی اکثر آسان ہوتی ہے اور قربانی خود کریں یا کسی معتمد شخص کے ذریعے کروائیں۔ **حج قران:** والوں کے لیے واجب ہے **حج افراد:** والوں کے لیے مستحب ہے
حَلْق یا قَصر	قربانی سے فارغ ہو کر مرد اپنا سر منڈوائیں۔ **خواتین:** انگلی کے پور سے کچھ زیادہ پوری چوٹی کے اتنے بال کاٹ دیں کہ اس میں کم از کم چوتھائی سر کے بال کٹنے کا پکا یقین ہو جائے۔

طَوَافُ زِیَارَتْ	اب طَوَافِ زِیَارَتْ کریں، اس کا وقت 10 سے 12 ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، دن میں یا رات میں جب چاہیں کریں، عموماً 11 ذی الحجہ کو آسانی رہتی ہے۔ (طَوَافِ زِیَارَتْ کا طریقہ وہی ہے جو عُمْرَہ کے طَوَافُ کا ہے) اور طَوَافُ باوضو ضروری ہے۔ ● اگر طواف قدوم نفلی طواف کے بعد سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل نہیں ہوگا اور اگر احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیے ہوں تو اضطباع بھی نہیں ہوگا۔ (معلم:146)
حج کی سَعِیْ	اس کے بعد سَعِیْ کریں (سَعِیْ کا وہی طریقہ ہے جو عُمْرَہ کی سَعِیْ کا ہے) اور سَعِیْ باوضو کرنا سنت ہے۔ اگر طواف قدوم نفلی طواف کے بعد سعی کر چکے ہوں تو اب یہ سعی نہیں کریں۔ (معلم:146)
مِنٰی واپسی	سَعِیْ سے فارغ ہوکر مِنٰی آجائیں اور رات مِنٰی ہی میں بسر کریں۔

11 ذی الحجہ (حج کا چوتھا دن)

جَمَرَاتْ کی رَمی	11 تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جَمَرَاتْ پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں (عموماً غروب آفتاب سے ذرا پہلے، اور رات میں رَمی کرنا آسان ہوتا ہے اور جان کے خطرہ کی بنا پر رات میں رَمیْ کرنا بلا کراہت درست ہے)
جمرۂ اولیٰ + دعا کریں	جَمْرَۂ اولی پر سات کنکریاں مار کر ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو ہوکر اور ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا کر کے جو چاہے دعا کریں، کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔

جمرۃ وسطیٰ + دعا کریں	اس کے بعد جَمْرَۃُ وُسطیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر کے خوب دعا کریں، یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔
جمرۃ العقبۃ	اس کے بعد جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ پر سات کنکریاں ماریں اور رَمیُ کے بعد بغیر دعا کیے اپنی جگہ واپس آجائیں۔
ذکر وعبادت	قیام گاہ میں آکر تلاوت، ذکر اللہ، توبہ واستغفار اور دعا میں مشغول رہیں اور گناہوں سے دور رہیں۔

12 ذی الحجہ (حج کا پانچواں دن)

جَمَرات کی رَمی	تینوں جَمَرات کو زَوَال کے بعد سات سات کنکریاں ماریں، (غروب آفتاب سے ذرا پہلے رَمی کرنا اکثر آسان ہوتا ہے اور جان کے خطرہ کے لحاظ سے رات میں رَمی کرنا مکروہ بھی نہیں ہے)
جمرۃ اولیٰ + دعا کریں	جَمْرَۂ اولیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا کریں، اور خوب دعا کریں۔
جمرۃ وسطیٰ + دعا کریں	اس کے بعد جَمْرَۂ وُسطیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا کریں، یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔
جمرۃ العقبۃ	اس کے بعد جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ پر سات کنکریاں ماریں اس کے بعد بغیر دعا کیے اپنی جگہ واپس آجائیں۔

اختیار	آج کی رَمی کے بعد اختیار ہے،منٰی میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں
طَوافِ وَدَاع	حج کے بعد جب مکہ مکرمہ طَوافِ وَدَاع واجب ہے(اس طَواف کا طریقہ عام نفل طَواف کی طرح ہے)

مدینہ طیبہ کی حاضری

نیتِ سفرِ مدینہ	جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو اس طرح نیت کریں: اے اللہ! میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں اے اللہ اسے قبول فرمالیجئے۔(عمدۃ المناسک)
اہتمام سنت	سفر مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا خاص خیال رکھیں۔
درود شریف	اس سفر میں درود شریف بکثرت پڑھیں۔
مدینہ میں	مدینہ طیبہ کی آبادی نظر آنے پر شوقِ دید زیادہ کریں اور درود وسلام خوب پڑھتے ہوئے عاجزی سے داخل ہوں۔
مسجدِ نبوی	قیام گاہ پر سامان رکھ کر غسل کریں ورنہ وضو کریں، اچھا لباس پہنیں، خوشبو لگائیں اور ادب واحترام سے درود شریف پڑھتے ہوئے مسجدِ نبوی کی طرف چلیں۔

بابِ جِبرَئیل	باب جِبرَئیل یا بابُ السَّلام ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہوں اور پڑھیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍوَّ صَحْبِہٖوَ سَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
دایاں قدم	ادب سے دایاں قدم رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرلیں تو اچھا ہے(غنیۃ)
نفل نماز	اگرمکروہ وقت نہ ہوتو رِیَاضُ الْجَنَّۃُ میں مِحْرَابُ النَّبِیْ کے پاس ورنہ کسی بھی جگہ دو رکعت تَحِیَّۃُ الْمَسْجِدُ پڑھیں اور پھر دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں، دعا کریں اور توبہ کریں۔(حیات)
روضۂ مبارک پر حاضری	اب انتہائی خشوع وخضوع، ادب واحترام کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں اور جالیوں کے سامنے پہلے سوراخ کے آگے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوجائیں اور نظریں جھکالیں۔
دُرُوْدو سلام	اور درمیانی آواز سے اس طرح سلام عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر اس طرح کہیں: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

دعا	اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی درخواست کریں اور 3 بار کہیں: اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اور آپ کے وسیلہ سے دعا کریں جس میں حسنِ خاتمہ، اللہ تعالیٰ کی رضا اور مغفرت بطورِ خاص مانگیں۔ (غنیّۃ)
دوسروں کا سلام	اس کے بعد جس عزیز یا دوست کا سلام کہنا ہو اس طرح عرض کریں: اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ مِنْ فُلَان بِنْ فُلَان فلان بن فلان کی جگہ اس عزیز کا نام مع ولدیت ادا کریں۔
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام	اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا۔
عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام	اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا۔
دونوں کی خدمت میں	اس کے بعد ذرا بائیں طرف بڑھ کر دونوں حضرات خلفاء کے بیچ میں کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاوَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں	اس کے بعد پھر بائیں طرف بڑھ کر پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں، اور ذوق وشوق سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درود وسلام پیش کریں، جس کے الفاظ اوپر لکھے گئے ہیں اور پھر اپنے لئے، اہل وعیال اور والدین وغیرہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔(حیات)
دعا	اس کے بعد مسجد نبوی میں ایسی جگہ چلے جائیں کہ قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعا کریں، سلام عرض کرنے کا یہی طریقہ ہے۔
چالیس نمازیں	مرد حضرات مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کریں، لیکن یہ چالیس نمازوں کی پابندی ضروری نہیں ہے، محض مستحب ہے۔
مسجد قُبا	ہفتے کے دن ورنہ جب موقع ملے مسجد قُبا میں دو رکعت نفل ادا کرلیا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔
جَنَّتُ البَقِيع	کبھی کبھی جَنَّتُ البَقِيع جایا کریں، ایصالِ ثواب، دعائے مغفرت اور ان کے وسیلہ سے اپنے لیے دعا مانگ لیا کریں۔
مدینہ سے واپسی	جب مدینۃ منورہ سے واپسی ہو تو طریقۂ بالا کے مطابق روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں، اس جدائی پر آنسو بہائیں اور دعا کریں اور دوبارہ حاضری کی حسرت کے ساتھ واپس ہوں۔ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الكَرِيمِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن۔

حج بدل

حج کی اصل قسمیں تین ہیں: حجِ افراد، حجِ قران، حج تمتع۔ صرف حج کرنا ''حجِ افراد'' ہے اور عمرہ و حج ایک احرام کے ساتھ کرنا ''قِران'' ہے۔ حج اور عمرہ ایک سفر میں کرنا، لیکن الگ الگ احرام میں، یہ ''تَمَتُّع'' ہے، ان تین کے علاوہ ایک ہوتا ہے ''حجِ بدل''۔ یعنی کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا، اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم میں چند شرائط اور پابندیاں ہیں، ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے، دوسری قسم میں بہت سی سہولتیں ہیں، اس کے لیے کوئی خاص شرط نہیں۔

حج بدل کی پہلی قسم (فرض حجِ بدل)

پہلی قسم یہ ہے کہ کسی پر حج فرض ہوا، اس نے غفلت کی وجہ سے نہ کیا، پھر وصیت کر کے رقم چھوڑ کر گیا تو اس کی طرف سے اس کی رقم پر حجِ بدل کے لیے جانا، یہ پہلی قسم ہے، اس حجِ بدل کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے اس پر حج فرض ہو چکا ہو، دوسری شرط اس نے وصیت کی ہو کہ میں اس فریضہ کو ادا نہ کر سکا، میرے ورثا میری طرف سے حج کروائیں۔ تیسری شرط یہ کہ حج کا پورے کا پورا خرچہ یا اس کا اکثر حصہ مرحوم کے مال میں سے دیا جائے گویا کہ اس حج کے لیے یہ شرائط اور پابندیاں ہیں۔

(1) حج فرض ہو۔

(2) وصیت کی گئی ہو۔

(3) کُل یا اکثر رقم چھوڑی ہو۔

اس حج کے چند مخصوص احکامات ہیں:

پہلا حکم یہ کہ ایسے شخص کی طرف سے جو حاجی حجِ بدل کے لیے جائے گا، اس کے لیے ضروری ہے کہ اس نے اپنا حج کیا ہو، ورنہ حجِ بدل مکروہ ہوجائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس حج میں ''حجِ افراد'' کا احرام باندھنا چاہیے، حجِ تمتُّع یا قِران نہیں کرنا چاہیے، وجہ یہ ہے کہ حجِ بدل میں ضروری ہوتا ہے کہ جس کی طرف سے حج کیا جارہا ہے اس کی جو میقات ہے وہاں سے احرام باندھا جائے، جبکہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ حجِ تمتُّع اور قِران والے جب میقات سے گزرتے ہیں تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہوتا ہے، میقات سے گزرتے وقت حج کا احرام نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ حج ''حجِ افراد'' ہوگا، اس لیے اس کے بعد حج کی قربانی لازم نہیں ہوگی، یہ حجِ بدل کی پہلی قسم ہے جس پر حج فرض تھا۔

حج بدل کی دوسری قسم (نفلی حجِ بدل)

حجِ بدل کی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی پر حج فرض نہیں تھا، یا حج فرض تھا لیکن اس نے وصیت نہیں کی تھی، اب اس کے متعلقین یا اس کی اولاد یہ چاہتی ہے کہ ہم اپنے والدین کو زندگی میں حج نہ کرا سکے، اب ان کی جگہ کسی اور کو حج کرواکے ان کو ثواب پہنچانا چاہتے ہیں، اس میں میت کی طرف سے پیسہ خرچ نہیں ہوتا، کسی اور کی رقم استعمال ہوتی ہے، اس لیے اس میں کوئی خاص شرط نہیں ہے، جس نے حج نہیں کیا وہ بھی جا سکتا ہے، اس میں تمتُّع اور قِران بھی کیا جا سکتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک عام ''نفلی حج'' ہوگا، بس اتنا ہوگا کہ حج سے پہلے یا بعد میں یوں دعا کرلے:

''یا اللہ! اس حج کا ثواب فلاں کو پہنچادے۔''

نفلی حج کا ثواب ایک سے زائد افراد کو پہنچایا جا سکتا ہے، زندوں کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے اور مردوں کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے، نفلی عبادات کا ثواب ایک یا زیادہ، مردہ اور زندہ سب کو پہنچایا

جا سکتا ہے اور ثواب پہنچانے والے کے ثواب میں بھی کمی نہیں آتی، اس میں بہت زیادہ آسانی اور گنجائش ہے، حج بدل کی دو قسمیں ہو گئیں۔ (دروس عمرہ و حج از مفتی ابولبابہ شاہ منصور:146)

مشق 1: (حج)

1: حج _____ مخصوص مقامات یعنی _____________ میں

_____ مخصوص دنوں یعنی _____________ میں

_____ مخصوص اعمال یعنی _____________ حج کرنے کا نام ہے

2: حج تمتع، حج قران، حج افراد کے اعمال لکھیں:

حجِ تمتع

نمبر شمار	اعمال	نوعیت
1		
2		
3		
4		
5		
6		
7		
8		
9		
10		
11		
12		
13		
14		

حجِ قران

نمبر شمار	اعمال	نوعیت
1		
2		
3		
4		
5		
6		
7		
8		
9		
10		
11		
12		
13		

حجِ افراد

نمبر شمار	اعمال	نوعیت
1		
2		
3		
4		
5		
6		
7		
8		
9		
10		
11		

مشق2:(احرام/طواف/حلق)

1: عمرہ میں ______________ تلبیہ موقوف ہوجاتا ہے جبکہ حج میں

____

2: عمرہ میں ایک ہی طرح کا طواف ہوتا ہے جبکہ حج میں ______________

____

3: طواف قدوم کا وقت ______________________

طواف زیارت کا وقت ______________________

طواف وداع کا وقت ______________________

4: عمرہ کے حلق کا وقت ______________________

حج کے حلق کا وقت ______________________

5: حج کا حلق ______________ میں کرنا سنت ہے

مشق3:(وقوف/قربانی)

1: حج میں دو وقوف ہوتے ہیں(1) ______________ (2) ______________

2: منی سے عرفات روانگی کا وقت ______________________

3: عرفات سے مزدلفہ روانگی کا وقت ______________________

4: وقوف عرفہ کا وقت ______________________

5: وقوف مزدلفہ کا وقت ______________________

6: حج کی قربانی کا وقت______________________________________

7: حج کی قربانی کی شرائط______________________________________

چوتھی کلاس: زیارات

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ، مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف کے تاریخی مقامات سے آگاہی کے لیے ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صاحب کی مندرجہ ذیل کتب کو مطالعہ میں رکھیں۔

(1) تاریخ مکہ مکرمہ

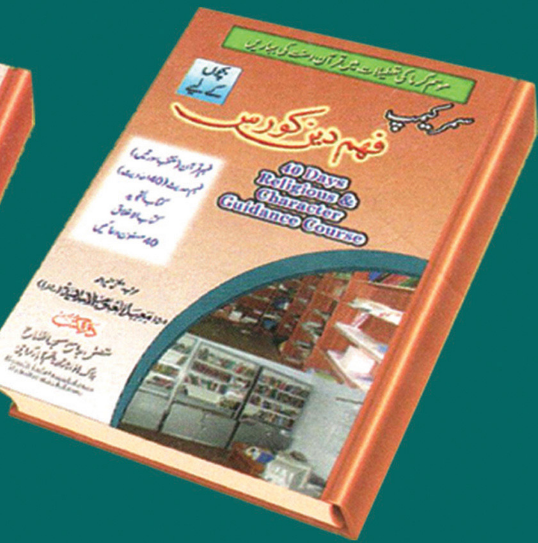
(2) تاریخ مدینہ منورہ

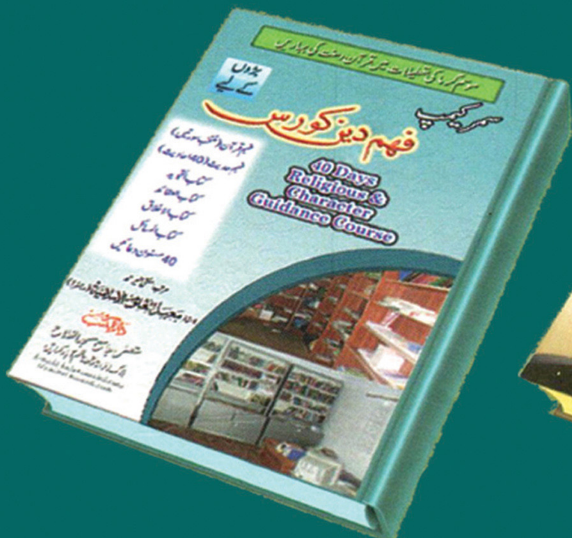
(3) مسجد نبوی کے پاس صحابہ کے مقامات

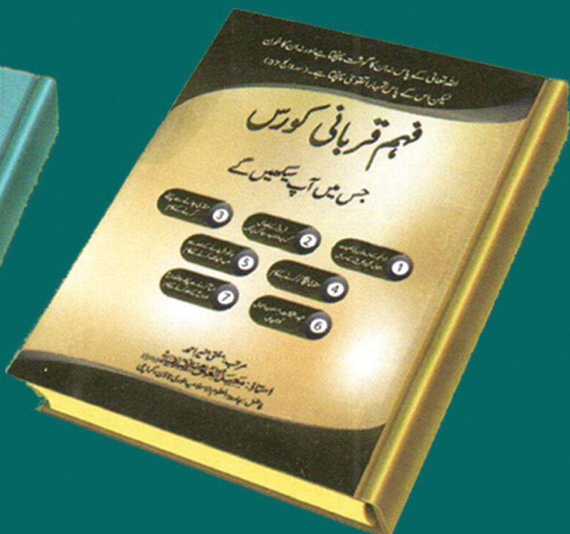
(4) مسجد نبوی شریف (تاریخ، اداب، فضائل)

(5) مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد









مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)